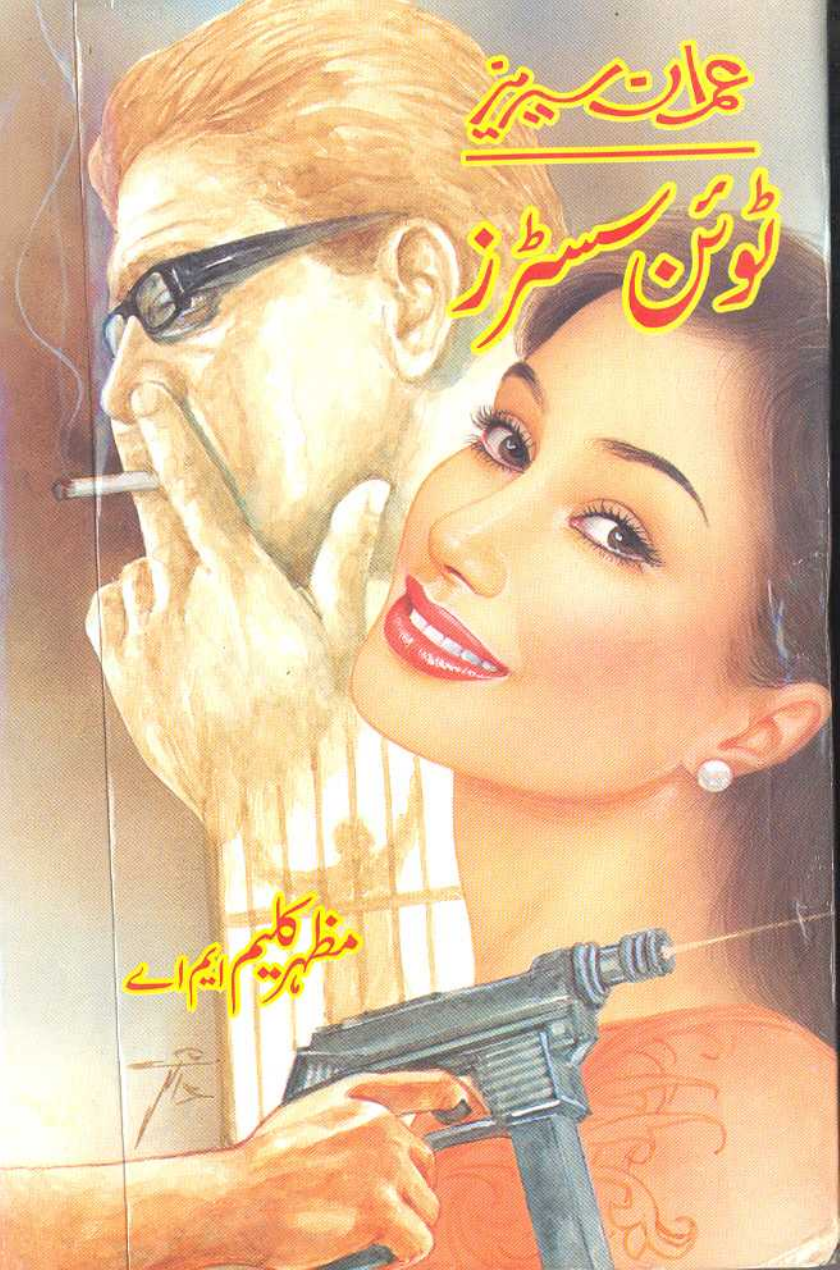
عمران سیریز
ٹوئن سسٹرز
مظہر کلیم ایم اے

Uploaded By Muhammad Nadeem

عمران سیریز

ٹوئن سسٹرز

مکمل ناول

ندیم

مظہر کلیم ایم اے

ندیم

خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول ''ٹوئن سسٹرز'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ سیکرٹ ایجنٹوں کا سلسلہ پوری دنیا کے ہر ملک میں کسی نہ کسی شکل میں موجود ہوتا ہے لیکن اس بار جو سیکرٹ ایجنٹس سامنے آ رہی ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ ٹوئن سسٹرز جو ہر وقت ایک دوسرے سے لڑتی رہتی ہیں لیکن ایک دوسرے کے بغیر رہ بھی نہیں سکتیں جس طرح عمران کی اس خصوصیت کو پوری دنیا جانتی ہے کہ وہ زیادہ دیر سنجیدہ نہیں رہ سکتا اور ہر وقت مزاحیہ باتیں اور حرکتیں کرنا اس کی پہچان بن گئی ہے اسی طرح ٹوئن سسٹرز بغیر ایک دوسرے سے لڑے نہیں رہ سکتیں اور صرف چند بار نہیں بلکہ ہر وقت اور ہر پوائنٹ پر لڑنا ان کی فطرت ثانیہ بن چکی ہے۔ البتہ صرف ایک پوائنٹ پر وہ دونوں شاید زندگی میں پہلی بار متفق ہو گئیں۔ وہ پوائنٹ کیا تھا اور ٹوئن سسٹرز کیسی ایجنٹس ہیں اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے میں انہوں نے کیا کارکردگی دکھائی اور عمران نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا۔

مجھے یقین ہے کہ یہ منفرد اور دلچسپ کردار آپ کو بے حد پسند آئیں گے لیکن ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ای میلز اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیں کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

لاہور سے محمد عرفان لکھتے ہیں کہ ”میں نے بہت کوشش کی ہے لیکن آپ کی کتب کی مکمل لسٹ مجھے نہیں مل سکی اس لئے آپ کو خط لکھ رہا ہوں کہ آپ مجھے اپنے ناولوں کی مکمل لسٹ ارسال کردیں اور اگر تاریخ اشاعت کے مطابق لسٹ مل سکے تو زیادہ بہتر ہوگا“۔

محترم محمد عرفان صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ میری لکھی ہوئی کتابوں کی تعداد اب تقریباً ساڑھے سات سو کے قریب ہو چکی ہے اور مختلف اوقات میں مختلف ادارے انہیں شائع کرتے رہے ہیں اس لئے مکمل لسٹ تو شاید مہیا نہ ہو سکے۔ البتہ جو ناول دوبارہ شائع ہو کر سٹاک میں موجود ہوتے ہیں ان کی لسٹ شائع ہوتی رہتی ہے۔ یہ لسٹ ہر ماہ شائع ہوتی ہے کیونکہ کئی کتب سٹاک میں ختم ہو جانے کی وجہ سے لسٹ سے کٹ جاتی ہیں اور کئی دوبارہ شائع ہو کر ان میں شامل ہوتی رہتی ہیں۔ اس طرح آپ اگر چاہیں تو چند ماہ میں شائع ہونے والی لسٹوں کی مدد سے مکمل یا کسی حد تک مکمل لسٹ تیار کر سکتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

رحیم یار خان سے محمد علی رضا سعیدی لکھتے ہیں۔ ”آپ کے اکثر ناول معیاری حد تک قابل تحسین ہوتے ہیں۔ البتہ چند شکایات بھی ہیں۔ تنویر کے کردار کی صحیح ترجمانی نہیں کی جا رہی۔ اسے بیک

وقت عاشق بھی رکھا جا رہا ہے اور قتل و غارت اس کے نمایاں اوصاف ہیں۔ عشق کی گرمی اور مزاج کی نرمی بیک وقت ایک شخص میں موجود نہیں ہو سکتی۔ کیپٹن شکیل میں بے پناہ صلاحیتیں ہیں لیکن وہ اب صرف عمران کا ذہن پڑھنے تک ہی محدود ہو کر رہ گئی ہیں۔ امید ہے آپ ضرور غور کریں گے“۔

”محترم محمد علی رضا سعیدی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک تنویر کے کردار کا تعلق ہے تو اس نے تو آج تک کبھی براہ راست جولیا کے ساتھ عشق کا دعویٰ نہیں کیا۔ اسے تو صرف عمران کے ساتھ ضد ہے۔ جہاں تک کیپٹن شکیل کا تعلق ہے تو صرف کیپٹن شکیل ہی نہیں جولیا کو بھی شکایت ہے کہ عمران کی کارکردگی کے مقابلے میں انہیں کچھ کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا۔ بہرحال جہاں موقع مل جاتا ہے وہاں ٹیم کے ممبران چاہے وہ کیپٹن شکیل ہو یا کوئی اور پیچھے نہیں رہتا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

حاصل پور سے رانا جنید احمد لکھتے ہیں۔ ”گزشتہ پندرہ سالوں سے آپ کی عمران سیریز کا قاری ہوں۔ آپ واقعی بے حد اچھا لکھتے ہیں۔ میں نے آپ کو کئی خط لکھے ہیں لیکن آپ نے ان کا کوئی جواب نہیں دیا۔ بہرحال میں خط لکھتا رہوں گا۔ آپ نے بلیک زیرو کو دانش منزل میں فکس کر دیا ہے۔ انہیں باہر نکال کر کام کرنے کا موقع دیں“۔

ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

محترم رانا جنید احمد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کا صرف یہ خط مجھے ملا ہے جس کا باری آنے پر جواب دیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد بھی کوئی خط ملا اور اس میں کوئی ایسی بات ہوئی جس میں دوسروں کے لئے بھی دلچسپی ہو تو اس کا ضرور جواب دیا جائے گا۔ بلیک زیرو ایک مشن مکمل کر چکا ہے جس کا نام ''چیف ایجنٹ'' ہے۔ امید ہے آپ کی نظروں سے ضرور گزرا ہو گا۔ جہاں تک اس کے دانش منزل میں فکس کرنے کا تعلق ہے تو اس کی وہاں موجودگی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ پورے ملک کے تحفظ کے لئے ضروری ہے اس لئے وہ دانش منزل میں رہ کر بھی ملک و قوم کی خدمت کر رہا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

E.Mail.Address
mazharkaleem.ma@gmail.com

جیپ خاصی تیز رفتاری سے پہاڑیوں کے درمیان تنگ سی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک یورپی نوجوان لڑکی موجود تھی جبکہ سائیڈ سیٹ پر بھی ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ عقبی سیٹ خالی تھی البتہ عقبی سیٹ کے پیچھے خالی جگہ پر ایک سیاہ رنگ کا بیگ پڑا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ ڈرائیونگ کرنے والی لڑکی کے بال گہرے سرخ رنگ کے تھے۔ سائیڈ سیٹ پر موجود لڑکی کے بال سنہرے تھے اور اس کے کاندھوں پر پڑ رہے تھے جبکہ ڈرائیونگ کرنے والی لڑکی کے بال مردانہ سٹائل میں تراشے گئے تھے۔ دونوں خاموش بیٹھی ہوئی تھیں اور جیپ تیزی سے کبھی اوپر چڑھ جاتی اور کبھی گہرائی میں اترنا شروع ہو جاتی تھی۔ پہاڑیاں ویران اور بنجر تھیں۔ وہاں کہیں نہ درخت نظر آ رہے تھے اور نہ ہی جھاڑیاں۔ بس خشک اور سخت پتھریلی چٹانیں ہر طرف پھیلی

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہوئی نظر آ رہی تھیں۔

''کیا تمہیں یقین ہے جولین کہ تم درست راستے پر جا رہی ہو''...... سائیڈ سیٹ پر بیٹھی لڑکی نے ڈرائیو کرنے والی لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے موگی کہ میں پاگل ہوں۔ خاموش بیٹھی رہو۔ ہم ابھی پہنچ جائیں گے''...... ڈرائیونگ کرنے والی لڑکی جولین نے بڑے تلخ اور جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''زیادہ بک بک مت کرو ورنہ اٹھا کر باہر پھینک دوں گی۔ سیدھی بات پوچھی ہے۔ کیا میں نے تمہارے سر پر تلوار مار دی ہے''...... موگی نے جولین سے بھی زیادہ غصیلے اور تلخ لہجے میں کہا تو جولین یکلخت قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

''تلوار۔ واہ۔ کس کلاسیکل ہتھیار کا نام لے دیا ہے تم نے۔ پرانے زمانے پر بنی فلمیں دیکھو تو تلواریں چلتی نظر آتی ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ تلواریں چلانے والے کوئی کھیل تماشہ کر رہے ہوں۔ کیا حماقت تھی کہ کھڑے ایک دوسرے کی تلواروں پر تلواریں مار رہے ہیں۔ مجھے تو یہ سب کچھ دیکھ کر ہنسی آتی ہے''...... جولین نے یکلخت مزے لے لے کر بولتے ہوئے کہا تو موگی بھی بے اختیار ہنس پڑی۔ لگتا ہی نہ تھا کہ ابھی چند لمحے پہلے وہ ایک دوسرے سے لڑ رہی تھیں۔

''ویسے ایسی فلمیں دیکھ کر مجھے بڑا لطف آتا ہے جب ایک لڑکی

ندیم

کے لئے دو فوجیں ایک دوسرے کو گاجر مولی کی طرح کاٹ رہی ہوتی ہیں۔ واہ۔ کیا قسمت ہوتی ہے اس لڑکی کی۔ کاش میں اس دور میں ہوتی تو روزانہ میری خاطر مردوں کا قتل عام ہوتا۔ واہ''۔ موگی نے چٹخارے لے لے کر بولتے ہوئے کہا۔

''بس۔ بس۔ تمہاری شکل دیکھ کر تو دشمن بھی صلح کر لیتے۔ لڑائی تو ایک طرف''...... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ تمہارا مطلب ہے کہ میں بدصورت ہوں۔ اگر میں بدصورت ہوں تو تم کیا ہو۔ کبھی آئینہ دیکھا ہے۔ بالکل بندریا لگتی ہو۔ بندریا۔ ہونہہ''...... موگی نے چیخ چیخ کر بولتے ہوئے کہا۔

''اگر میں تمہارے نزدیک بندریا ہوں تو تم ریچھ کی مادہ ہو۔ سمجھیں۔ اور ہاں۔ اب اگر میرے بارے میں کوئی لفظ منہ سے نکالا تو اٹھا کر جیپ سے باہر پھینک دوں گی''...... جولین نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''روکو۔ روکو جیپ ورنہ میں چھلانگ لگا دوں گی۔ میں اب مزید تمہیں برداشت نہیں کر سکتی''...... موگی نے بھی ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

''کود جاؤ۔ مجھے کیا پرواہ ہے۔ لیکن ہم پہنچنے ہی والی ہیں''۔ جولین نے ہونٹوں کو گول کرتے ہوئے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''پہنچنے والی ہیں تو پھر میں کیوں کودوں۔ کیا میں تمہیں پاگل

ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

لگ رہی ہوں''..... موگی نے اپنی نشست سے سر لگاتے ہوئے کہا۔

''بس۔ ساری بہادری نکل گئی۔ خواہ مخواہ بہادری کا سوچ کر اپنا دماغ خراب کرتی رہتی ہو''..... جولین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس تیزی سے اسٹیئرنگ موڑا کہ بڑی جیپ کے ٹائروں کی چیخوں سے ماحول گونج اٹھا اور جیپ الٹتے الٹتے بچی تھی۔

''دیکھا۔ اسے کہتے ہیں ڈرائیونگ۔ تمہاری طرح نہیں کہ جیپ بھی تمہاری ڈرائیونگ سے شرمندہ سی لگنے لگ جاتی ہے''..... جولین نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پہاڑی پر بنے ہوئے ایک مکان کے سامنے جیپ کو ایک جھٹکے سے روک دیا۔ اس مکان پر جھنڈا لہرا رہا تھا۔ باہر چار فوجی ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے بڑے مستعد انداز میں کھڑے تھے۔ برآمدے کے سامنے ایک فوجی جیپ بھی کھڑی تھی جس کے قریب اپنی جیپ لے جا کر جولین نے بریک لگائے تھے۔

''آؤ لیکن وہاں اپنی اور میری عزت کا خیال رکھنا''..... جولین نے کہا اور اچھل کر جیپ سے نیچے اتر گئی۔

''پتہ نہیں اپنے آپ کو کیا سمجھتی ہے زیرو اوور زیرو۔ نانسنس''۔ موگی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور وہ بھی اچھل کر جیپ سے نیچے اتر آئی۔ سامنے کھڑے مسلح فوجیوں میں سے ایک تیزی سے ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔

''آپ کون ہیں۔ شناخت کرائیں''..... آنے والے فوجی نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''شناخت کرائیں اپنی۔ اچھا ٹھیک ہے''..... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ فوجی یا کوئی اور بولتا یا سمجھتا جولین کا بازو گھوما اور چٹاخ کی زوردار آواز کے ساتھ ہی فوجی بے اختیار لڑکھڑاتا ہوا دو قدم پیچھے ہٹ گیا جبکہ باقی فوجیوں نے بجلی کی سی تیزی سے گنیں سیدھی کر لیں۔

''یہ ہے ہماری پہچان۔ اب بولو''..... جولین نے کھا جانے والے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ فوجی یا کوئی اور بولتا برآمدے سے ایک فوجی تیزی سے باہر آیا۔ اس نے کیپٹن کے بیجز لگائے ہوئے تھے۔

''رک جاؤ۔ کوئی ردعمل نہیں ہوگا''..... آنے والے نے چیختے ہوئے کہا تو فوجی جنہوں نے گنیں سیدھی کر لی تھیں ایک جھٹکے سے گنیں نیچے کر لیں جبکہ تھپڑ کھانے والا فوجی مڑ کر اپنے ساتھیوں کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا لیکن فوجی ڈسپلن کی وجہ سے وہ خاموش تھا۔

''یہ تم نے کیا کیا۔ اگر میں نہ آتا تو یہ فوجی تم پر گولیاں چلا چکے ہوتے''..... کیپٹن نے قریب آ کر جولین سے مخاطب ہو کر قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

''وہ مجھ سے شناخت پوچھ رہا تھا اور ظاہر ہے مجھے بتانا تھا تم بھی پوچھو گے شناخت''...... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ساتھ کھڑی موگی بے اختیار ہنس پڑی۔

''کیپٹن فریڈ۔ تم نے شاید اس لئے ہمیں یہاں بلایا ہے کہ تمہارے ماتحت اور تم اب شناختیں پوچھتے اور تھپڑ کھاتے رہو''۔ موگی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تم دونوں واقعی ٹیڑھی کھیر ہو۔ آؤ میرے ساتھ۔ کرنل چارڈ تمہارا انتظار کر رہے ہیں''...... کیپٹن فریڈ نے بھی منہ بناتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا۔

''خیال رکھا کرو۔ سب کو اپنی شناخت بتانا نہ شروع کر دیا کرو''...... موگی نے جولین سے کہا اور پھر تیزی سے قدم بڑھاتی ہوئی آگے جاتے ہوئے کیپٹن فریڈ کی طرف چل پڑی۔

''لگتا ہے تمہیں بھی تمہاری شناخت بتانا پڑے گی''...... جولین نے کہا اور وہ بھی پیچھے چل پڑی۔ برآمدے سے گزر کر وہ ایک بڑے کمرے میں داخل ہوئے۔ یہ کمرہ آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ بڑی میز کے پیچھے ایک لمبے قد اور قدرے بھاری جسم کا مالک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ سر سے گنجا تھا لیکن سر کی دونوں سائیڈوں میں سفید بالوں کی جھالریں سی لٹک رہی تھیں۔ سفید رنگ کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں اور آنکھوں پر سیاہ رنگ کے چوڑے فریم والی عینک کے اندر اس کی آنکھیں خاصی بڑی بڑی دکھائی دے رہی تھیں۔ یہ نظر کی عینک تھی لیکن لگتا تھا کہ عینک میں نظر کی بجائے آتشی شیشے لگے ہوئے ہوں۔ اس نے فوجی وردی پہنی ہوئی تھی اور کاندھوں پر کرنل کے بیجز موجود تھے۔ وہ جولین اور موگی کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''ویل کم ٹوئن سسٹرز''...... اس ادھیڑ عمر کرنل نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر میز کی سائیڈ سے نکل کر وہ آگے بڑھا اور اس نے باری باری دونوں سے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا۔

''بیٹھو''...... رسمی فقروں کی ادائیگی کے بعد کرنل نے کہا اور خود وہ واپس مڑ کر اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ کیپٹن فریڈ، جولین اور موگی سامنے موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''تم دونوں کی کارکردگی کی بڑی شہرت سنی ہے اور یہ بھی سنا ہے کہ تم دونوں ہی بے حد جارحانہ مزاج کی مالک ہو''...... کرنل چارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سر۔ ایک فوجی نے ان سے شناخت طلب کی تو انہوں نے اسے تھپڑ مار دیا اور اس سے کہا کہ یہ ہماری شناخت ہے''...... کیپٹن فریڈ نے کہا تو کرنل چارڈ بے اختیار چونک پڑا۔

''میرے فوجی کو تھپڑ مارا گیا ہے''...... کرنل چارڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''وہ تو سپاہی تھا۔ آپ یا کیپٹن فریڈ ہم سے شناخت طلب کر کے دیکھ لیں''...... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا تو کرنل چارڈ

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

نے بے اختیار ایک لمبا سانس لیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ تمہاری سفارش بہت اونچی سطح سے کی گئی ہے"...... کرنل چارڈ نے یکلخت دو تین لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز صاف بتا رہا تھا کہ وہ اپنا غصہ پینے کی کوشش کر رہا ہے۔

"کرنل صاحب۔ آپ نے ہمیں خود کال کیا۔ ہم اس قدر بنجر، ویران اور قطعی بور علاقے سے گزر کر آپ تک پہنچی ہیں تو آپ کے آدمی نے شناخت طلب کرنی شروع کر دی۔ آپ خود سوچیں ایسی صورت میں کیا شناخت پیش کی جا سکتی تھی"...... اس بار موگی نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اب ہم اصل بات پر آتے ہیں"...... کرنل چارڈ نے کہا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے ایک فائل نکالی اور اسے جولین اور موگی کی طرف بڑھا دیا۔ موگی نے ہاتھ آگے بڑھا دیا لیکن جولین نے اس کا ہاتھ جبراً روک کر خود جھپٹ کر فائل لے لی۔

"تم بعد میں۔ پہلے میں پڑھوں گی۔ میں تم سے دس منٹ بڑی ہوں"...... جولین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں بڑی ہوں دس منٹ۔ خبردار اگر آئندہ خود کو بڑی کہا"۔ موگی نے بھی غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے کیپٹن فریڈ"...... کرنل چارڈ نے غصیلے لہجے میں

کیپٹن فریڈ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"سر۔ آپ ایزی رہیں۔ یہ ان کی عادت ہے"...... کیپٹن فریڈ نے کہا تو کرنل چارڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ البتہ اس کے چہرے پر شدید ناگواری کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اسی لمحے جولین نے فائل کو پڑھ کر بند کیا اور موگی کی طرف پھینک دی۔

"لو تم پڑھ لو۔ میں نے سمجھا نجانے کیا مسئلہ ہوگا۔ یہ تو مکھیاں مارنے والا کام ہے"...... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ فوج کے لئے انتہائی اہم مسئلہ ہے"...... کرنل چارڈ نے کھا جانے والے لہجے میں کہا۔

"ہوگا لیکن ہم یہ مشن نہیں لے سکتیں۔ یہ ہماری توہین ہے۔ ٹوئن سسٹرز کی توہین"...... جولین نے کہا۔ اسی لمحے موگی نے بھی فائل بند کر کے سامنے میز پر رکھ دی۔

"یہ مشن ہے جو ٹوئن سسٹرز کو دیا جا رہا ہے۔ حیرت ہے کہ فوج کے اعلیٰ حکام نے ہماری یہ قدر کی ہے"...... موگی نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم نے پڑھ لیا ہے کہ مشن کیا ہے"...... کرنل چارڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایک صفحہ تو ہے فائل میں۔ یہی مشن ہے نا کہ اے ایم گن چرا کر لائی جائے۔ اب ٹوئن سسٹرز اس لئے رہ گئی ہیں کہ دوسرے ملکوں سے گنیں چوری کرتی پھریں"...... جولین نے غصیلے

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

لہجے میں کہا۔

"تمہیں اس گن کے بارے میں تفصیل کا علم نہیں ہے ورنہ تم یہ بات نہ کرتیں۔ یہ گن ہمیں ہر صورت میں چاہئے۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہمارے ملک کاسبا کا طویل عرصے سے ہمسایہ ملک کاروشا سے سرحدی تنازعہ چلا آ رہا ہے۔ کاروشا ہم سے زیادہ ترقی یافتہ ملک ہے اور وہاں میزائل ٹیکنالوجی پر انتہائی تیزی سے کام ہو رہا ہے اور انہوں نے ہر قسم کے میزائل تیار کر لئے ہیں جبکہ ہمارا ملک کاسبا میزائل ٹیکنالوجی میں ابھی کاروشا سے بہت پیچھے ہے۔ کاروشا کے میزائلوں سے اپنے ملک کو بچانے کے لئے ہمیں اپنا بہت کچھ دے کر سپر پاورز ایکریمیا، گریٹ لینڈ اور کارمن سے میزائل شکن نظام منگوانے پڑتے ہیں اور انہیں سرحدوں پر نصب کرنا پڑتا ہے تاکہ ہم کاروشا کے میزائلوں کو فضا میں ہی تباہ کر سکیں لیکن یہ نظام چونکہ فکسڈ ہوتے ہیں اس لئے دشمنوں کے مخبر اس بارے میں رپورٹیں بھجوا دیتے ہیں اور پھر انہیں آسانی سے تباہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کا بظاہر تو کوئی حل نہ تھا لیکن پھر ہمیں اطلاع ملی کہ ایشیا کے ملک پاکیشیا اور اس کے ہمسایہ ملک کافرستان کے درمیان بھی ایسا ہی تنازعہ ہے جیسا کاسبا اور کاروشا میں ہے اور پاکیشیائی سائنس دانوں نے ایسی گن تیار کر لی ہے جو بظاہر عام گن جیسی ہے لیکن اس کی رینج بے حد وسیع ہے اور اس کی مدد سے انتہائی آسانی سے اڑتے ہوئے تیز ترین میزائلوں کو بھی تباہ کیا جا سکتا ہے۔ اس گن

میں باقاعدہ کمپیوٹرائزڈ سسٹم نصب ہے جو ٹارگٹ کا تعین بھی خود کرتا ہے۔ رینج اور میزائل کی رفتار کا تعین بھی فضا میں موجود لہروں کی مدد سے کرتا ہے اور پھر فائر بھی خود ہی ہوتا ہے۔ صرف اس کا رخ اوپر ہونا چاہئے اور میزائل چاہے وہ کتنا ہی تیز رفتار یا بلندی پر ہو اے ایم گن سے لازماً ہٹ ہو جاتا ہے جبکہ میزائل ہٹنگ کے لئے صرف ایک بٹن پریس کرنا پڑتا ہے اور باقی کام کمپیوٹر خود بخود کرتا ہے۔ اس گن کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ موونگ ہے اس لئے یہ فکسڈ اینٹی میزائل سے ہزار گنا زیادہ بہتر اور محفوظ ہے"...... کرنل چارڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ واقعی یہ حیرت انگیز گن ہے۔ لیکن کیا یہ گن وہاں ہر فوجی کے پاس ہوتی ہے"...... جولین نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"کیا احمقانہ سوال ہے۔ نجانے تمہارا انتخاب کیوں کیا گیا ہے۔ اس قدر قیمتی اور جدید گن ہر فوجی کے پاس کیسے ہو سکتی ہے۔ صرف خاص حالات میں خاص لوگوں کو دی جاتی ہو گی"...... کرنل چارڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم ہمیں احمق کہہ رہے ہو کرنل چارڈ۔ تمہاری اس فائل میں لکھا ہوا ہے کہ یہ گن پاکیشیا میں عام استعمال کی جاتی ہے۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔ یہی کہ وہاں ہر فوجی کے پاس یہ گن ہو گی"۔ جولین نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو

ندیم ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

شاید کرنل چارڈ کی قوت برداشت جواب دے گئی۔ اس نے جواب دینے کی بجائے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور ایک جھٹکے سے اٹھایا اور اس طرح تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جیسے اگر ایک لمحے کے لئے اس کی انگلی رکی تو قیامت ٹوٹ پڑے گی۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ شاید کرنل چارڈ نے دانستہ یا نادانستہ طور پر لاؤڈر کا بٹن بھی ساتھ ہی پریس کر دیا تھا۔

"یس"...... اچانک ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"سر۔ میں کرنل چارڈ بول رہا ہوں۔ ملٹری انٹیلی جنس چیف"۔ کرنل چارڈ نے کہا۔

"یس۔ کوئی خاص بات"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جناب۔ آپ نے اے ایم گن کے حصول کے لئے ٹوئن سسٹرز کا انتخاب کیا تھا۔ میں نے انہیں اپنے آفس میں کال کیا اور وہ یہاں موجود ہیں لیکن وہ الٹا میرا مذاق اڑا رہی ہیں۔ اے ایم گن کا مشن انہیں پسند نہیں ہے اور وہ ایسی باتیں کر رہی ہیں کہ اب میری قوت برداشت جواب دے گئی ہے۔ میں معذرت چاہتا ہوں۔ آپ اس مشن کو ڈراپ کر دیں یا پھر کسی اور ایجنسی کے ذمے لگائیں"...... کرنل چارڈ نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"جولین موجود ہے تمہارے پاس"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"یس سر۔ دونوں سسٹرز موجود ہیں"...... کرنل چارڈ نے کہا۔

"فون جولین کو دیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل چارڈ نے رسیور میز کی دوسری طرف بیٹھی جولین کی طرف بڑھا دیا۔ ساتھ ہی اس نے فون سیٹ بھی آگے کی طرف دھکیل دیا۔

"جولین بول رہی ہوں سر"...... جولین نے رسیور لے کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کرنل چارڈ سے فائل لو اور پھر میرے آفس میں آ جاؤ۔ میں نے تمہارا انتخاب کیا ہے اور میں ابھی تک اس پر قائم ہوں۔ اس مشن کو تمہارے علاوہ اور کوئی مکمل نہیں کر سکتا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر"...... جولین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولین نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"چیف سیکرٹری صاحب کو کال کرنے کی کیا ضرورت تھی کرنل۔ آپ بھی تو ملٹری انٹیلی جنس کے چیف ہیں اور وہاں پاکیشیا میں لازماً ہمارا ٹکراؤ ملٹری انٹیلی جنس سے ہی ہو گا اس لئے ہم آپ کی بات کو رد نہیں کر سکتی تھیں۔ بہرحال فائل دیں اور ساتھ ہی اجازت بھی"...... جولین نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"فائل لے جاؤ۔ اب مزید کوئی بات نہیں ہو سکتی"...... کرنل چارڈ نے پہلے کی طرح تلخ لہجے میں کہا۔

"کرنل صاحب۔ تلخ لہجہ ہمارے سامنے اختیار نہ کیا کریں۔ آپ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف ہیں لیکن ضروری نہیں کہ آئندہ چند

ندیم ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

گھنٹوں کے بعد آپ اس پوسٹ پر رہیں۔ ٹوئن سسٹرز کا دماغ اگر گھوم گیا تو آپ سڑکوں پر جوتیاں چٹخاتے نظر آئیں گے۔ اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا''...... اس بار موگی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ جولین بھی فائل اٹھا کر اٹھی اور پھر وہ دونوں بغیر کچھ کہے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔

''یہ احمق لوگ نجانے اتنے بڑے بڑے عہدوں پر کیسے پہنچ جاتے ہیں''...... جولین نے جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''جس طرح میری وجہ سے تم پہنچی ہو''...... موگی نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''تمہاری وجہ سے۔ کیا مطلب''...... جولین نے چونک کر کہا۔

''میں اگر تمہارے ساتھ پیدا نہ ہوتی تو تم اکیلی کیا کر سکتی تھی۔ کہیں شادی کر کے بچے پیدا کر رہی ہوتی یا پھر کچن میں تمہاری زندگی گزر جاتی۔ اوپر سے شوہر کی گھرکیاں''...... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں نے تمہاری منت تو نہیں کی تھی۔ ہاتھ تو نہیں جوڑے تھے کہ تم لازماً اس دنیا پر اپنا بوجھ ڈالو۔ نہ آتی''...... جولین نے جیپ آگے بڑھاتے ہوئے انتہائی تلخ لہجے میں کہا لیکن اس بار موگی نے کوئی جواب دینے کی بجائے فائل کھول کر پڑھنا شروع کر دی۔

عمران نے کار ہوٹل ذیشان کی وسیع و عریض پارکنگ میں روکی اور پھر باہر نکل کر اس نے کار لاک کی تھی کہ پارکنگ بوائے بجلی کی سی تیزی سے قریب آیا اور اس نے پارکنگ کارڈ عمران کے ہاتھ پر رکھا اور دوسرا کارڈ کار کے فرنٹ پر ایڈجسٹ کر کے وہ بھاگتا ہوا دوسری آنے والی کار کی طرف بڑھ گیا۔

''واہ۔ پھرتی اسے کہتے ہیں۔ ماشاء اللہ''...... عمران نے پارکنگ بوائے کی تیزی اور پھرتی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا اور خود وہ پارکنگ سے نکل کر ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ ہوٹل ذیشان ابھی حال ہی میں تعمیر کیا گیا تھا اور اسے اپنی سروس کا آغاز کیے صرف چند ماہ ہوئے تھے لیکن اتنے کم وقت میں ہی وہ نہ صرف دارالحکومت بلکہ پورے پاکیشیا میں مشہور ہو گیا تھا۔ لوگ اس ہوٹل کے فنکشنز میں شامل ہونے اور یہاں آنے جانے کو سٹیٹس

ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

سمبل سمجھتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ یہاں صرف اعلیٰ طبقے کے لوگ آتے جاتے رہتے تھے۔ عمران دو تین بار پہلے بھی یہاں آ چکا تھا لیکن آج وہ خصوصی طور پر یہاں ایک آدمی سے ملنے کے لئے آیا تھا۔ اس آدمی کا نام ریونڈ تھا۔ ریونڈ کا تعلق یورپی ملک کاروشا سے تھا۔ ریونڈ کاروشا کی ایک سرکاری ایجنسی سے متعلق تھا۔ عمران کئی بار ریونڈ سے اس کے ملک جا کر مل چکا تھا۔ دونوں میں خاصی بے تکلفی تھی۔ ریونڈ کاروشا سے پاکیشیا آیا تھا اور اس نے عمران کے فلیٹ پر فون کر کے اسے ہوٹل ذیشان میں ملاقات کے لئے کہا اور ساتھ ہی یہ اشارہ بھی دیا کہ اس ملاقات پر پاکیشیا کو فائدہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ عمران نے حامی بھر لی اور اب وہ ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ شیشے کا دروازہ بند تھا اور اس کے دونوں طرف مسلح دربان موجود تھے۔ عمران کے پہنچتے ہی ان میں سے ایک دربان نے دروازہ کھولا اور ساتھ ہی سر جھکا لیا۔ عمران اندر داخل ہوا تو دروازہ اس کے عقب میں بند کر دیا گیا۔

”یہ جو گنیں تم نے کاندھوں سے لٹکا رکھی ہیں ان کا فائدہ۔ تم تو بس آنے والوں کو سلام کرتے ہو“...... عمران نے سائیڈ پر رکتے ہوئے دونوں دربانوں سے کہا۔

”جناب۔ یہ تو کسی ایمرجنسی میں ہی استعمال ہو سکتی ہیں ورنہ ہم تو معزز کسٹمرز کے استقبال کے لئے یہاں موجود ہیں“...... ایک دربان نے مسکراتے ہوئے لیکن مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے

ہوئے کہا۔

”مجھے یقین ہے کہ ان کے اندر سرے سے میگزین ہی موجود نہیں ہو گا۔ پھر ایمرجنسی کیسے ڈیل ہو گی“...... عمران نے کہا۔

”صاحب۔ اس کے میگزین ہم جیب میں رکھتے ہیں کہ اچانک اگر گن چل جائے تو بڑا نقصان ہو سکتا ہے“...... دربان نے شرمندہ سے لہجے میں کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ کاؤنٹر پر چار خوبصورت لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے ایک اپنے سامنے فون رکھے ہوئے تھی اور رسیور کان سے لگائے کسی سے باتیں کرنے میں مصروف تھی۔

”یس سر“...... لڑکی نے عمران کے کاؤنٹر پر رکتے ہی رسیور کریڈل پر رکھتے ہوئے کہا۔

”آپ نے اتنی بے پناہ خوبصورتی کہاں سے حاصل کی ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی کا چہرہ یکلخت گلنار سا ہو گیا۔

”سر۔ اپنی والدہ سے“...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”گڈ۔ تم واقعی ترقی کرو گی۔ جو ماں کو کریڈٹ دیتی ہے وہ ہمیشہ ترقی کرتی ہے۔ گڈ شو۔ ویسے کمرہ نمبر چار سو چار میں کون صاحب رہائش پذیر ہیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی نے سائیڈ پر پڑے کمپیوٹر کو آن کر کے کی بورڈ پر انگلیاں چلانا شروع کر دیں۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

''سر۔ کمرہ نمبر چار سو چار میں مسٹر ریونڈ رہائش پذیر ہیں اور وہ یورپی ملک کاروشا کے رہنے والے ہیں''..... لڑکی نے کمپیوٹر سکرین کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''کب سے یہاں ہیں''..... عمران نے پوچھا۔

''آج ہی ہوٹل تشریف لائے ہیں''..... لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ تھینک یو۔ میرا مشورہ ہے کہ میک اپ مت کیا کرو۔ نیچرل حسن کو میک اپ کی ضرورت نہیں ہوتی''..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ لڑکی کا چہرہ ابھی تک گلنار ہو رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد عمران چوتھی منزل کے کمرہ نمبر چار کے سامنے موجود تھا۔ ہوٹل کی دنیا میں کمروں کے نمبر اس طرح رکھے جاتے ہیں کہ سننے والے کو معلوم ہو جائے کہ کمرہ کس منزل پر ہے۔ چار سو چار کا مطلب تھا چوتھی منزل کا چار نمبر کمرہ۔ سائیڈ پلیٹ پر ریونڈ کا نام درج تھا۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد کٹک کی آواز سنائی دی۔

''کون ہے''..... ایک مردانہ آواز ڈور فون سے ابھری۔

''پرنس آف ڈھمپ''..... عمران نے جواب دیا تو ایک بار پھر کٹک کی آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو دروازے میں لمبے قد اور ورزشی جسم کا ریونڈ کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

''پرنس تم ویسے کے ویسے ہو۔ کیا کھاتے ہو''..... رسمی فقرات کی ادائیگی اور گرمجوشانہ مصافحے کے بعد کرسیوں پر بیٹھتے ہوئے ریونڈ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کاش کچھ کھا سکتا''..... عمران نے کہا تو ریونڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

''کیا مطلب۔ کیا کوئی بیماری ہے تمہیں کہ کھا نہیں سکتے''۔ ریونڈ نے کہا۔

''آغا سلیمان پاشا جیسا باورچی ہو تمہارا تو تمہیں خود معلوم ہو گا کہ کیا کھا سکتے ہو۔ اسے اپنے مقوی حریروں سے فرصت ملے تو پھر کچھ پکا کر کھلائے گا اس لئے فی الحال ہوا کھاتا ہوں، غم پیتا ہوں اور خوش ہوں''..... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو ریونڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

''باورچی تمہیں پسند نہیں تو نکال دو اسے۔ کوئی اور رکھ لو''۔ ریونڈ نے باقاعدہ مشورہ دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''پہلی بات تو یہ ہے کہ میں اس کا اتنا مقروض ہوں کہ شاید ایک پورا بینک بھی اس کی تنخواہوں اور الاؤنسز کا کھاتہ پورا نہ کر سکے گا۔ دوسرا وہ اماں بی کا چہیتا ہے اس لئے وہ مجھے تو نکال سکتا ہے لیکن میں اسے نہیں''..... عمران نے کہا تو ریونڈ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

"حیرت ہے کہ تم اپنے باورچی کے مقروض ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... ریونڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں نہیں ہو سکتا۔ جب میں اسے تنخواہ اور الاؤنس دوں گا ہی نہیں تو مقروض تو ہونا پڑے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ریونڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ نہ تمہاری صحت میں کوئی فرق پڑا ہے اور نہ ہی تمہاری گفتگو کے انداز میں۔ بہرحال میں ایک انتہائی ضروری بات کے لئے کاروشا سے یہاں آیا ہوں اور مجھے خوشی ہے کہ تم میری فون کال پر یہاں آ گئے"...... ریونڈ نے کہا۔

"اس قدر تمہید باندھنے کی کیا ضرورت ہے۔ سیدھی سادی بات کرلو۔ ویسے یہ بات تم کاروشا سے فون پر بھی کر سکتے تھے"۔ عمران نے کہا۔

"تمہیں ایک تصویر دکھانی ہے اور یہ معاملہ ایسا ہے کہ فون پر اسے ڈسکس نہیں کیا جا سکتا"...... ریونڈ نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اٹھ کر وہ سائیڈ میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں رکھا ہوا اپنا بریف کیس اٹھا کر سائیڈ تپائی پر رکھا اور پھر اسے کھول کر اس میں سے ایک لفافہ نکالا اور بریف کیس بند کر کے وہ مڑا اور دوبارہ اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے لفافہ کھول کر اس میں سے ایک تصویر نکالی اور عمران کے سامنے رکھ دی۔ عمران نے تصویر اٹھائی اور غور سے اسے

دیکھنے لگا۔ یہ دو لڑکیوں کی تصویر تھی۔

"یہ تو جڑواں لگتی ہیں۔ کون ہیں یہ"...... عمران نے کہا تو ریونڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں۔ یہ ٹوئن سسٹرز ہیں اور انہیں ٹوئن سسٹرز ہی کہا جاتا ہے"۔ ریونڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے تصویر دیکھ لی۔ اب بتاؤ کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو"...... عمران نے تصویر کو واپس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"تم انہیں نہیں جانتے"...... ریونڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تو دنیا میں موجود لاتعداد لڑکیوں اور عورتوں کو نہیں جانتا"...... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا تو ریونڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ کاسبا کی سرکاری ایجنسی فارٹون سے متعلق ہیں۔ ان کا سیکشن علیحدہ ہے جسے ٹوئن سسٹرز سیکشن کہا جاتا ہے"...... ریونڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو یہ ایجنٹ ہیں۔ پھر کیا تم ان کا رشتہ کرانے پاکیشیا آئے ہو۔ ویسے یہاں بہت سے ٹوئن برادرز موجود ہوں گے جو یورپی ٹوئن سسٹرز سے شادی کے لئے بھی تیار ہو جائیں گے اور اگر تم چاہو تو تمہیں کپل میکنگ میں خاصا معقول کمیشن بھی مل سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

"کپل میکنگ۔ کیا مطلب۔ یہ کوئی نئی میکنگ ہے"...... ریونڈ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"شادی کرانے والے پہلے اپنے دفتر پر میرج بیورو لکھتے تھے لیکن اب وہ کپل میکنگ لکھتے ہیں یعنی جوڑے بنانے والے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو ریونڈ ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم سنجیدہ نہیں رہ سکتے۔ لیکن اب جو بات میں تمہیں بتاؤں گا وہ یقیناً تمہیں سنجیدہ کر دے گی۔ یہ ٹوئن سسٹرز ایک مشن کے تحت پاکیشیا پہنچ رہی ہیں یا پہنچ چکی ہیں۔ مجھے چونکہ وہ جانتی ہیں اس لئے میں نے تمہیں اپنے کمرے میں کال کیا ہے ورنہ میں ٹیکسی کر کے خود تمہارے فلیٹ پر پہنچ جاتا"...... ریونڈ نے کہا۔

"مشن کیا ہے"...... عمران نے واقعی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہارے دفاعی سائنس دانوں نے میزائل کو ہٹ کرنے کے لئے ایک خصوصی گن تیار کی ہے جسے اے ایم گن کا نام دیا گیا ہے یعنی اینٹی میزائل گن۔ اس کی شہرت پوری دنیا میں پھیل چکی ہے اس گن کی وجہ سے میزائل شکن نظام کو اب کہیں فکسڈ کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ گن اپنا نشانہ ڈھونڈ لیتی ہے اور پھر ہر صورت میں میزائل کو ہٹ کر دیا جاتا ہے اور یہ گن بظاہر عام سی فوجی گن ہے۔ کسی کو یہ معلوم ہی نہیں ہو سکتا کہ کیا یہ عام فوجی گن ہے جیسے روسیاہ کی کلاشنکوف یا ایکریمیا کی روزی گن ہے۔ یہ ٹوئن

سسٹرز اپنے ملک کاروشا کے لئے یہ گن یہاں سے چوری کر کے کاسبا لے جانے کے مشن پر آ رہی ہیں تاکہ اس کی مدد سے ان کے سائنس دان مزید گنیں بنا کر اپنی فوج کو دے سکیں"...... ریونڈ نے کہا۔

"تم یہ اطلاع دینے کیوں آئے ہو۔ تمہاری اس میں کیا دلچسپی ہے"...... عمران نے کہا۔

"کاروشا اور کاسبا ہمسایہ ملک ہیں لیکن دونوں کے درمیان صدیوں سے ازلی دشمنی چلی آ رہی ہے۔ کاروشا میزائل ٹیکنالوجی میں بہت آگے ہے جبکہ کاسبا میزائل ٹیکنالوجی میں ابھی ابتدائی دور میں ہے۔ البتہ انہوں نے اینٹی میزائل سسٹم فکسڈ کئے ہوئے ہیں جنہیں آسانی سے نشانہ بنایا جا سکتا ہے اس لئے کاسبا کے حکام نے فیصلہ کیا کہ پاکیشیا سے اے ایم گن حاصل کی جائے۔ انہوں نے شاید پہلے حکومت پاکیشیا سے درخواست کی لیکن پاکیشیا نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ایسی کوئی گن پاکیشیا میں تیار نہیں کی جا رہی جس پر انہوں نے اسے چوری کرنے کا سوچا اور اب یہ مشن ٹوئن سسٹرز سیکشن کے ذمے لگایا گیا ہے اور یقیناً اسے ہمارے خلاف استعمال کیا جائے گا"...... ریونڈ نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس بارے میں معلومات کیسے ملیں"...... عمران نے کہا۔

"دشمنی کی وجہ سے ہم نے ان کے ہر ڈیپارٹمنٹ میں مخبر رکھے

ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہوئے ہیں۔ ایک مخبر نے ہمیں رپورٹ دی کہ چیف سیکرٹری کاسبا نے کاسبا کے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل چارڈ کو حکم دیا ہے کہ ٹوئن سسٹرز کے ذمے یہ مشن لگایا جائے۔ چنانچہ کرنل چارڈ نے ٹوئن سسٹرز کو اپنے خفیہ آفس میں کال کیا اور پھر مشن کی فائل انہیں دے دی۔ اس اطلاع پر کاروشا سیکرٹ سروس نے فیصلہ کیا کہ انہیں روکنے کے لئے تمہیں اس بارے میں باقاعدہ اطلاع دی جائے۔ میرے اور تمہارے تعلقات کے بارے میں چیف کو معلوم تھا اس لئے چیف نے مجھے یہاں بھجوایا ہے اور بس۔ میرا یہی کام تھا۔ اب میں پہلی فلائٹ سے واپس چلا جاؤں گا''...... ریونڈ نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران نے سامنے میز پر پڑی ہوئی تصویر دوبارہ اٹھائی اور اسے غور سے دیکھنے کے بعد اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔

''اوکے۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھے پوری تفصیل بتا دی۔ میں کوشش کروں گا کہ پاکیشیا کی یہ گن چوری نہ ہو سکے''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ارے بیٹھو۔ میں نے تو تمہاری کوئی خاطر خدمت ہی نہیں کی''...... ریونڈ نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

''دو خوبصورت لڑکیاں میری جیب میں پہنچ چکی ہیں۔ اس سے بڑی خاطر خدمت اور کیا ہو سکتی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ ایک بات میں بھول گیا تھا۔ ٹوئن سسٹرز آپس میں ہر وقت اس طرح لڑتی رہتی ہیں جیسے خونخوار درندے لڑتے ہیں۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ ایک دوسرے کو ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتیں لیکن لڑائی کے باوجود دونوں کا ایک دوسرے کے بغیر ایک لمحہ بھی نہیں گزرتا اور یہ بھی بتا دوں کہ دونوں خطرناک حد تک ذہین، تیز اور مارشل آرٹ کی ماہر اور بہترین نشانہ باز ہیں۔ بالکل اس طرح جس طرح تمہارے بارے میں مشہور ہے کہ تم بظاہر مسخری باتیں اور حرکتیں کرتے رہتے ہو۔ معصوم سا تمہارا چہرہ ہے لیکن درحقیقت تم انتہائی ذہین اور خطرناک آدمی ہو''...... ریونڈ نے مزید بات کرتے ہوئے کہا۔

''تم نے مجھے ڈرا دیا ہے۔ اب تو مجھے یہ بھی خوف آنے لگ گیا ہے کہ کہیں یہ دونوں میری جیب میں ہی نہ لڑنا شروع کر دیں اور پھر میرا بھی وہی حشر ہو گا جو لڑنے والوں کو چھڑانے والے کا ہوتا ہے کہ وہ بے چارہ دونوں لڑنے والوں سے پٹ جاتا ہے''۔ عمران نے کہا اور پھر وہ ریونڈ سے اجازت لے کر کمرے سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش منزل کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ جب وہ دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''بیٹھو''...... عمران نے رسمی فقرات کی ادائیگی کے بعد کہا اور خود بھی اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

جیب سے وہ تصویر نکالی اور بلیک زیرو کے سامنے رکھ دی۔

"یہ کون ہیں۔ لگتی تو ٹوئن یعنی جڑواں ہیں"..... بلیک زیرو نے تصویر اٹھا کر اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ ٹوئن سسٹرز ہیں اور اسی نام سے مشہور ہیں۔ یورپی ملک کاسبا کی ایجنٹ ہیں"..... عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا اور پھر رسیور کو کان سے لگا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بول رہا ہوں"..... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"ہر شخص اپنی ہی زبان سے بولتا ہے۔ بہرحال اس پر بحث بعد میں ہو گی۔ پہلے یہ بتاؤ کہ کیوں کال کی ہے۔ میں نے ایک انتہائی اہم میٹنگ کال کی ہوئی ہے"..... سرداور نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا کے دفاعی سائنس دانوں نے ایک جدید ترین گن تیار کی ہے جس سے میزائل کو یقینی طور پر ہٹ کیا جا سکتا ہے اور اس کا نام اے ایم گن یعنی اینٹی میزائل گن رکھا گیا ہے۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں"..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بھی چونک کر قدرے حیران نظروں سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"ہاں۔ لیکن یہ تو ٹاپ سیکرٹ ہے۔ تمہیں یہ ساری تفصیل کہاں سے معلوم ہوئی ہے"..... سرداور کے لہجے میں ایسی حیرت تھی کہ جیسے انہیں اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"آپ سائنس دان بڑے بھولے لوگ ہوتے ہیں۔ آپس میں بیٹھ کر کسی معاملے کو ٹاپ سیکرٹ قرار دے دیتے ہیں اور پھر کنفرم ہو جاتے ہیں کہ اب یہ ٹاپ سیکرٹ ہے۔ اس گن کے پیچھے یورپی ملک کاسبا کی سیکرٹ سروس کے ایجنٹ پاکیشیا آ رہے ہیں یا پہنچ چکے ہیں اور ان کے ہمسایہ ملک کا ایک ایجنٹ مجھے اطلاع دینے آیا ہے تاکہ کاسبا کے ایجنٹ یہ گن حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہو سکیں اور آپ فرما رہے ہیں کہ یہ ٹاپ سیکرٹ ہے اور مجھے کیسے اس بارے میں معلوم ہو گیا"..... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے کہ یہ معاملات کیسے لیک ہو جاتے ہیں۔ کون کرتا ہو گا"..... سرداور نے کہا۔

"ہمارے اندر ہی کالی بھیڑیں موجود ہوتی ہیں جو صرف چند سکوں کی خاطر اپنا ضمیر فروخت کر دیتے ہیں۔ آپ یہ بتائیں کہ یہ گن کہاں موجود ہے"..... عمران نے کہا۔

"اس گن پر فی الحال تجربات ہو رہے ہیں تاکہ اس کی رینج بھی بڑھائی جا سکے اور اسے مزید تیز رفتار بھی بنایا جا سکے تاکہ موجودہ دور کے تیز رفتار میزائلوں کو ہٹ کیا جا سکے اور یہ سارا کام ایک

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

خفیہ مقام پر واقع سپیشل لیبارٹری میں ہو رہا ہے''...... سرداور نے جواب دیا۔

''یہ خفیہ سپیشل لیبارٹری کیا دارالحکومت میں ہی ہے یا کہیں اور''...... عمران نے کہا۔

''دارالحکومت کے ایریا میں ہی ہے''...... سرداور نے گول مول سے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کی حفاظت کا کیا انتظام ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیبارٹری مکمل طور پر انڈر گراؤنڈ ہے اور اس کی حفاظت ملٹری انٹیلی جنس کے پاس ہے''...... سرداور نے کہا۔

''گن کا فارمولا بھی وہیں ہو گا یا علیحدہ کسی جگہ رکھا گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''چونکہ اس پر کام ہو رہا ہے اس لئے فارمولا تو وہیں لیبارٹری میں ہی ہو گا''...... سرداور نے کہا۔

''او کے۔ اللہ حافظ''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''سرداور سے وہ مقام تو معلوم کر لینا تھا تاکہ ہم بھی اس کا خیال رکھ سکتے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''سرداور بات ہی گول مول کر رہے تھے اس لئے میں نے زیادہ زور نہیں دیا۔ البتہ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شاہ سے باقی معلومات مل جائیں گی''...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے

شروع کر دیئے۔ بلیک زیرو سمجھ گیا کہ عمران اب کرنل شاہ سے رابطہ کر رہا ہے۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔ چونکہ یہاں موجود فون میں لاؤڈر کا بٹن مستقل طور پر پریسڈ رکھا جاتا تھا اس لئے دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز بلیک زیرو کو بھی سنائی دے رہی تھی۔

''یس''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ایکسٹو۔ کرنل شاہ سے بات کرائیں''...... عمران نے اس بار ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ یس سر۔ ابھی سر''...... دوسری طرف سے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''سر۔ میں کرنل شاہ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ملٹری انٹیلی جنس کے چیف نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کرنل شاہ۔ پاکیشیا کی خفیہ لیبارٹری میں اے ایم گن پر ریسرچ جاری ہے اور اس لیبارٹری کی سیکورٹی ملٹری انٹیلی جنس کے پاس ہے۔ کیا آپ اپنے اقدامات سے مکمل طور پر مطمئن ہیں یا نہیں''...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے اور انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ یہ لیبارٹری مکمل طور پر انڈر گراؤنڈ ہے۔ اس کے آنے جانے کے راستوں پر انتہائی حساس آلات نصب کئے گئے

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ملٹری انٹیلی جنس کے دس افراد میجر شریف کی سرکردگی میں سیکورٹی پر مامور ہیں اور میجر شریف روزانہ مجھے رپورٹ دیتے ہیں''...... کرنل شاہ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہمیں مصدقہ اطلاعات مل رہی ہیں کہ اے ایم گن یا اس کے فارمولے کے حصول کے لئے غیر ملکی ایجنسیں پاکیشیا کا رخ کر رہے ہیں اس لئے لازماً وہ اس لیبارٹری پر ہی ریڈ کریں گے''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''لیکن سر۔ اس گن کو تو ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا ہے''...... کرنل شاہ نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جس طرح ہم غیر ممالک سے انفارمیشن کسی نہ کسی انداز میں حاصل کر لیتے ہیں اسی طرح دوسرے ملکوں کے ایجنٹ بھی کام کرتے رہتے ہیں۔ انفارمیشن ملنا اتنا اہم نہیں ہے جتنا اس کی حفاظت''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ میں وہاں مزید چوکنا رہوں گا''...... کرنل شاہ نے کہا۔

''اوکے۔ اسی لئے آپ کو آگاہ کیا جا رہا ہے''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے پھر وہ مقام نہیں پوچھا جہاں یہ لیبارٹری ہے''...... بلیک زیرو نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے اس لئے نہیں پوچھا کہ کرنل شاہ کے سامنے ایکسٹو کی پوزیشن خراب ہو سکتی ہے جبکہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ ایکسٹو ہر چھوٹے بڑے معاملے سے آگاہ رہتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''آپ واقعی بہت دور کی سوچتے ہیں لیکن اب آپ وہ مقام کہاں سے معلوم کریں گے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ملٹری انٹیلی جنس کسی طرح بھی ہم سے کم نہیں ہے۔ اب کرنل شاہ مزید محتاط رہے گا۔ ہمارے لئے اصل معاملہ ان ٹوئن سسٹرز کو روکنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اس بارے میں تو آپ کو اطلاع مل گئی لیکن دوسرے ممالک بھی تو اس گن کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور پھر جب یہ گن مکمل ہو جائے گی تو لامحالہ اسے فوج میں پھیلا دیا جائے گا۔ ایسی صورت میں بھی تو غیر ملکی ایجنسیں اسے حاصل کرنے کی کوشش کریں گے کیونکہ یہ ایک لحاظ سے موونگ میزائل شکن نظام ہے''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''ایسے ہتھیاروں کو خفیہ نہیں رکھا جا سکتا جیسے روسیاہی گن کلاشنکوف اب پوری دنیا میں پھیل چکی ہے۔ اسی طرح ایکریمیا کی روزی گن ہے لیکن فرق یہ ہوتا ہے کہ ہر ملک اپنی اپنی ڈیمانڈ کے مطابق اسے ڈھال لیتا ہے۔ جب اے ایم گن تیار ہو جائے گی تو لامحالہ اسے سامنے لایا جائے گا اور پھر یہ گن تمام دنیا میں خود بخود پھیل جائے گی لیکن جب تک یہ گن خفیہ رہ سکے اسے رکھنا

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

چاہئے''...... عمران نے جواب دیا اور پھر سامنے موجود ٹوئن سسٹرز کی تصویر اٹھا کر اس نے بلیک زیرو کی طرف بڑھا دی۔

''اس کی چار پانچ کاپیاں بنا لو تاکہ سیکرٹ سروس کو یہ کاپیاں پہنچا کر کہا جا سکے کہ وہ انہیں تلاش کریں''...... عمران نے کہا۔

''یہ ایجنٹس ہیں تو پھر لازماً میک اپ میں آئیں گی۔ پھر''۔ بلیک زیرو نے تصویر عمران کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔

''انہیں شاید تصور بھی نہ ہو کہ کاروشا کے ایجنٹ نے نہ صرف ہمیں بتا دیا ہے بلکہ ان کی تصاویر بھی ہمیں پہنچا دی ہیں اور چونکہ یہ یہاں پہلی بار آ رہی ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ میک اپ میں نہ آئیں لیکن اگر ایسا ہوا بھی سہی تو پھر ان کی پہچان کے لئے ایک اور پوائنٹ بھی موجود ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ کون سا''...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

''ان کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ دونوں ہر وقت ایک دوسرے سے لڑتی رہتی ہیں لیکن رہتی اکٹھی ہیں۔ لڑائی بھڑائی بھی چلتی رہتی ہے اور ہنسی مذاق بھی''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''جس طرح آپ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آپ زیادہ دیر سنجیدہ نہیں رہ سکتے''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

ٹیکسی نے موڑ کاٹا اور لائٹ کلب کے کمپاؤنڈ سے گزرتی ہوئی مین گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔ کار کی عقبی سیٹ پر جولین اور موگی موجود تھیں اور دونوں اپنے اصل چہروں میں تھیں۔ وہ دونوں ایک روز پہلے پاکیشیا پہنچی تھیں اور یہاں ان کی ایجنسی سے متعلق فرینک نے ان کے لئے سٹار کالونی میں ایک کوٹھی کا بندوبست کر دیا تھا اور فرینک کا آدمی انہیں ایئرپورٹ سے پک کر کے کوٹھی میں چھوڑ گیا تھا۔ فرینک لائٹ کلب کا مالک اور جنرل مینجر تھا اور جولین اور موگی ٹیکسی کے ذریعے اس سے ملنے آئی تھیں۔ انہوں نے فرینک سے کہا تھا کہ وہ پاکیشیا میں ملٹری انٹیلی جنس کے کسی ایسے آدمی سے ان کی ملاقات کرائے جو نہ صرف پاکیشیا کی دفاعی لیبارٹریوں کے بارے میں تفصیل بتا سکے بلکہ ان کے لئے خفیہ طور پر کام بھی کرے اور فرینک نے آج انہیں فون کر کے بتایا کہ ان کے مطلب کا

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

آدمی میجر یوسف ہے جو ملٹری انٹیلی جنس کے شعبہ آپریشن کا انچارج ہے اور یہ بھاری معاوضے کے حصول کے لئے ہر قسم کا تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔ چنانچہ وہ دونوں میجر یوسف سے ملاقات کے لئے یہاں لائٹ کلب آئی تھیں۔

''آؤ''...... جولین نے ٹیکسی سے اتر کر موگی سے کہا۔

''ہونہہ۔ لیکن میرا خیال ہے کہ تم احمقانہ سٹیپ اٹھا رہی ہو''۔ موگی نے کہا تو جولین چونک پڑی۔ اس کا سرخ و سفید چہرہ یکلخت پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔

''کیا بکواس کر رہی ہو۔ کیا احمقانہ اقدام ہے۔ بولو''...... جولین نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہ ایشیائی بڑے سازشی لوگ ہوتے ہیں۔ ہمارے ساتھ دھوکہ ہو رہا ہے کیونکہ مجھے ان مردوں کی فطرت کا بخوبی علم ہے۔ یہ صرف ہم سے دولت کمانے کے لئے الٹی سیدھی معلومات ہمیں دے دیں گے اور پھر خود ہماری گرفتاری کے لئے کام کریں گے اور تم ہو کہ آنکھیں بند کر کے ان کے بتائے ہوئے راستے پر دوڑنا شروع کر دیتی ہو''...... موگی نے چبا چبا کر بات کرتے ہوئے کہا۔

''اپنی چونچ بند رکھو موگی۔ بس اس سے زیادہ بولنے کی ضرورت نہیں ورنہ پاکیشیا ہی تیرا مدفن بن جائے گا اور پھر مجھے ہر سال یہاں آنا پڑے گا تاکہ تمہاری قبر پر پھول چڑھا سکوں''...... جولین نے پہلے کی طرح غراتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں شدید غصے

ندیم

کی آمیزش نمایاں تھی۔

''تم جیسی کنجوس اور پھول چڑھائے۔ ارے۔ تم اپنی قبر پر خود پھول نہیں چڑھاؤ گی کہ رقم خرچ ہوتی ہے''...... موگی نے کہا تو جولین یکلخت کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''واہ۔ منفرد آئیڈیا ہے۔ واہ۔ اپنی قبر پر خود پھول چڑھانا۔ واہ''۔ اس بار جولین نے مزے لے لے کر کہا تو موگی بھی ہنس پڑی۔ شاید اس وقت وہ غصے میں یہ فقرہ کہہ گئی تھی اور اب اس کا مزہ لے رہی تھی۔ اس دوران وہ دونوں چلتی ہوئی کلب کے مین گیٹ تک پہنچ گئیں۔ وہاں موجود دربان نے بڑے مودبانہ انداز میں دروازہ کھول دیا اور وہ دونوں ہال میں داخل ہوئیں۔ ہال تقریباً بھرا ہوا تھا لیکن وہاں موجود افراد کا تعلق اعلیٰ طبقے سے نظر آ رہا تھا۔ ہال میں شور نہ تھا۔ صرف برتنوں کی کھنکھناہٹ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ وہ دونوں ادھر ادھر دیکھتی ہوئیں کاؤنٹر پر پہنچ گئیں۔

''یس''...... کاؤنٹر پر موجود لڑکی نے ان دونوں کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''فرینک سے کہو کہ جولین اور موگی آئی ہیں۔ یہاں ان سے ملاقات طے ہے''...... جولین نے کہا۔

''یس۔ آپ جا سکتی ہیں۔ انہوں نے آپ کے لئے پہلے ہی ہمیں الرٹ کر رکھا ہے۔ یہ دوسری لفٹ آپ کو تیسری منزل پر لے جائے گی۔ وہاں صرف باس کا آفس ہے''...... کاؤنٹر گرل نے

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ تھینک یو"...... جولین نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں سائیڈ پر موجود لفٹس کی طرف بڑھ گئیں۔ پہلی لفٹ پبلک کے لئے تھی جبکہ دوسری لفٹ صرف جنرل مینجر آفس کے لئے ریزرو تھی۔ وہ دونوں اس لفٹ کے سامنے پہنچیں اور پھر جولین نے آگے بڑھ کر لفٹ کا بٹن پریس کیا تو لفٹ کا دروازہ خودبخود کھل گیا۔ وہ دونوں اندر داخل ہوئیں تو لفٹ کا دروازہ خودبخود بند ہو گیا۔ جولین نے اندر موجود بٹن پریس کیا تو لفٹ اوپر اٹھتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد لفٹ رکی اور دروازہ خودبخود کھل گیا تو وہ دونوں باہر آ گئیں۔ سامنے دو مسلح دربان موجود تھے۔ سائیڈ پر ایک دروازہ تھا جس کے باہر جنرل مینجر فرینک کی نیم پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ دربانوں نے انہیں انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا تو وہ دونوں سر ہلاتی ہوئیں آفس کے دروازے کی طرف بڑھ گئیں۔ جولین نے دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور جولین اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے موگی بھی اندر داخل ہوئی تو آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھا ہوا ایک ادھیڑ عمر یورپی نژاد آدمی بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ویل کم ٹوئن سسٹرز۔ میرا نام فرینک ہے"...... ادھیڑ عمر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو"...... دونوں نے کہا اور پھر دونوں نے فرینک سے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا اور رسمی فقرات ادا کرنے کے

بعد فرینک واپس میز کے پیچھے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ جولین اور موگی دونوں میز کی دوسری طرف موجود کرسیوں پر بیٹھ گئیں۔

"آپ کے متعلق بہت کچھ سنا جاتا تھا کہ آپ کی ذہانت، تیزی، پھرتی اور کامیابی کے لئے آپ کی جدوجہد نے آپ کے نام کو بہت بلند کر دیا ہے"...... فرینک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ آپ پہلے ہمارے لئے شراب منگوائیں۔ پھر باتیں ہوں گی"...... جولین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ضرور۔ میں آپ سے پوچھنے ہی والا تھا"...... فرینک نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے تین جام شراب لانے کا حکم دیا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد بیرونی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں شراب سے بھرے ہوئے تین جام رکھے ہوئے تھے۔ اس نے پہلے ایک ایک جام اٹھا کر جولین اور موگی کے سامنے رکھا اور پھر تیسرا جام اٹھا کر اس نے فرینک کے سامنے رکھا اور خالی ٹرے اٹھائے وہ بیرونی دروازے سے گزر کر چلا گیا۔

"ہاں تو فرینک صاحب۔ میجر یوسف کس ٹائپ کا آدمی ہے۔ ہمارے ساتھ کوئی دھوکہ تو نہیں ہو گا"...... جولین نے شراب کا جام اٹھاتے ہوئے کہا۔

"میجر یوسف ملٹری انٹیلی جنس کے شعبہ آپریشن کا انچارج ہے۔ ملٹری انٹیلی جنس کا اہم عہدیدار ہے لیکن انتہائی لالچی آدمی ہے۔

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem
ندیم

دولت کا پجاری ہے۔ اس کا خواب ہے کہ وہ بھاری دولت حاصل کر کے یورپ کے کسی ملک یا ایکریمیا میں شفٹ ہو جائے۔ یہاں میرے کلب میں آ کر وہ جواء کھیلتا رہتا ہے اور اکثر ہار جاتا ہے اب اس پر ہمارے کلب کا ایک لاکھ ڈالر کا قرضہ ہو چکا ہے چنانچہ میں نے اس سے بات کی اور کہا کہ اگر وہ ہم سے تعاون کرے تو اس کا قرضہ ایک لاکھ ڈالر بھی ختم بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اسے بیس لاکھ ڈالرز نقد دیئے جائیں گے اور اگر وہ چاہے تو اسے کاسا میں پناہ بھی دی جا سکتی ہے۔ چنانچہ وہ فوراً اس کام کے لئے رضامند ہو گیا''..... فرینک نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا وہ درست طور پر یہ بتا سکتا ہے کہ اے ایم گن کہاں موجود ہے''...... جولین نے کہا۔

''کسی لیبارٹری میں ہوگی۔ یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے بلکہ پوچھو کہ کیا وہ ہمیں گن لا کر دے سکتا ہے''...... خاموش بیٹھی موگی نے یکلخت بولتے ہوئے کہا۔

''خاموش رہو موگی۔ فضول باتیں مت کیا کرو''...... جولین نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ میں فضول باتیں کر رہی ہوں۔ فضول باتیں تو تم کر رہی ہو۔ کیوں مسٹر فرینک۔ آپ بتائیں فضول باتیں میں کر رہی ہوں یا جولین''...... موگی نے غصیلے لہجے میں کہا اور اپنے ساتھ فرینک کو بھی شامل کر لیا تو فرینک بے اختیار ہنس پڑا۔

''میں سوچ رہا تھا کہ اتنی دیر ہو گئی ہے لیکن ابھی تک آپ دل میں لڑائی نہیں ہوئی۔ کہیں آپ جعلی ٹوئن سسٹرز تو نہیں ا''..... فرینک نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ہم لڑ تو نہیں رہیں''...... ہر ایک کو اپنی رائے دینے کا حق ۔ کیا یہ ضروری ہے کہ ہم دوسروں کی باتوں پر صرف اثبات میں ہلاتے رہیں''...... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اسے چھوڑو۔ یہ تو ایسے ہی فضول باتیں کرتی رہے گی۔ تم ے سوال کا جواب دو''...... جولین نے کہا۔

''میں میجر یوسف کو یہاں کال کر لیتا ہوں۔ آپ خود اس سے ت کر لیں''..... فرینک نے کہا۔

''اور اگر اس نے اپنی ایجنسی کو ہماری مخبری کر دی تو پھر''۔ موگی کہا۔

''فرینک نے بتایا تو ہے کہ وہ اس کے کلب کا قرض دار ہے اسے مزید بھاری رقم دینے کے لئے کہا گیا ہے۔ پھر وہ کیوں ری کرے گا''...... جولین نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں۔ مجھے آپ کا زیادہ خیال ہے۔ وہ ایسا ی نہیں ہے۔ میں اسے طویل عرصے سے جانتا ہوں''..... فرینک ے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

''فرینک بول رہا ہوں۔ میجر یوسف آ گئے ہیں''..... فرینک

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

نے رابطہ ہوتے ہی پوچھا۔

"یس سر۔ دس منٹ پہلے پہنچے ہیں اور گیم ہال میں چلے گئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کسی آدمی کو بھیج کر اس تک میرا پیغام پہنچاؤ کہ میں فوری طور پر اس سے اپنے آفس میں ملنا چاہتا ہوں"...... فرینک نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو فرینک نے رسیور رکھ دیا۔

"ابھی آ جائے گا"...... فرینک نے رسیور رکھ کر جولین اور موگی سے کہا۔

"ہم یہاں نہیں بلکہ کسی ایسی جگہ پر بات کریں گے جہاں ڈسٹرب نہ ہو"...... جولین نے کہا۔

"میرے دفتر کے عقب میں ایک کمرہ ہے جو مکمل ساؤنڈ پروف ہے۔ میں نے ایسی ہی گفتگو کے لئے اسے خصوصی طور پر تیار کرایا ہے۔ میجر یوسف کے آنے کے بعد وہاں جا بیٹھیں گے"۔ فرینک نے کہا تو جولین کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ میجر یوسف بوڑھا ہے یا جوان"...... موگی نے کہا تو اس کی بات سن کر فرینک کے ساتھ ساتھ جولین بھی چونک پڑی۔

"ادھیڑ عمر ہے"...... فرینک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیوں پوچھ رہی ہو۔ کوئی خاص بات"...... جولین نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہاں کے مرد بے حد ندیدے ہیں۔ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہیں جیسے انہوں نے کبھی لڑکی دیکھی ہی نہ ہو اس لئے میں نے پوچھا ہے کہ میجر یوسف کی عمر کیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم سے سنجیدگی سے باتیں کرنے کی بجائے ہمیں دیکھنے پر زیادہ زور دے"...... موگی نے تیز تیز انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

"یہاں کا ہر مرد ایسا نہیں ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ میجر یوسف خاصا سنجیدہ آدمی ہے"...... فرینک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں کے مرد تمہیں اس لئے دیکھتے ہوں گے کہ انہیں حیرت ہوتی ہو گی کہ خوبصورتی اور کم خوبصورتی اکٹھی کیسے ہو گئی ہیں"۔ جولین نے کہا۔

"شکر کرو۔ تم نے بدصورتی کا لفظ استعمال نہیں کیا ورنہ اب تک زندہ زمین میں دفن ہو چکی ہوتی"...... موگی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ میں تو کہہ رہی تھی کہ خوبصورتی تمہاری اور کم خوبصورتی میری۔ اب تم خود اپنے آپ کو بدصورت کہہ رہی ہو تو کہتی رہو"...... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ اچھا۔ پھر ٹھیک ہے۔ تھینکس"...... موگی نے خوش ہو کر کہا تو فرینک مسکرانے لگا اور جولین فرینک کی طرف دیکھ کر اس انداز میں مسکرائی جیسے کہہ رہی ہو کہ دیکھا میں اسے کیسے ڈیل کر لیتی ہوں اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی جس نے سوٹ پہن رکھا تھا اندر داخل ہوا۔

''آیئے۔ آیئے میجر یوسف۔ ان سے ملیئے۔ یہ کاسبا سے آئی ہیں مس جولین اور مس موگی اور مس جولین اور مس موگی، یہ میجر یوسف ہیں۔ پاکیشیا کی ملٹری انٹیلی جنس کے روح رواں''۔ فرینک نے کھڑے ہو کر باری باری ٹوئن سسٹرز اور میجر یوسف کا باہمی تعارف کراتے ہوئے کہا تو جولین اور موگی بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئیں اور پھر میجر یوسف نے جولین اور موگی دونوں سے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا اور رسمی فقرات ادا کیے گئے۔

''آیئے۔ عقبی کمرے میں آ جایئے تاکہ بات چیت محفوظ رہے''۔ فرینک نے کہا اور پھر فرینک کی رہنمائی میں ٹوئن سسٹرز اور میجر یوسف عقب میں موجود ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ یہ کمرہ سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک مستطیل شکل کی میز کے گرد کرسیاں موجود تھیں۔

''بیٹھیں''...... فرینک نے کہا اور خود وہ دروازے کے ساتھ دیوار پر نصب ایک سوئچ بورڈ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بورڈ پر موجود مختلف بٹن پریس کیے اور پھر مڑ کر کہنے لگا۔

''اب آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں۔ آپ کی بات چیت سو فیصد محفوظ رہے گی''...... فرینک نے کہا اور دروازے کی طرف مڑا۔

''مسٹر فرینک۔ شراب کی بوتل اور گلاس چاہئیں تاکہ ہم میجر

یوسف کے ساتھ بیٹھ کر پینے کا اعزاز حاصل کر سکیں''...... جولین نے کہا۔

''اوہ تھینک یو۔ تھینک یو''...... میجر یوسف نے خوش ہو کر کہا جبکہ موگی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ شاید کچھ کہتے کہتے رک گئی تھی۔

''خوشامد کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے اسے رقم دینی ہے''۔ موگی نے کارمن زبان میں بات کرتے ہوئے کہا تاکہ میجر یوسف سمجھ نہ سکے۔

''اس سے کام لینا ہے نانسنس۔ اس لئے یہ خوشامد نہیں ضرورت ہے''...... جولین نے بھی کارمن زبان میں جواب دیتے ہوئے کہا لیکن لہجہ غصیلا تھا۔

''کیا آپ آپس میں لڑ رہی ہیں''...... میجر یوسف نے باری باری دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ہم کارمن زبان میں آپ کی شخصیت اور وجاہت کی تعریف کر رہی ہیں''...... جولین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو''...... میجر یوسف نے کہا اور اسی لمحے دروازہ کھلا اور فرینک اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک نوجوان تھا جس نے دونوں ہاتھوں میں ٹرے اٹھا رکھی تھی جس میں چار گلاس اور شراب کی ایک بوتل رکھی ہوئی تھی۔ اس نے بوتل اور گلاس میز پر رکھے اور پھر خاموشی سے مڑ کر واپس باہر چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

فرینک نے دروازہ بند کیا اور اسے لاک کر دیا اور واپس آ کر اس نے بھی ایک کرسی سنبھال لی۔ پھر اس نے بوتل کا ڈھکن کھول کر بوتل سے شراب چاروں گلاسوں میں ڈالی اور آدھے آدھے گلاس بھر دیئے اور پھر بوتل رکھ کر اسے بند کر دیا۔ ایک گلاس اس نے اٹھا کر اپنے سامنے رکھ لیا جبکہ میجر یوسف سمیت جولین اور موگی نے بھی ایک ایک گلاس اٹھا کر اپنے سامنے رکھ لیا۔

''آپ کو مجھ سے کیا چاہئے''...... میجر یوسف نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

''ہمیں اے ایم گن چاہئے یا پھر اگر گن باہر نہیں آ سکتی تو اس کا فارمولا ہمیں چاہئے''...... جولین نے کہا تو میجر یوسف بے اختیار چونک پڑا۔

''اگر دونوں کام نہ ہو سکیں تب''...... میجر یوسف نے کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ دولت میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔ کوئی نہ کوئی دولت کما ہی لے گا''...... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مس جولین۔ میرا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے ہے اس لئے مجھے معلوم ہے کہ آپ کیا سوچ رہی ہیں لیکن یہ بتا دوں کہ میرے علاوہ آپ کو پورے پاکیشیا میں ایک آدمی بھی ایسا نہیں ملے گا جو آپ کو یہ گن یا اس کے فارمولے تک لے جائے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے میں صرف آپ کو اس لیبارٹری کے بارے میں بتا سکتا ہوں جہاں اس گن پر کام ہو رہا ہے لیکن میں خود بھی وہاں نہیں جا

سکتا۔ البتہ میں یہ کر سکتا ہوں کہ اس لیبارٹری کے حفاظتی اقدامات کے بارے میں آپ کو بتا دوں۔ اس کے بعد آپ کیا کرتی ہیں اور کیا نہیں یہ آپ کا اپنا کام ہو گا''...... میجر یوسف نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''لیکن میجر یوسف صاحب۔ اس کے بدلے میں آپ کو اتنی بھاری رقم تو نہیں دی جا سکتی۔ آپ کوئی ٹھوس کام کریں تو بھاری رقم مل سکتی ہے''...... فرینک نے کہا۔

''تمہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ جس لیبارٹری میں یہ کام ہو رہا ہے اس کے بارے میں صرف چند لوگوں کو علم ہے اور ان میں سے ایک میں ہوں لیکن آج تک میں بھی اس لیبارٹری کے اندر نہیں گیا مگر میں آپریشن انچارج ہوں اس لئے اس لیبارٹری کی سیفٹی بک میری تحویل میں رہتی ہے۔ اس کی نقل میں آپ کو دے سکتا ہوں۔ باقی کام آپ کو خود کرنا ہو گا''...... میجر یوسف نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ ہمیں اس لیبارٹری کے بارے میں سب کچھ بتا دیں اور اس کی سیفٹی بک کی کاپی بھی لا دیں۔ فرینک نے آپ سے جو وعدہ کیا ہے وہ پورا ہو گا''...... جولین نے کہا۔

''کیوں فرینک۔ کیا تم ایسا ہی کرو گے''...... میجر یوسف نے فرینک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ جو مس جولین کہہ رہی ہیں ویسے ہی ہو گا۔ لیکن اس کا اطمینان ضروری ہے''...... فرینک نے جواب دیا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

''اگر آپ کا اطمینان ضروری ہے تو پھر میرا اطمینان بھی ضروری ہے۔ پہلے تحریری طور پر میرا کلب والا قرضہ ختم کیا جائے اور مجھے بیس لاکھ ڈالرز کا گارینٹڈ چیک دیا جائے۔ پھر آگے بات ہو گی''...... میجر یوسف نے کہا۔

''کیا آپ کو مجھ پر اعتماد نہیں ہے میجر''...... فرینک نے کہا۔

''اعتماد تو ہے لیکن اطمینان ضروری ہے''...... میجر یوسف نے کہا۔

''اوکے۔ آپ ان کی شرائط پوری کر دیں۔ یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ اطمینان دونوں فریقین کو ہونا چاہئے''...... جولین نے کہا تو فرینک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور پھر کئی نمبر پریس کر کے اس نے کسی سے میجر یوسف کے کلب کے قرضے کے بارے میں بات کر کے اسے حکم دیا کہ قرضے کو ادا شدہ قرار دیتے ہوئے کلیئرنس رسید دفتر میں پہنچا دی جائے۔ یہ احکامات دینے کے بعد فرینک نے دوبارہ کسی کو فون کیا اور اسے بیس لاکھ ڈالرز کا گارینٹڈ چیک بنا کر دفتر میں پہنچانے کا کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

''ابھی کلیئرنس رسید اور گارینٹڈ چیک دونوں آ جائیں گے''۔ فرینک نے کہا تو میجر یوسف نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا اور پھر واقعی تھوڑی دیر کے اندر دونوں چیزیں آفس میں پہنچا دی گئیں۔

''اس چیک کو مکمل کرو۔ اس پر میرا نام لکھ کر دستخط کرو''۔ میجر یوسف نے چیک کو اٹھا کر اچھی طرح پڑتال کرنے کے بعد کہا۔

''میجر صاحب۔ آپ نے ابھی تک ہمارا تو کوئی اطمینان نہیں کرایا۔ تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے''...... اس بار جولین نے کہا۔

''اوکے۔ میں کرا دیتا ہوں آپ کا اطمینان''...... میجر یوسف نے کہا اور پھر جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے ایک لفافہ نکالا اور اسے کھول کر اس نے ایک تہہ شدہ نقشہ اور چند کاغذات نکال کر اپنے سامنے رکھ لئے۔

''اس نقشے میں سے آپ کو اس ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری کا محل وقوع بتاؤں گا جہاں اس گن پر ریسرچ ہو رہی ہے اور ان کاغذات میں اس لیبارٹری میں کئے جانے والے حفاظتی اقدامات کی تفصیل موجود ہے اور لیبارٹری میں داخل ہونے اور باہر جانے کے خفیہ راستوں کے ساتھ ساتھ لیبارٹری کا اندرونی نقشہ بھی موجود ہے''...... میجر یوسف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پہلے محل وقوع فرینک کو سمجھا دیں کیونکہ یہ یہاں رہ رہے ہیں اس لئے یہ زیادہ بہتر انداز میں سمجھ لیں گے''...... جولین نے کہا تو فرینک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''یہ نقشہ دارالحکومت اور اس کے ملحقہ علاقوں کا ہے''...... میجر یوسف نے نقشہ کھول کر فرینک کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں دیکھ رہا ہوں''...... فرینک نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

''دارالحکومت سے دو سو کلومیٹر پر پہاڑی سلسلہ ہے کامبو۔ پہاڑیاں اپنی ساخت کے لحاظ سے خاصی خطرناک ہیں کیونکہ یہ پھیـ ہوئی ہونے کی بجائے اٹھتی ہوئی زیادہ ہیں۔ بہرحال کامبو پہاڑ سلسلہ دارالحکومت سے دو سو کلومیٹر مشرق کی طرف ہے۔ وہا پہاڑی سلسلے کے آغاز میں ایک چھوٹا سا شہر ہے جسے کامبوسٹی ک جاتا ہے۔ اس کامبوسٹی میں پہاڑیوں کے سلسلے کے دامن میں ایک احاطہ ہے اور اس میں بنی ہوئی عمارت موجود ہے جسے سرکل ہاؤ کہا جاتا ہے۔ اس لیبارٹری کا راستہ اس سرکل ہاؤس کے اندر سے جاتا ہے اور سرکل ہاؤس میں فوج کے کمانڈوز چوبیس گھنٹے موجو رہتے ہیں۔ یہ لوگ لیبارٹری کی سیکورٹی پر مامور ہیں۔ لیبارٹر کامبو پہاڑی سلسلے کے اندر انڈر گراؤنڈ بنی ہوئی ہے اور اس کو اس انداز میں بنایا گیا ہے کہ کامبو پہاڑی سلسلے پر اگر ایٹم بم بھی مار د جائے تب بھی لیبارٹری کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ میرا مطلب ہے کہ لیبارٹری کو باہر سے تباہ نہیں کیا جا سکتا''..... میجر یوسف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس سرکل ہاؤس میں کتنے کمانڈوز ڈیوٹی دیتے ہیں اور ان کا انچارج کون ہے''..... جولین نے پوچھا۔

''بیس کمانڈوز یہاں مستقل رہتے ہیں۔ انچارج میجر حسن ہیں۔ ان کا باقاعدہ سرکل ہاؤس میں آفس بنا ہوا ہے۔ ان کمانڈوز کی رہائش گاہیں بھی وہیں ہیں۔ احاطے کے اندر ہی''..... میجر یوسف نے کہا۔

''وہاں لڑکیاں اور شراب تو لے جائی جاتی ہوں گی''..... اس بار موگی نے کہا تو میجر یوسف، فرینک اور جولین تینوں موگی کی بات سن کر چونک پڑے۔

''ہاں۔ ضرور جاتی ہوں گی لیکن آپ کیوں پوچھ رہی ہیں''۔ میجر یوسف نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ویسے ہی پوچھا تھا۔ آپ یہ بتائیں کہ یہ سپلائی کس کے ذمے ہوگی''..... موگی نے کہا۔

''مجھے نہیں معلوم کیونکہ میں تو صرف ایک بار وہاں گیا تھا۔ وہ بھی کسی سرکاری کام کے لئے''..... میجر یوسف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میجر حسن خود بھی تو دارالحکومت آتا جاتا رہتا ہوگا''..... جولین نے کہا۔

''ہاں۔ ظاہر ہے لیکن مجھے پوری طرح علم نہیں ہے''..... میجر یوسف نے جواب دیا۔

''کیا آپ کے پاس میجر حسن یا کسی کمانڈو کا فون نمبر ہے''۔ جولین نے پوچھا۔

''نہیں۔ ویسے اس عمارت میں فون موجود ہے اور اس کا نمبر یقیناً ملٹری ایکسچینج سے ہی لیا گیا ہوگا''..... میجر یوسف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ندیم ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

"اب مزید آپ کیا بتا سکتے ہیں"..... جولین نے کہا۔

"یہ دیکھیں۔ یہ کاغذات۔ ان میں وہاں نصب شدہ حفاظتی آلات کی تفصیل ہے اور لیبارٹری کا اندرونی نقشہ بھی"..... میجر یوسف نے اپنے سامنے پڑے ہوئے کاغذات اٹھا کر جولین کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو جولین نے وہ کاغذات لئے اور پھر ایک ایک آئیٹم پر اس نے تفصیل سے پوچھ گچھ کرنے کے بعد اس نے کاغذات اور نقشہ تہہ کر کے اپنے بیگ میں رکھ لیا۔

"اب اس چیک پر دستخط کر دو"..... میجر یوسف نے چیک فرینک کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو فرینک نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے چیک پر دستخط کر دیئے تو میجر یوسف کا چہرہ مسرت کی شدت سے سرخ پڑ گیا۔ بیس لاکھ ڈالرز اب اس کی ملکیت تھے جبکہ ایک لاکھ ڈالرز کا قرضہ بھی معاف ہو گیا تھا۔

"اب مجھے اجازت"..... میجر یوسف نے چیک اور کلیئرنس رسید کو جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ دس لاکھ ڈالرز مزید کمانا چاہتے ہیں"..... جولین نے کہا تو میجر یوسف بے اختیار اچھل پڑا۔

"دس لاکھ ڈالرز۔ ہاں کیوں نہیں"..... میجر یوسف نے بے چینی سے لہجے میں کہا۔

"یہ معلوم کر دیں کہ سرکل ہاؤس کو خوراک، شراب اور خاص طور پر لڑکیاں کون سپلائی کرتا ہے"..... جولین نے کہا۔

"اگر میں ابھی معلوم کر لوں تو کیا آپ ابھی دس لاکھ ڈالرز کا مزید کارینڈ چیک مجھے دے دیں گی"..... میجر یوسف نے کہا۔

"ہاں۔ فرینک آپ کو ابھی چیک دے سکتا ہے۔ لیکن یہ بات سن لیں کہ کوئی دھوکہ نہ ہو ورنہ جو اتنی بھاری رقمیں دے سکتے ہیں وہ اس سے دس گنا وصول بھی کر سکتے ہیں"..... جولین نے کہا۔

"نہیں۔ نہیں۔ کوئی دھوکہ نہیں ہو گا۔ میں آپ کے سامنے میجر حسن سے پوچھ لیتا ہوں۔ میجر حسن کا فون نمبر ایکسچینج والے مجھے بتا دیں گے اور میجر حسن میرا خاصا گہرا دوست ہے"..... میجر یوسف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کو اپنی طرف کھینچا اور پھر اس کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز کمرے میں موجود سب کو سنائی دینے لگی۔

"ایم ایکسچینج"..... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میجر یوسف فرام ملٹری انٹیلی جنس بول رہا ہوں"..... میجر یوسف نے کہا۔

"کوڈ سر"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ون زیرو ون"..... میجر یوسف نے جواب دیا۔

"اوکے سر"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کامبو میں سرکل ہاؤس کا نمبر دیں"..... میجر یوسف نے کہا تو

Uploaded By Muhammad Nadeem
ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیا گیا۔

''تھینکس''...... میجر یوسف نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر ایکسچینج کی طرف سے بتایا ہوا نمبر پریس کرنے کے ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور ایک بار پھر دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی اور رسیور اٹھا لیا گیا۔

''سرکل ہاؤس''...... ایک نسوانی آواز سنائی دی تو جولین اور موگی نے ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھا۔

''میں ملٹری انٹیلی جنس سے میجر یوسف بول رہا ہوں۔ میجر حسن سے بات کرائیں''...... میجر یوسف نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ میجر حسن بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

''میجر یوسف بول رہا ہوں میجر حسن''...... میجر یوسف نے کہا۔

''ہاں۔ آج کیسے یاد کر لیا۔ کوئی خاص بات''...... میجر حسن نے کہا۔

''ساری ملٹری انٹیلی جنس میں تمہاری بڑی تعریفیں ہو رہی ہیں''۔ میجر یوسف نے کہا۔

''ارے۔ وہ کیوں۔ کیا بات ہو گئی ہے''...... میجر حسن نے چونک کر کہا لیکن اس کے لہجے میں مسرت کی چمک بھی موجود تھی۔

''سارے کہہ رہے ہیں کہ سرکل ہاؤس میں لڑکیوں اور شراب

کی سپلائی ڈبل اے کلاس ہوتی ہے اور یہ کارنامہ میجر حسن کا ہے کہ اس نے ایسا سپلائر چنا ہے جو بہترین مال بھجواتا ہے''...... میجر یوسف نے کہا۔

''ارے۔ ارے۔ شراب کی حد تک تو ٹھیک ہے تمہاری بات لیکن یہ لڑکیاں کہاں سے آ گئیں بیچ میں''...... میجر حسن نے ہنستے ہوئے کہا لیکن اس کی ہنسی بتا رہی تھی کہ وہ اوپر سے یہ بات کر رہا ہے۔

''ارے چھوڑو۔ ہم سے کیا پردہ۔ ہم سب تو ایک ہیں''۔ میجر یوسف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بہرحال یہ بات اوپن ہو گئی تو کسی بھی وقت مسئلہ بن سکتا ہے''...... میجر حسن نے کہا۔

''کوئی مسئلہ نہیں بنتا۔ تم مجھے بتاؤ کہ سپلائر کون ہے۔ میں اس سے رابطہ کرنا چاہتا ہوں اپنی انٹیلی جنس کے لئے''...... میجر یوسف نے کہا۔

''ارے۔ ارے۔ تمہارا چیف کرنل شاہ ان معاملات میں تو بے حد سخت ہے۔ تم لڑکیوں کی بات کر رہے ہو۔ اس نے اگر شراب دیکھ لی تو تم سب کا کورٹ مارشل ہو سکتا ہے۔ وہ تو چاہتا ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس فرشتوں پر مشتمل ہو''...... میجر حسن نے مسکراتے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ وہاں ہیڈ کوارٹر میں کون ایسا کر سکتا ہے۔ میں تو اس

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

سپلائر سے مل کر پرسنل ایکٹیویٹی کے لئے کوئی اچھی سی لڑکی حا
کرنا چاہتا ہوں''...... میجر یوسف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''چلو بتا دیتا ہوں۔ کراؤن کلب کا مالک اور جنرل مینجر ف
ہماری سپلائی کا ذمہ دار ہے۔ وہ گزشتہ چار سالوں سے سپلائی کر
ہے''...... میجر حسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ بے حد شکریہ''...... میجر یوسف نے کہا اور رسیور ر
دیا۔

''اب آپ مطمئن ہیں۔ اب آپ میرا دس لاکھ ڈالرز کا چیک
دے دیں اور مجھے اجازت بھی دیں''...... میجر یوسف نے کہا۔

''فرینک۔ انہیں چیک دے دو''...... جولین نے کہا تو فرینک
نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر ا
کسی آدمی کو دس لاکھ ڈالرز کا گارینٹڈ چیک آفس بھجوانے کا کہا اور
رسیور رکھ دیا۔

''میں باہر موجود ہوں تاکہ چیک لے لوں۔ پھر آتا ہوں''
فرینک نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ہم بھی باہر آفس میں بیٹھتے ہیں۔ اب مزید بات چیت کی
ضرورت نہیں رہی''...... جولین نے اٹھتے ہوئے کہا تو موگی اور میجر
یوسف بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور چند لمحوں بعد وہ آفس میں آ کر
کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد دس لاکھ ڈالرز کا چیک وہاں
پہنچا دیا گیا جس پر فرینک نے دستخط کئے اور میجر یوسف کا نام لکھ

ر چیک میجر یوسف کو دے دیا۔

''ٹھیک ہے۔ اب مجھے اجازت''...... میجر یوسف نے اٹھتے
ے کہا اور پھر وہ سب سے مصافحہ کر کے بیرونی دروازے کی
رف بڑھ گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد دروازہ بند ہو گیا۔

''اس فریڈ کے ساتھ تمہاری ڈیلنگ ہے''...... دروازہ بند ہونے
ے بعد جولین نے فرینک سے مخاطب ہو کر کہا۔

''آپ کیا چاہتی ہیں۔ کھل کر بتائیں تب ہی میں کوئی جواب
ے سکتا ہوں''...... فرینک نے کہا۔

''میں چاہتی ہوں کہ فریڈ اس بار جو لڑکیاں وہاں بھجوائے ان
ہم دونوں بھی شامل ہوں کیونکہ اس طرح ہم بغیر کسی چیکنگ
وہاں پہنچ جائیں گی۔ پھر وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر
کے ہم لیبارٹری میں داخل ہو کر وہاں سے گن یا اس کا فارمولا
ل کر کے تمہیں اطلاع دیں گے۔ تم باہر کار لے کر موجود رہو۔
پورٹ پر ایک طیارہ چارٹرڈ اور پرواز کے لئے تیار ہونا چاہئے۔
طرح اس سے پہلے کہ حکومت چوکنا ہو ہم پاکیشیا سے باہر جا
ہوں گی۔ بعد میں یہ کچھ بھی کرتے رہیں ہمیں اس کی پرواہ نہ
گی''...... جولین نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ایک اجنبی آدمی کو اس منصوبے میں نہ ڈالا
ے تو بہتر ہے۔ ہم سرکل ہاؤس کی عمارت کے باہر سے بھی اندر
دینے والی گیس فائر کر سکتے ہیں''...... موگی نے منہ

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

بناتے ہوئے کہا۔

''گیس تو فائر کر دیں گے لیکن پھر اندر کیسے جائیں گے۔ انہوں نے چار دیواری پر انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کر رکھے ہوں گے''..... جولین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مس موگی کی بات درست ہے۔ میں فریڈ کو جانتا ہوں۔ حد درجہ چالاک اور شاطر آدمی ہے۔ آپ چونکہ زبردستی سپلائی بڑھا کر شامل ہونا چاہتی ہیں اور پھر آپ غیر ملکی ہیں''..... فرینک نے کہا۔

''ہم مقامی میک اپ کر لیں گی''..... جولین نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

''آپ میک اپ تو کر لیں گی لیکن آپ مقامی زبان تو بول نہیں سکتیں اور اگر بول بھی لیں تو آپ کا لہجہ صاف بتا دے گا کہ آپ مقامی نہیں ہیں اس لئے مس موگی کی بات درست ہے۔ بارے میں جس قدر کم لوگوں کو معلوم ہو اتنا ہی کامیابی کا سکوپ زیادہ ہو گا''..... فرینک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر ایسا کرو کہ وہ جن لڑکیوں کو وہاں بھجواتا ہو گا انہیں کلب میں اکٹھا کرتا ہو گا۔ وہاں سے دو لڑکیاں اغوا کی جا سکتی اور ان کی جگہ ہم لے لیں گی''..... جولین نے کہا۔

''یہ اور بھی بدترین تجویز ہے اور یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ سے لڑکیاں اغوا کرنا اور ان کی جگہ لینا یہ سب کیسے ہو گا جولین۔ پر شاید حماقت کا دورہ پڑا ہوا ہے اس لئے بہتر ہے کہ تم خاموش

ہو''..... موگی نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فرینک نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ فرینک بول رہا ہوں''..... فرینک نے کہا۔

''میجر یوسف بول رہا ہوں۔ جولین اور موگی دونوں کی تصاویر ان کے بارے میں معلومات حاصل کی جا رہی ہیں۔ تم لوگوں نے چونکہ مجھے خاصی بڑی رقم دی ہے اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں اطلاع دے دوں''..... دوسری طرف سے میجر یوسف کی آواز سنائی دی تو فرینک نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

''کون معلومات حاصل کرتا پھر رہا ہے جولین اور موگی کے بارے میں''..... فرینک نے کہا تو جولین اور موگی دونوں بے اختیار اچھل پڑیں۔ ان دونوں کے چہرے بگڑ سے گئے تھے۔

''میں اس وقت ہالی ڈے ہوٹل میں ہوں۔ یہاں کا ایک سپروائزر میرا دوست ہے۔ یہ میرے لئے بہت سے معاملات طے کرتا ہے اس لئے میں اس سے اکثر و بیشتر ملتا رہتا ہوں۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ دو یورپی نژاد لڑکیاں جو شکل و صورت اور قد و قامت سے ٹوئن سسٹرز یعنی جڑواں بہنیں لگتی ہیں ان کی ایک تصویر دکھا کر وہاں کے بارے میں پوچھا جا رہا ہے اور اس کے مطابق پوچھنے والے اپنے انداز اور قد و قامت سے ملٹری انٹیلی جنس کے افراد لگتے میں نے اس سے تفصیل پوچھا تو اس نے ان لڑکیوں کا

Uploaded By Muhammad Nadeem
ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

جو حلیہ بتایا وہ مس جولین اور مس موگی کا ہی حلیہ تھا اور یہ تو معلوم ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس کوئی ایسا پوچھ گچھ کا کام نہیں کر ر[ہی] اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ کام یا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کر ر[ہی] ہے یا سول انٹیلی جنس یا پھر حکومت کی کوئی اور ایجنسی۔ بہرحال [م]پوچھ گچھ جاری ہے اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں اطلاع ک[ر] دوں''...... دوسری طرف سے میجر یوسف نے مسلسل بولتے ہو[ئے] کہا۔

''اوکے۔ تھینک یو میجر''...... فرینک نے کہا اور اس کے سات[ھ ہی] اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''یہ ہمارے بارے میں کیا کہہ رہا تھا''...... جولین نے کہا [تو] فرینک نے لاؤڈر پریس کرنے سے پہلے ہونے والی بات دوہ[را] دی۔

''ہماری تصویریں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ہم نے یہاں آ کر اب تک کچھ بھی نہیں کیا۔ کل ہم یہاں پہنچی ہیں اور آج ہم تمہار[ے] آفس میں آئی ہیں۔ پھر یہ تصویریں اور پوچھ گچھ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ میجر یوسف ہمیں کسی پلان کے تحت ڈرا[نا] چاہتا ہے''...... جولین نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

''نہیں مس جولین۔ میجر یوسف اس سے زیادہ نہیں کما سکتا جت[نا] وہ آج کما گیا ہے اور پھر اسے اس انداز کی بات کرنے ک[ی] ضرورت ہی نہیں تھی۔ یہ کوئی دوسرا چکر ہے۔ بہرحال آپ کو اب

میک اپ میں رہنا چاہئے''...... فرینک نے کہا۔

''میک اپ تو ہم کر لیں گی۔ یہ ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں لیکن یہ سب غیر فطری ہے۔ ہماری تصاویر کہاں سے انہیں مل [گئ]یں اور یہ کیوں ہمارے بارے میں پوچھ گچھ کرتے پھر رہے [ہیں]۔ یہ سب اس قدر عجیب ہے کہ مجھے یقین ہی نہیں آ رہا''۔ [جو]لین نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں بتاتی ہوں کہ یہ سب کیا ہوا ہے۔ میں نے پہلے اس لئے [بات] نہیں کی تھی کہ میں کنفرم نہیں تھی لیکن اب یہ بات سن کر میں [کن]فرم ہو گئی ہوں''...... موگی نے کہا تو جولین اور فرینک سوالیہ [نظ]روں سے اسے دیکھنے لگے۔

''جب ہم کلب آ رہی تھیں تو ہماری کار ایک چوک پر ریڈ سگنل [کی] وجہ سے رک گئی۔ میں سائیڈ سیٹ پر تھی اس لئے میں نے ایک [ٹیک]سی کی عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ریونڈ کو دیکھا تھا لیکن جب میں نے اسے دیکھا تو اس وقت ٹریفک چل پڑی اس لئے میں کنفرم نہ [ہو] سکی تھی لیکن اب میجر یوسف کی بات سن کر میں کنفرم ہو گئی ہوں [کہ] واقعی ہمارے بارے میں پوچھ گچھ ہو رہی ہو گی''...... موگی نے کہا۔

''ریونڈ۔ کون ریونڈ''...... جولین نے کہا۔

''کاروشا کا سپر ایجنٹ ریونڈ''...... موگی نے جواب دیا تو جولین [یہ] بات سن کر بے اختیار اچھل پڑی۔

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

”کیا مطلب۔ ریونڈ ہمارے بارے میں کیوں پوچھ گچھ ک گا اور پوچھ گچھ کرنے والے تو مقامی تھے جبکہ ریونڈ غیر ملکی جولین نے کہا۔

”یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ریونڈ نے یہاں کسی سرکاری ایجنٹ اطلاع دی ہو اور ساتھ ہی ہماری تصویریں بھی انہیں مہیا کر ہوں“..... موگی نے کہا۔

”لیکن اس کا کیا تعلق۔ اسے کیسے معلوم ہو سکتا ہے“..... ج نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

”میں نے تو تمہیں ایک بات بتائی ہے۔ اب اصل حقیقت ہے یہ تو بعد میں ہی معلوم ہو گا۔ بہرحال اب ہمیں یہاں سے اپ کر کے نکلنا ہو گا“..... موگی نے کہا تو جولین نے اس کی تائ دی۔

”یہ تو ہو جائے گا لیکن اصل مسئلہ کے بارے میں تو فیصلہ کہ ہمیں مشن کیسے مکمل کرنا ہے“..... جولین نے کہا۔

”یہ سپلائی میں دوسری لڑکیوں کے ساتھ وہاں جانے والی تو غلط ہے۔ البتہ ایک کام ہو سکتا ہے کہ فریڈ سے باقاعدہ سود بازی کر لی جائے کہ وہ ہمیں کسی طرح سرکل ہاؤس میں داخل دے چاہے جس انداز میں بھی ہو۔ باقی کارروائی ہم خود کر لیں گ جولین نے کہا۔

”فریڈ ہے تو لالچی آدمی۔ لیکن اگر اس نے وعدہ کر لیا ت

اسے پورا بھی کرے گا۔ میں بات کرتا ہوں“..... فرینک نے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

”یس باس“..... دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”کراؤن کلب کے فریڈ سے میری بات کراؤ“..... فرینک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

”یہ خیال رکھنا کہ فریڈ سرکل ہاؤس میں مخبری نہ کر دے“۔ جولین نے کہا۔

”اوہ نہیں مس جولین۔ ہم سب ان معاملات میں بے حد اصول پسند رہتے ہیں ورنہ ہمارا کاروبار اور زندگی محفوظ نہیں رہ سکتی“..... فرینک نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فرینک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس“..... فرینک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

”جناب فریڈ لائن پر ہیں“..... دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”ہیلو۔ فریڈ بول رہا ہوں“..... چند لمحوں بعد ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

”فرینک بول رہا ہوں۔ لائٹ کلب سے“..... فرینک نے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

''اوہ تم۔ خیریت۔ آج کیسے فریڈ یاد آ گیا''...... دوسری طرف سے یکلخت بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

''تم نے بھی تو یاد نہیں کیا۔ صرف شکایت ہی کرتے رہتے ہو''...... فرینک نے جواب دیا تو دوسری طرف سے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

''چلو حساب برابر ہو گیا۔ اب بتاؤ کیسے فون کیا ہے''...... فریڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''کامبو کے سرکل ہاؤس میں سپلائی تم کرتے ہو اور اس سپلائی میں لڑکیاں اور شراب بھی شامل ہوتی ہے''...... فرینک نے کہا۔

''ہاں۔ کیونکہ وہاں سے ڈیمانڈ ہی ایسی ہوتی ہے۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو''...... فریڈ نے کہا۔

''لڑکیاں کون ڈیمانڈ کرتا ہے''...... فرینک نے جولین اور موگی کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے فریڈ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''ظاہر ہے وہاں کے مرد ہی ڈیمانڈ کرتے ہوں گے اور کس نے کرنی ہے''...... فریڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''کیا حکومت اس معاملے میں کوئی ایکشن نہیں لیتی کہ انتہائی اہم حکومتی سپاٹ پر بازاری لڑکیاں داخل ہو جاتی ہیں''...... فرینک نے کہا۔

''یہ سارے کام خفیہ طور پر ہوتے ہیں۔ حکومت تک تو سب

اچھا کی ہی رپورٹ جاتی ہے''...... فریڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہ کیسے۔ آخر دس بارہ لڑکیاں گیٹ کراس کر کے اندر جاتی ہوں گی۔ وہاں حکومت کے کارندے بھی موجود ہوتے ہوں گے''...... فرینک نے کہا۔

''تمہیں کیا دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ میں نے بتایا تو ہے کہ حکومت تک بات نہیں پہنچتی۔ یہ لڑکیاں مین گیٹ سے اندر نہیں لے جائی جاتیں بلکہ ایک سپیشل وے سے لے جائی جاتی ہیں۔ شراب بھی اسی راستے سے اندر جاتی ہے۔ اس کا علم صرف وہاں کے کمانڈوز چیف میجر حسن کو ہوتا ہے۔ یہ لڑکیاں صرف ایک ہفتہ وہاں رہتی ہیں اور پھر واپس بھجوا دی جاتی ہیں اور یہ لڑکیاں ہر مہینے کے پہلے ہفتے میں وہاں رہتی ہیں لیکن یہ تو بتاؤ کہ تمہارا یہ انٹرویو لینے کا مقصد کیا ہے''...... فریڈ نے کہا۔

''یہ لڑکیاں وہاں لیبارٹری میں بھی تو جاتی ہوں گی کیونکہ سائنس دان بھی تو آخرکار مرد ہی ہوتے ہیں''...... فرینک نے کہا۔

''نہیں۔ یہ لڑکیاں صرف میجر حسن اور اس کے کمانڈوز کے لئے بھجوائی جاتی ہیں۔ سائنس دانوں کو تو ان کی ہوا بھی نہیں لگنے دی جاتی کیونکہ لیبارٹری کے انچارج سائنس دان ڈاکٹر ابراہیم ایسے معاملات میں بے حد سخت ہیں اور جہاں تک سائنس دانوں کا تعلق ہے تو وہ جب چاہیں چھٹیاں لے کر دارالحکومت چلے جاتے

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہیں''...... فریڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اچھا تم یہ بتاؤ کہ کیا تم رقم کمانا چاہتے ہو''...... فرینک نے کہا۔

''کس سلسلے میں''...... فریڈ نے چونک کر کہا۔

''وہ سپیشل راستہ جہاں سے تم لڑکیاں اور شراب سپلائی کرتے ہو اس کی تفصیل اس انداز میں بتاؤ کہ باہر سے کوئی اندر جا سکے۔ معاوضہ تمہاری مرضی کا ہو گا''...... فرینک نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ سوری فرینک۔ یہ حکومتی راز ہے۔ میں نے میجر حسن کو باقاعدہ اس کا حلف دیا ہوا ہے۔ دوسری بات یہ کہ اس راستے کے بارے میں صرف مجھے علم ہے یا میجر حسن کو اس لئے ویری سوری۔ میں اپنا مستقل دھندہ خراب نہیں کر سکتا۔ گڈ بائی''۔ دوسری طرف سے بڑے روکھے سے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو فرینک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''اس سے زیادہ میں کیا کر سکتا ہوں''...... فرینک نے قدرے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

''تم نے ہماری توقع سے زیادہ بہتر کام کیا ہے اس لئے تمہیں اس کا انعام ملے گا۔ اب ہمیں ماسک میک اپ باکس منگوا دو جس میں مقامی ماسک میک اپ ہونے چاہئیں''...... جولین نے کہا۔

''اوکے۔ میں بندوبست کرتا ہوں''...... فرینک نے کہا اور ایک

بار پھر رسیور کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

''ایسے نہیں۔ یہ معاملہ سیکرٹ رہنا چاہئے اس لئے سیکرٹ بندوبست کرو''...... جولین نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل کو دباتے ہوئے کہا۔

''اوہ اچھا۔ میں سمجھ گیا۔ میں خود جا کر لے آتا ہوں''۔ فرینک نے کہا تو جولین کے ہاتھ ہٹانے پر رسیور کریڈل پر رکھ کر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

کار تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر جبکہ سائیڈ سیٹ پر کیپٹن شکیل موجود تھا۔

"تم اب کہاں جا رہے ہو"...... کیپٹن شکیل نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے تمہیں بتایا تو ہے کہ ریڈ لائن کلب جا رہا ہوں"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن وہاں جا کر کرنا کیا ہے۔ کیا ان ٹوئن سسٹرز کو وہاں دیکھا گیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ ہم دو روز سے انہیں تلاش کر رہے ہیں لیکن ان کے بارے میں معمولی سی اطلاع بھی کہیں سے نہیں ملی"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر وہاں جا کر کیا کریں گے کیونکہ یہ کلب تو مضافات میں

ہے اور خاصا دور ہے شہر سے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس کلب کا مالک اور مینجر جیمز ہے جو یورپی نژاد ہے اور اس کا مخبری کا نیٹ ورک ہے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ دارالحکومت میں جس قدر بھی یورپی نژاد لوگ موجود ہوتے ہیں ان سب کے بارے میں معلومات یہ لوگ اکٹھی کرتے رہتے ہیں لیکن یہ کام وہ دولت کی غرض سے نہیں کرتے بلکہ وہ یورپی نژاد افراد کو ضرورت پڑنے پر مدد مہیا کرتے ہیں اور ان افراد کو معلوم تک نہیں ہوتا اور یہ لوگ ان کے لئے درپردہ کام کرتے رہتے ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ جیمز کے نیٹ ورک نے لازماً ان ٹوئن سسٹرز کو چیک کیا ہوگا اور پھر ان کی مکمل اور مسلسل نگرانی کی جاتی رہی ہو گی اور شاید اب تک ایسا کیا جا رہا ہے"...... صفدر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایسی صورت میں تو وہ ہمیں کچھ نہیں بتائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس کا اسسٹنٹ راڈیو خاصا لالچی آدمی ہے۔ میری اس سے فون پر بات ہوئی ہے اور ایک ٹپ کے حوالے کے بعد اس نے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ اس سلسلے میں تعاون کرے گا۔ ہم اس سے ملیں گے"...... صفدر نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً دو گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد کار ایک چار منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوئی اور سائیڈ پر بنی ہوئی

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

پارکنگ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ کار روک کر وہ دونوں نیچے اترے اور پارکنگ بوائے سے کارڈ لے کر صفدر نے جیب میں ڈالا اور پھر وہ دونوں مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ عمارت پر ایک بڑا نیون سائن بورڈ موجود تھا جس پر لکھا ہوا ریڈ لائن کلب مسلسل جل بجھ رہا تھا۔ کلب میں آنے جانے والوں میں زیادہ تعداد یورپی نژاد سیاحوں اور افراد کی تھی۔ البتہ مقامی افراد بھی آ جا رہے تھے لیکن یہ افراد اپنے لباس اور انداز سے اونچے طبقے کے لوگ دکھائی دے رہے تھے۔ ہال میں داخل ہو کر وہ دونوں ایک سائیڈ پر بنے ہوئے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے جہاں ایک مرد اور تین لڑکیاں موجود تھیں۔

''یس سر۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں''...... اس مرد نے ان دونوں کے کاؤنٹر پر پہنچتے ہی بڑے مؤدبانہ انداز اور لہجے میں کہا تو وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر بے اختیار ہنس پڑے۔

''کیا مجھ سے کوئی گستاخی ہوئی ہے جناب''...... کاؤنٹر مین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ شاید یہ سمجھا تھا کہ یہ دونوں اس کی بات پر ہنسے ہیں۔

''تمہاری بات پر ہم نہیں ہنس رہے۔ تمہاری بات سن کر ہمیں اپنا ایک ساتھی عمران یاد آ گیا ہے۔ اس سے جب بھی کوئی خدمت کے بارے میں پوچھتا ہے تو وہ فوراً جواب دیتا ہے کہ سر میں تیل کی مالش کرو''...... صفدر نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

''اوہ۔ آپ علی عمران صاحب کی بات کر رہے ہیں شاید''۔ کاؤنٹر مین نے کہا تو صفدر ایک بار پھر چونک پڑا۔

''تم جانتے ہو انہیں''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں چونک کر پوچھا۔

''سر۔ میری یہاں نوکری انہوں نے لگوائی ہے ورنہ میں تو شاید ابھی تک سڑکوں پر بے روزگاری کی حالت میں جوتیاں چٹخاتا پھرتا نظر آتا''...... کاؤنٹر مین نے کہا۔

''وہ تو ایسے کاموں سے کتراتا ہے۔ تمہارا کیا پہلے سے واقف تھا وہ''...... صفدر نے کہا۔

''جس روز میں یہاں نوکری کے لئے آیا تو میں پورے مہینے میں اٹھارویں بار یہاں سے دھتکارا گیا تھا۔ بغیر کسی سفارش یا ضمانت کے کوئی مجھے نوکری دینے کے لئے تیار نہ تھا۔ جب مجھے یہاں سے بھی جواب ملا تو میں بڑی بے دلی اور بے حد مایوسی کے عالم میں واپس جا رہا تھا اور مجھے اپنی بدقسمتی پر بے اختیار رونا آ گیا۔ اب یہ تو قدرت کی مہربانی تھی کہ جب میں یہاں سے باہر نکل کر واقعی روتا ہوا کمپاؤنڈ کی طرف جا رہا تھا تو عمران صاحب یہاں داخل ہو رہے تھے۔ انہوں نے میرے آنسو بہتے دیکھ لئے تو انہوں نے مجھے روکا اور رونے کی وجہ پوچھی۔ میں نے انہیں اپنی اور اپنے خاندان کی تمام حالت اور کیفیت بتا دی۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر یہاں کے جنرل مینجر کے دفتر میں گھس

Uploaded By Muhammad Nadeem
ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem
ندیم ندیم

گئے۔ جنرل منیجر نے اٹھ کر ان کا استقبال کیا۔ عمران صاحب
جنرل منیجر کو تحکمانہ لہجے میں نوکری کے لئے کہا اور اپنی ضمانت د[ی]
دی تو جنرل منیجر نے میرے کاغذات دیکھے اور پھر مجھے نوکری [مل]
گئی۔ البتہ عمران صاحب نے مجھ سے ضمانت کے طور پر ایک و[عدہ]
لیا کہ چاہے حالات کیسے ہی کیوں نہ ہوں میں آئندہ روؤں گا نہیں
اور میں نے وعدہ کر لیا''۔۔۔۔ کاؤنٹر مین نے تفصیل بتاتے ہو[ئے]
کہا۔

''تمہارا نام کیا ہے''۔۔۔۔ صفدر نے پوچھا۔

''میرا نام ریاض احمد ہے''۔۔۔۔ کاؤنٹر مین نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

''او کے مسٹر ریاض احمد۔ یہ بتاؤ کہ عمران صاحب نے تمہاری
نوکری کی سفارش جیمز سے کی تھی یا راڈیو سے''۔۔۔۔ صفدر نے کہا تو
کیپٹن شکیل بے اختیار چونک پڑا۔

''جیمز صاحب سے جناب۔ بعد میں عمران صاحب اکثر یہاں
آتے رہتے ہیں۔ ان کی ملاقات جیمز صاحب سے ہے۔ راڈیو
صاحب تو اسسٹنٹ منیجر ہیں''۔۔۔۔ ریاض احمد نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

''راڈیو اپنے آفس میں ہے۔ ہم نے اس سے ملنا ہے اور اس
نے ہمیں فون پر باقاعدہ وقت دیا ہوا ہے''۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

''یس سر۔ وہ آفس میں ہی ہیں۔ آپ تشریف لے جائیں۔

دوسری منزل پر آفس ہے ان کا''۔۔۔۔ ریاض احمد نے کہا تو ان
دونوں نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر سائیڈ پر موجود سیڑھیوں کی
طرف بڑھتے چلے گئے۔ سیڑھیاں چڑھ کر جب وہ دوسری منزل پر
پہنچے تو وہاں چار دفاتر تھے اور لوگ ان دفاتر میں آ جا رہے تھے۔
مسلح دربان بھی موجود تھے۔

''راڈیو کا آفس کہاں ہے''۔۔۔۔ صفدر نے ایک دربان سے
پوچھا۔

''وہ ہے آخری سر''۔۔۔۔ دربان نے اشارہ کرتے ہوئے کہا تو
صفدر اور کیپٹن شکیل اس آفس کی طرف بڑھ گئے۔ دروازے کے
ساتھ دیوار پر اسسٹنٹ منیجر راڈیو کی نیم پلیٹ موجود تھی۔ صفدر نے
دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور صفدر اندر داخل ہوا۔ اس
کے پیچھے کیپٹن شکیل بھی اندر داخل ہوا تو اس کے عقب میں دروازہ
خودبخود بند ہو گیا۔ یہ خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں ایک بڑی سی
آفس ٹیبل کے پیچھے ایک یورپی نژاد آدمی سوٹ پہنے بیٹھا ہوا تھا۔
صفدر اور کیپٹن شکیل کے اندر داخل ہونے پر وہ بے اختیار اٹھ کر
کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر قدرے مرعوبیت کے تاثرات ابھر
آئے تھے۔ شاید یہ تاثر صفدر اور کیپٹن شکیل کے قدوقامت کی وجہ
سے نمودار ہوا تھا۔

''میرا نام صفدر سعید ہے اور یہ میرا ساتھی ہے کیپٹن شکیل''۔
صفدر نے آگے بڑھ کر راڈیو سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

''میرا نام راڈیو ہے جناب''...... راڈیو نے کہا اور پھر وہ ا دونوں سے مصافحہ کر کے واپس مڑ کر میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل میز کی دوسری طرف کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''ساؤان کلب کے ریمزے نے آپ کو ہمارے بارے م فون کیا ہو گا''...... صفدر نے کہا۔

''جی ہاں۔ میں آپ کا ہی منتظر تھا۔ فرمایئے۔ میں کیا خدم کر سکتا ہوں''...... راڈیو نے کہا تو صفدر نے جیب سے ایک تص نکال کر راڈیو کے سامنے رکھ دی۔

''یہ ٹوئن سسٹرز ہیں اور یورپی نژاد ہیں۔ آپ لوگ اس بار میں جو جانتے ہیں وہ ہمیں بتا دیں''...... صفدر نے کہا تو راڈیو تصویر اٹھا کر اسے غور سے دیکھا اور پھر طویل سانس لیا۔

''میں تو انہیں پہلی بار دیکھ رہا ہوں''...... راڈیو نے کہا تو ص بے اختیار ہنس پڑا اور اس نے کوٹ کی جیب سے بڑی مالیت نوٹوں کی ایک موٹی سی گڈی نکال کر راڈیو کی طرف بڑھا دی۔

''اب آپ کو یاد آ جائے گا کہ آپ نے انہیں دوسری کہاں دیکھا تھا''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو راڈیو اختیار ہنس پڑا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے نوٹوں کی گڈی اٹھا میز کی دراز میں رکھی اور پھر دراز بند کر کے وہ اٹھا اور آفس ٹیبل سائیڈ سے نکل کر وہ اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں صفدر اور کیپٹن شکیل اندر داخل ہوئے تھے۔ دروازے کو اندر

لاک کرنے کے بعد اس نے دروازے کی سائیڈ میں دیوار پر موجود ایک سوئچ بورڈ کے نچلے حصے میں بنے ہوئے سوراخ میں اپنی ایک انگلی ڈال کر اسے گھمایا تو دروازے کے اوپر موجود سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا اور راڈیو واپس مڑ کر اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

''اب یہ کمرہ محفوظ ہو گیا ہے۔ ویسے آپ کا تعلق کس محکمے سے ہے''...... راڈیو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ جتنا ہمارے بارے میں کم جانیں گے اتنا ہی فائدے میں رہیں گے''...... صفدر نے اس بار بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میں اس لئے پوچھ رہا تھا کہ اگر یہ معلومات لیک ہو گئیں اور میرا نام سامنے آ گیا تو میں بے موت مارا جاؤں گا''...... راڈیو نے کہا۔

''اس بارے میں بے فکر رہیں۔ ہماری عمر اسی کام میں گزری ہے''...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تو سنیں۔ ہمیں جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق یہ دونوں جڑواں لڑکیاں کل صبح ٹیکسی کے ذریعے لائٹ کلب پہنچیں اور پھر وہ لائٹ کلب کے جنرل منیجر فرینک کے آفس میں چلی گئیں۔ وہاں وہ بہت دیر تک رہیں۔ چونکہ یہ دونوں یورپی نژاد لڑکیاں تھیں اس لئے وہاں موجود ہمارے آدمیوں نے انہیں چیک کیا اور ان کے بارے میں معلومات بھی ہمیں ارسال کیں اور ان

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

کی تصاویر بھی''...... راڈیو نے کہا۔

''کیا یہ کام آپ خود بخود بغیر کسی معاوضے کے کرتے ہیں یا اس کے پیچھے کوئی خاص بات ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہمارا نیٹ ورک پورے انڈر گراؤنڈ میں پھیلا ہوا ہے۔ کوئی بھی یورپی نژاد مرد یا عورت اس انداز میں آئے تو اس کی نگرانی کی جاتی ہے اور اس کی رپورٹ یہاں ہیڈ آفس میں کی جاتی ہے۔ بظاہر ہم فضول کام کر رہے ہوتے ہیں لیکن ان میں سے نوے فیصد معلومات بھاری قیمت پر فروخت ہو جاتی ہیں جیسے اب یہ عام سی معلومات آپ کے لئے قیمتی ثابت ہوئی ہیں''...... راڈیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مزید کیا معلومات ہیں۔ انہوں نے وہاں کیا باتیں کیں اور کس سے کیں اور اب یہ دونوں کہاں ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''چونکہ یہ خصوصی ٹارگٹ تھیں اس لئے صرف ان کی آلات سے نگرانی کی گئی ہے۔ فون اور گفتگو ٹیپ نہیں کی گئی''...... راڈیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب وہ کہاں ہیں''...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''وہ جب کئی گھنٹے تک واپس نہ آئیں تو نگرانی کرنے والوں کو پریشانی ہوئی۔ چیک کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ آفس میں موجود نہیں تھیں۔ پھر یہ اطلاع ملی کہ دو یورپی نژاد لڑکیوں کی بجائے اسی

قد وقامت کی دو مقامی لڑکیاں کلب کے عقبی خفیہ راستے سے نکل کر چلی گئی ہیں تو یہاں نگرانی کرنے والوں نے یہی رپورٹ کر دی کہ دونوں یورپی نژاد لڑکیاں مقامی لڑکیوں کے میک اپ میں خفیہ راستے سے نکل کر چلی گئی ہیں۔ اس کے بعد ہمیں ان کے بارے میں کوئی رپورٹ نہیں ملی''...... راڈیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ فرینک کے پاس موجود رہتے ہوئے انہیں کوئی ایسی خبر ملی ہے کہ وہ وہیں سے میک اپ کر کے نکلنے پر مجبور ہو گئیں لیکن وہ کون تھیں اور وہ کیوں ایسا کرتی پھر رہی ہیں''۔ صفدر نے کہا۔

''اس بارے میں میرے پاس کوئی اطلاع نہیں ہے''...... راڈیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا تم نے جو بات ہمیں بتائی ہے کہ یہ دونوں لڑکیاں لائٹ کلب کے جنرل مینجر فرینک کے آفس میں گھنٹوں رہیں اور پھر مقامی میک اپ کر کے نکل گئیں اسے کنفرم کرا سکتے ہو''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ نگرانی کرنے والے نے یہ رپورٹ بھجوائی تھی تو اسے ہمارے اصول کے مطابق ٹیپ کر لیا جاتا ہے۔ وہ ٹیپ موجود ہے۔ وہ سنوائی جا سکتی ہے''...... راڈیو نے جواب دیا۔

''سنواؤ''...... صفدر نے کہا تو راڈیو اٹھ کر عقبی طرف موجود ایک دروازہ کھول کر اندر چلا گیا۔ پھر اس کی واپسی تقریباً پندرہ

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

منٹ بعد ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک مائیکرو ٹیپ تھی اور ایک مائیکرو ٹیپ ریکارڈ بھی۔ اس نے مائیکرو ٹیپ کو ریکارڈر میں ایڈجسٹ کیا اور پھر بٹن پریس کر دیا۔ کوئی فارکس جو لائٹ کلب کے باہر موجود تھا دو جڑواں یورپی نژاد لڑکیوں کے بارے میں رپوٹ دے رہا تھا۔ رپورٹ دینے والے کا انداز سرسری اور روٹین ٹائپ تھا۔ تھوڑی دیر بعد جب ٹیپ آف ہوگئی تو یہ سب وہی باتیں تھیں جو پہلے راڈیو نے زبانی طور پر انہیں بتائی تھیں۔

''تھینک یو۔ شکریہ''...... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی مسلسل خاموش بیٹھا ہوا کیپٹن شکیل بھی اٹھ کر کھڑا ہوا اور پھر وہ راڈیو سے مصافحہ کر کے اس کے آفس سے باہر آ گئے۔

''حیرت ہے کہ ایسی عام سی معلومات بھی اتنی بڑی قیمت پر فروخت ہو جاتی ہیں''...... کیپٹن شکیل نے آفس سے باہر آتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

''ہاں۔ بظاہر تو یہ عام سی معلومات تھیں لیکن ہمارے لئے یہ بے حد قیمتی ثابت ہوئی ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''وہ کیسے۔ میرے خیال میں تو ہم نے بھاری رقم کا نقصان اٹھایا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''نہیں۔ یہ بات نہیں ہے۔ اب تک ان لڑکیوں کے بارے میں کچھ معلوم بھی نہیں ہو رہا تھا۔ اب پہلی بار یہ کنفرم ہوا ہے کہ یہ لڑکیاں یہاں دارالحکومت میں موجود ہیں یا موجود رہی ہیں اور دوسری سب سے اہم بات یہ معلوم ہوئی ہے کہ ان کے بارے میں پتہ چل گیا ہے کہ ان کا تعلق لائٹ کلب کے جنرل مینجر فرینک سے ہے۔ اب وہ باقی تمام باتیں جو ہم مزید معلوم کرنا چاہتے ہیں اس فرینک سے معلوم ہو جائیں گی''...... صفدر نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ اس زاویے پر تو میرا ذہن گیا ہی نہیں تھا۔ تو اب ہم اس فرینک کی طرف جائیں گے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ پہلے چیف کو فون کر کے اسے تفصیلی رپورٹ دے دی جائے۔ اس کے بعد مزید کارروائی کی جائے''...... صفدر نے کہا۔

''کیا رپورٹ دو گے۔ یہی ادھوری رپورٹ کہ یہ لڑکیاں فرینک سے ملی ہیں اور پھر مقامی لڑکیوں کا میک اپ کر کے عقبی خفیہ راستے سے نکل گئی ہیں۔ ایسی رپورٹ پر الٹا چیف ناراض ہو سکتا ہے''۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ تو پھر پہلے یہ معلوم کر لیں کہ فرینک اپنے آفس میں موجود بھی ہے یا نہیں''...... صفدر نے کہا اور پھر کلب سے باہر برآمدے میں موجود پبلک فون کی طرف بڑھ گیا جبکہ کیپٹن شکیل وہیں رک گیا تھا۔

''وہ رات گئے کلب آتا ہے''...... تھوڑی دیر بعد صفدر نے واپس آ کر کہا۔

ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

''تو پھر اس کی رہائش گاہ پر ریڈ کیا جائے لیکن کیا تم نے مو
کر لیا ہے کہ اس کی رہائش کہاں ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہ
صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اوکے''...... کیپٹن شکیل نے بھی اس بار اطمینان بھرے
میں کہا اور پھر وہ دونوں پارکنگ کی طرف بڑھتے چلے گئے جہ
ان کی کار موجود تھی۔

کار خاصی تیز رفتاری سے کراؤن کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر جولین اور سائیڈ سیٹ پر موگی موجود تھی۔ فرینک نے انہیں جو رہائش گاہ مہیا کی تھی اس میں یہ کار بھی پہلے سے موجود تھی لیکن فرینک سے ملنے وہ اس کے کلب ٹیکسی پر گئی تھیں کیونکہ انہیں راستوں کے بارے میں مکمل معلومات نہ تھیں لیکن اب کراؤن کلب جانے سے پہلے انہوں نے دارالحکومت کے تفصیلی نقشے کو باری باری اس قدر غور سے چیک کیا تھا کہ انہیں تقریباً بڑے راستے زبانی یاد ہو گئے تھے اس لئے جولین بڑے اطمینان اور اعتماد سے کار دوڑاتی ہوئی کراؤن کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ دونوں نے مقامی میک اپ کیا ہوا تھا اور دونوں نے جینز کی پینٹس اور سیاہ لیدر کی جیکٹس پہنی ہوئی تھیں۔

''تم اب فریڈ سے جبراً کامبو کے سرکل ہاؤس کا خفیہ راستہ

Uploaded By Muhammad Nadeem

ندیم
ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

تمہاری بات سننے والا ہی دنیا کا سب سے بڑا احمق ہوتا ہے"۔ بولتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور کوئی طریقہ نہیں رہا معلومات حاصل کرنے کا" جولین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن میرا خیال ہے کہ زبردستی کرنے کی بجائے افہام و تـ سے بھاری دولت دے کر معلومات حاصل کی جائیں کیونکہ کـ سے لنکڈ نیٹ ورک میں اطلاعات جنگل کی آگ سے بھی ز تیزی سے پھیلتی ہیں اور ان حالات میں جب ہمارے بارے پراسرار لوگ معلومات اکٹھی کرتے پھر رہے ہیں"..... موگی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن جس انداز میں اس نے فرینک کو انکار کیا ہے اس بعد افہام و تفہیم کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے"..... جولین نے جوا دیا۔

"بہرحال پہلے کوشش یہی کرو۔ باامر مجبوری جو بھی ہو"..... مو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا کر لیں گے"..... جولین نے کہا۔

"اگر تمہیں اپنے آپ پر اعتماد نہیں ہے تو پھر مجھ پر چھوڑ دو" موگی نے کہا تو جولین کا چہرہ یکلخت سرخ پڑنے لگ گیا۔

"کیا مطلب۔ مجھے کیوں اپنے آپ پر اعتماد نہیں ہے۔ یہ ہے کہ میں تمہاری بات سن لیتی ہوں ورنہ تم اس قدر احمق ہو کہ

معلوم کرنے جا رہی ہو"..... خاموش بیٹھی ہوئی موگی نے

جولین نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"چلو تم نے خود ہی اعتراف کر لیا کہ تم دنیا کی سب سے بڑی احمق ہو"..... موگی نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ مزید بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور اب آئندہ میں تمہاری کوئی بات نہیں مانوں گی"..... جولین نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"خود ہی نقصان میں رہو گی۔ میرا کیا جائے گا"..... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ نقصان میں رہوں گی۔ نانسنس"..... جولین نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ موگی نے جواب دینے کے لئے منہ کھولا لیکن فوراً ہی بند کر لیا کیونکہ جولین نے بات ختم کرتے ہی کار کراؤن کلب کی دو منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ میں موڑ دی تھی اور پھر چند لمحوں بعد جولین نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر آئیں۔

"تم نے نہیں بولنا۔ میں خود بات کروں گی"..... جولین نے کار لاک کرتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے پارکنگ بوائے نے آ کر پارکنگ کارڈ جولین کو دیا اور دوسرا کارڈ کار میں پھینک کر وہ دوڑتا ہوا دوسری آنے والی کار کی طرف بڑھ گیا۔

"سوچ لو اچھی طرح"..... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

ندیم ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

''سوچ لیا ہے۔ بڑی اچھی طرح سوچ لیا ہے'' جولین نے
بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ پارکنگ سے نکل کر کلب کے م
گیٹ کی طرف بڑھنے لگی۔ موگی اس کے ساتھ تھی۔ دونوں کے م
پھولے ہوئے تھے اور چہروں پر غصہ اس طرح نمایاں تھا جیسے و
کسی بھی وقت ایک دوسرے سے لڑ پڑیں گی۔ گیٹ پر دربانوں نے
جھک کر ان کو سلام کیا اور پھر شیشے والا دروازہ کھول دیا تو جولین او
اس کے پیچھے موگی اندر داخل ہوئی۔ ہال میں خاصا رش تھا لیکن و
دونوں ایک سائیڈ پر بنے ہوئے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئیں۔

''یس مس''...... کاؤنٹر پر موجود لڑکی نے ان دونوں کے کاؤنٹر
پر پہنچتے ہی مسکراتے ہوئے کہا۔

''جنرل مینجر فریڈ سے ملنا ہے''...... جولین نے کہا۔

''کیا آپ نے وقت لیا ہوا ہے''...... کاؤنٹر گرل نے چونک کر
پوچھا۔

''ہم نے ان کے فائدے کی بات کرنی ہے اس لئے وقت
لینے کی ضرورت ہمیں نہیں بلکہ انہیں ہو سکتی ہے''...... جولین نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سنو مس۔ ہم نے ان سے دس لاکھ ڈالرز کا سودا کرنا ہے
ایک سپلائی کے سلسلے میں اس لئے نہ اپنا وقت ضائع کرو اور نہ
ہمارا''...... موگی نے یکلخت بولتے ہوئے کہا۔

''یس مس۔ میں معلوم کرتی ہوں''...... لڑکی نے اتنی بڑی رقم کا

کر قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس
نے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

''کاؤنٹر سے کیتھی بول رہی ہوں باس۔ دو خواتین کاؤنٹر پر
موجود ہیں۔ وہ آپ سے فوری ملاقات چاہتی ہیں۔ ان کا کہنا ہے
کہ ملاقات سے آپ کو دس لاکھ ڈالرز کا فائدہ ہو سکتا ہے''...... لڑکی
نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ میں معلوم کر کے بتاتی ہوں سر''...... لڑکی نے دوسری
طرف سے بات سننے کے بعد جواب دیا اور پھر مائیک پر ہاتھ رکھ
کر وہ ان دونوں سے مخاطب ہوئی۔

''آپ کے نام پلیز''...... کیتھی نے ان سے پوچھا۔

''جولین اور موگی''...... جولین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سر۔ ان کے نام مس جولین اور مس موگی ہیں''...... کیتھی نے
مائیک سے ہاتھ ہٹا کر مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے سر۔ تھینک یو سر''...... کیتھی نے جواب دیا اور پھر رسیور
کریڈل پر رکھ کر اس نے ایک سائیڈ پر کھڑے ہوئے ایک باوردی
نوجوان کو بلایا۔

''مائیکل۔ ان دونوں کو جنرل مینجر صاحب کے آفس تک چھوڑ
آؤ''...... کیتھی نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس میڈم۔ آیئے مس''...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا
اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ گیا۔

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

''تھینک یو مس کیتھی''...... جولین نے کاؤنٹر گرل کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا اور کیتھی کے سر ہلانے پر وہ آگے بڑھ گئی۔ موگی اس کے پیچھے تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک خاصے وسیع آفس میں داخل ہو رہی تھیں۔ مہاگنی کی خاصی بڑی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک گینڈے نما آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے سوٹ پہن رکھا تھا۔ اپنے چہرے کے مخصوص خدوخال کی بناء پر لالچی اور طمع پرست آدمی دکھائی دیتا تھا۔

''میرا نام فریڈ ہے اور میں اس کلب کا مالک بھی ہوں اور جنرل مینجر بھی''...... فریڈ نے اٹھ کر سائیڈ پر جاتے ہوئے ان دونوں سے اپنا تعارف کرایا۔

''میرا نام جولین ہے اور یہ میری ساتھی اور بہن ہے موگی''...... جولین نے اپنا اور موگی کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور پھر دونوں نے باری باری فریڈ سے مصافحہ کیا اور فریڈ میز کے پیچھے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ جولین اور موگی میز کی دوسری طرف کرسیوں پر بیٹھ گئیں۔

''آپ کون ہیں اور آپ نے کاؤنٹر پر کیوں کہا کہ آپ مجھے دس لاکھ ڈالرز کا فائدہ پہنچانا چاہتی ہیں''...... فریڈ نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

''تو کیا آپ دس لاکھ ڈالرز کا فائدہ حاصل نہیں کرنا چاہتے''...... جولین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ضرور حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن اس کے بدلے میں مجھے کیا کرنا ہوگا''...... فریڈ نے اور زیادہ آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں لالچ کی تیز چمک ابھر آئی تھی۔

''کچھ خاص نہیں''...... جولین نے جواب دیا اور پھر جیکٹ کی اندرونی جیب سے اس نے ڈالروں کی ایک موٹی گڈی نکالی اور اسے اپنے سامنے میز پر رکھ لیا۔ فریڈ کی نظریں اس گڈی پر اس طرح چپک گئیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے۔

''یہ دس لاکھ ڈالرز ہیں اور یہ صرف چند لمحوں کے اندر آپ کی ملکیت ہو سکتے ہیں''...... جولین نے گڈی سے کھیلتے ہوئے کہا۔

''وہی تو پوچھ رہا ہوں کہ مجھے کیا کرنا ہوگا''...... اس بار فریڈ نے قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''صرف اتنا کہ آپ ہم دونوں کو کاہو کے سرکل ہاؤس میں میجر حسن تک پہنچا دیں''...... جولین نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تو آپ کی وجہ سے لائٹ کلب کے فرینک نے مجھ سے فون پر بات کی تھی''...... فریڈ نے ایک جھٹکے سے سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ لیکن آپ نے انکار کر دیا۔ ہم نے سوچا کہ ہم براہ راست جا کر آپ سے بات کر لیں''...... جولین نے کہا۔

''آپ وہاں کیوں جانا چاہتی ہیں''...... فریڈ نے پوچھا۔

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

''ہم بھاری رقم اس لئے دے رہی ہیں کہ آپ سوال نہ پوچھیں آپ میجر حسن سے کہہ سکتے ہیں کہ جس کام کے لئے سرکل ہاؤس میں لڑکیاں بھیجی جاتی ہیں اسی کام کے لئے آپ ہم دونوں کو وہاں بھیج رہے ہیں''...... جولین نے کہا۔

''سوری مس جولین۔ یہ کام ناممکن ہے۔ وہاں کوئی اجنبی آدمی داخل نہیں ہوسکتا۔ یہ مجبوری ہے''...... فریڈ نے کہا۔

''جو لڑکیاں آپ وہاں بھجواتے ہیں کیا وہ اجنبی نہیں ہوتیں''۔ جولین نے کہا۔

''ہوتی ہیں لیکن وہ عام عورتیں ہوتی ہیں۔ آپ کی طرح کسی خاص مقصد کے لئے وہاں نہیں جاتیں اور اب مجھے معلوم ہوگیا ہے کہ آپ کون ہیں''...... فریڈ نے کہا تو جولین اور موگی دونوں بے اختیار چونک پڑیں۔

''کیا مطلب۔ کون ہیں ہم''...... جولین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جن دو جڑواں بہنوں کے بارے میں پورے شہر میں تلاش جاری ہے وہ یورپی نژاد ہیں لیکن ان کا قدوقامت آپ جیسا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ دونوں وہی ہیں اور آپ کسی غلط مقصد کے لئے سرکل ہاؤس میں جانا چاہتی ہیں اور دس لاکھ ڈالرز بھی آپ اس لئے مجھے دے رہی ہیں لیکن میں دس لاکھ ڈالرز تو چھوڑ سکتا ہوں لیکن اپنی مستقل روزی کو بند نہیں کرا سکتا۔ مجھے ہر ہفتے دو تین لاکھ ڈالرز بچ جاتے ہیں''...... فریڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ پھر آپ کی مرضی''...... جولین نے کہا اور ڈالرز کی گڈی اٹھانے ہی لگی تھی کہ فریڈ نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ بڑھا کر گڈی جولین کے ہاتھ سے جھپٹ لی۔

''اب یہ میری ہے اور تم دونوں جا سکتی ہو اور جا کر شکر ادا کرو کہ فریڈ نے تمہیں ہلاک نہیں کیا ورنہ تمہاری لاشیں بھی کسی کو دستیاب نہ ہوتیں۔ جاؤ دفع ہو جاؤ''...... فریڈ نے دوسرے ہاتھ سے جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے چیخ کر کہا۔

''اوکے۔ اوکے۔ مطمئن رہو۔ ہم چلی جاتی ہیں۔ کیوں موگی۔ میں ٹھیک کہہ رہی ہوں''...... جولین نے مسکراتے ہوئے انداز میں موگی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''نہیں۔ تم غلط کہہ رہی ہو۔ یہ بلی کا بچہ ہم پر غرا رہا ہے۔ اس کی گردن مروڑنی پڑے گی''...... موگی نے اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا جیسے فریڈ واقعی اسے بلی کا بچہ نظر آ رہا ہو۔

''تم۔ تمہاری یہ جرأت کہ مجھے، فریڈ کو بلی کا بچہ کہو''...... فریڈ نے یکلخت مشین پسٹل کا رخ ایک جھٹکے سے میز کی دوسری طرف کھڑی ہوئی موگی کی طرف کیا ہی تھا کہ جولین یکلخت اس طرح اچھلی کہ جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی جگہ سپرنگ لگے ہوئے ہوں اور اس کے ساتھ ہی فریڈ کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل کر دور کونے میں جا گرا۔ جولین نے اچھل کر ایک ہاتھ میز پر رکھا تھا

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

اور دوسرے ہاتھ سے اس نے فریڈ کے اس ہاتھ پر ضرب لگائی تھی جس میں اس نے مشین پسٹل پکڑا ہوا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ فریڈ سنبھلتا جولین نے اپنے اس ہاتھ پر جو اس نے میز پر رکھا ہوا تھا زور دیتے ہوئے اپنے نچلے جسم کو قوس کی صورت میں گھمایا اور اس کی دونوں جڑی ہوئی ٹانگیں پوری قوت سے فریڈ کے سینے پر پڑیں تو گینڈے جیسے جسم کا مالک فریڈ یکلخت چیختا ہوا پہلے اپنی کرسی پر گرا اور پھر کرسی سمیت وہ الٹ کر پیچھے فرش پر جا گرا اور نیچے گرتے ہی فریڈ نے یکلخت اٹھنے کی کوشش کی لیکن ریوالونگ چیئر اس کے راستے میں رکاوٹ بن گئی۔ اس نے کرسی کو بازو کی مدد سے ہٹانے کی کوشش کی لیکن اس دوران جولین جس کا جسم ضرب لگانے کے بعد وہیں میز پر گر گیا تھا یکلخت اچھل کر فریڈ کے اوپر جا گری اور جولین کے سر کی بھرپور ٹکر کرسی سمیت گرے ہوئے فریڈ کی ناک پر پوری قوت سے پڑی اور فریڈ کے منہ سے چیخ سی نکلی اور اس نے بری طرح تڑپ کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ایک بار پھر ریوالونگ چیئر اس کے آڑے آ گئی البتہ اس کے اس طرح تڑپنے سے جولین اچھل کر پشت کے بل سائیڈ پر فرش پر جا گری۔ فریڈ نے کرسی کو ایک طرف دھکیلنے کی کوشش میں اپنے آپ کو کرسی اور دیوار کے درمیان میں اس طرح پھنسا لیا کہ اب اس کے لئے اٹھنا تو ایک طرف معمولی سی حرکت کرنے کا بھی اختیار نہ رہا جبکہ موگی اس لڑائی کے شروع ہوتے ہی تیزی سے دروازے کی طرف

دوڑی۔ اس نے دروازے کو اندر سے لاک کیا اور پھر وہ دوڑتی ہوئی میز کی اس سائیڈ پر بڑھ گئی جدھر وہ پہلے موجود تھی اور پھر وہ اس کونے میں پہنچ گئی جہاں فریڈ ریوالونگ چیئر اور جولین کے درمیان کشمکش جاری تھی اور جس وقت جولین اچھل کر پشت کے بل فرش پر گری اور فریڈ اپنے گینڈے جیسے جسم کی وجہ سے ریوالونگ چیئر اور دیوار کے درمیان پھنس کر بے حس و حرکت ہو چکا تھا موگی اس کے سر پر پہنچ گئی۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے پیر کو اوپر اٹھایا اور دوسرے لمحے اس کا بوٹ پوری قوت سے فریڈ کے سینے پر اس طرح پڑا کہ جیسے فوجی سپاہی پریڈ کرتے ہوئے اپنے پیر کو پوری قوت سے زمین پر مارتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی گینڈے جیسے جسم کے مالک فریڈ کے منہ سے ایسی آواز نکلی جیسے پچکاری دیوار پر ماری جاتی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اس کا تنا ہوا جسم ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا اور موگی اس کو پھلانگتی ہوئی اور کرسی سے اپنے آپ کو بچاتی ہوئی جولین کی طرف آئی جو فرش سے اس انداز میں اٹھ رہی تھی جیسے سلو موشن میں کوئی فلم چلتی ہے۔ جولین جس انداز میں پشت کے بل گری تھی اس کا سر خاصی قوت سے فرش سے ٹکرایا تھا اور یہی وجہ تھی کہ اس کا ذہن پوری طرح اس کے کنٹرول میں نہ تھا۔ جولین چونکہ تربیت یافتہ تھی اس لئے وہ ذہن کو اس حد تک کنٹرول کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی کہ وہ سر پر خاصی چوٹ لگنے کے باوجود اٹھنے کی کامیاب کوشش کر رہی تھی۔ موگی نے آگے بڑھ

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

کر اپنا ایک ہاتھ جولین کے سر پر رکھا اور دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی مخصوص انداز میں اس کی گردن کے عقبی حصے میں آہستہ سے مار دی۔ جولین کے جسم نے ایک زور دار جھٹکا کھایا لیکن اس کا اثر یہ ہوا کہ جولین جو جھولتے ہوئے انداز میں اٹھ رہی تھی یکلخت سیدھی ہو گئی۔ ایسا لگتا تھا جیسے موگی کی اس کی گردن کے عقب میں لگ جانے والی ضرب کی وجہ سے جولین کو اپنے اعصاب اور جسم پر خود بخود مکمل کنٹرول حاصل ہو گیا ہو۔

''کیا۔ کیا ہوا اس فریڈ کا''...... جولین نے تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''میں نے اس کے سینے پر پریشر ٹک لگائی تھی اس لئے اب یہ لمبے عرصے کے لئے بے ہوش پڑا ہے''...... موگی نے سائیڈ پر ہٹتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''ارے۔ کہیں پریشر زیادہ تو نہیں ڈال دیا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ مر ہی جائے۔ اس سے معلومات حاصل کرنی ہیں''...... جولین نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں تمہاری طرح احمق نہیں ہوں کہ بغیر سوچے سمجھے کوئی اقدام کر دیا۔ اب دیکھو۔ اگر یہ کرسی درمیان میں رکاوٹ نہ بن جاتی تو تم اس گینڈے کے ہاتھوں لازماً ماری جاتی''...... موگی نے بھی غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بس۔ بس۔ زیادہ بکواس کی ضرورت نہیں ہے۔ اب اسے اٹھا

کر ادھر کرسی پر بٹھاتا ہے تاکہ اسے ہوش میں لا کر اس سے معلومات حاصل کی جا سکیں۔ آؤ میرے ساتھ۔ اس گینڈے کو تو گھسیٹنا مشکل ہے''...... جولین نے کہا۔

''تمہاری عقل کو کیا ہو گیا ہے۔ تم سمجھ رہی ہو کہ یہ کسی کوٹھی کا علیحدہ حصہ ہے جہاں بیٹھ کر اس سے معلومات حاصل کرتی رہو گی۔ یہ کلب کا آفس ہے اور کسی بھی وقت کوئی بھی آ سکتا ہے اس لئے ہمیں اسے یہاں سے نکال کر اپنی رہائش گاہ پر لے جانا ہو گا۔ پھر اس سے پوچھ گچھ ہو سکتی ہے''...... موگی نے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ ہم اسے گھسیٹتے ہوئے پہلے نیچے لے جائیں، پھر اسے ہال میں گھسیٹتے ہوئے باہر لے جائیں یا تم نے ادھر کوئی خصوصی راستہ دیکھ لیا ہے''...... جولین نے کہا۔

''شکر ہے تم نے بھی عقل کی بات کر دی۔ ایسے کلبوں میں لازماً ایسے راستے ہوتے ہیں۔ یہ دیکھو۔ یہ دروازہ۔ یہ لازماً عقبی طرف جانے والے راستے کا دروازہ ہو گا۔ تم اسے باہر گھسیٹو میں راستہ دیکھ کر ابھی آتی ہوں''...... موگی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر اس دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دروازے کو دبایا تو وہ کھلتا چلا گیا۔ وہ اندر داخل ہوئی تو یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جسے سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ وہاں بائیں طرف ایک اور دروازہ تھا۔ موگی نے یہ دروازہ کھولا تو دوسری طرف سیڑھیاں عقبی دیوار تک جا رہی تھیں۔ ان سیڑھیوں کے ساتھ باقاعدہ چوڑی سی پٹی بنی ہوئی

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

تھی تا کہ سیڑھیاں اترنے والا سامان اٹھا کر نیچے جانے کی بج
اس پٹی پر سامان رکھ کر ساتھ ساتھ گھسیٹتا ہوا نیچے تک لے جا
موگی تیزی سے سیڑھیاں اترتی ہوئی عقبی دیوار تک پہنچی۔ وہاں
بند دروازہ تھا۔ یہ دروازہ اندر سے بند تھا۔ موگی نے دروازہ کھ
اس کا دل خوشی سے بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ یہ دروازہ کلب
عقبی طرف ایک چوڑی گلی میں کھلتا تھا۔ اس نے دروازہ بند کی
پھر دوڑتے ہوئے انداز میں بیک وقت دو دو سیڑھیاں پھلانگتی
اوپر پہنچ گئی۔ اس دوران جولین بے ہوش فریڈ کو گھسیٹ کر
دروازے تک لے آ چکی تھی جو عقبی کمرے کا دروازہ تھا۔

"آؤ جلدی کرو۔ نہ صرف عقبی راستہ ہے بلکہ اس گینڈے ا
کو بھی سیڑھیاں نہ اترنا پڑیں گی۔ ایسے ناخوشگوار بوجھ کے
باقاعدہ راستہ بنایا گیا ہے"..... موگی نے مسرت بھرے لہجے م
اور پھر جولین کے ساتھ مل کر فریڈ کو گھسیٹ کر اس کمرے کے
لے آئی۔

"آؤ"..... جولین نے کہا اور پھر دونوں فریڈ کو گھسیٹ کر
چھوٹے کمرے کے بائیں ہاتھ پر موجود دروازے تک لے آ
اس دوران جولین نے دس لاکھ ڈالرز کی بھاری گڈی جو میز کی
سائیڈ پر گری ہوئی تھی اٹھا کر جیکٹ کی جیب میں ڈال لی تھی۔

"اوہ۔ واقعی یہ تو بہترین راستہ بنا ہوا ہے ورنہ ہم اسے ا
کسی صورت بھی اتنی سیڑھیاں نہ اتر سکتی تھیں"..... جولین نے

"یہ سب میری وجہ سے ہے ورنہ تم تو اسے وہیں باندھ کر پوچھ
گچھ کرنے کے چکر میں تھی"..... موگی نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"بس۔ بس۔ زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے معلوم ہے
کہ تم کتنی عقلمند ہو"..... جولین نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس دوران
وہ دونوں البتہ فریڈ کو گھسیٹ کر سیڑھیوں کے ساتھ بنی ہوئی اس
چوڑی پٹی پر ڈالنے میں کامیاب ہو گئی تھیں اور ایسی صورت میں
اب انہیں فریڈ کو اٹھانے کی ضرورت نہ رہی تھی۔ جولین اسے بازو
سے پکڑے تیزی سے سیڑھیاں اترتی چلی جا رہی تھی جبکہ بے ہوش
فریڈ اس پٹی پر گھسٹتا ہوا خود بخود نیچے چلا جا رہا تھا۔ جولین سے
آگے موگی سیڑھیاں اترتی چلی جا رہی تھی۔

"تم یہیں رکو۔ میں کار لے کر آتی ہوں۔ پارکنگ کارڈ میرے
پاس ہے"..... جولین نے کہا۔

"ہاں جاؤ۔ لیکن جلدی آنا۔ کسی بھی وقت کچھ ہو سکتا ہے"۔
موگی نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ اس دنیا میں صرف تم ہی عقلمند نہیں ہو۔
نانسنس"..... جولین نے کہا اور فریڈ کا ہاتھ چھوڑ کر وہ آگے بڑھی۔
اس نے دروازہ کھول کر پہلے باہر جھانکا اور پھر تیزی سے باہر نکل
گئی جبکہ موگی دروازے پر موجود تھی۔ وہ بار بار سر باہر نکال کر
دیکھتی کہ کار آ رہی ہے یا نہیں کیونکہ اسے شدید خطرہ لاحق تھا کہ
کسی بھی لمحے صورت حال بدل سکتی ہے۔ صرف اسے حوصلہ اس

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

بات کا تھا کہ فریڈ کے آفس کا دروازہ اس نے اندر سے لاک کر دیا ہے اور ویسے بھی فریڈ کے ماتحت عملے کو بھی معلوم ہو گا کہ و... لڑکیاں اس کے آفس میں موجود ہیں اس لئے وہ حتی الوسع ا... ڈسٹرب کرنے کی کوشش نہیں کریں گے لیکن پھر بھی کسی بھی و... کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ پھر خدا خدا کر کے اسے کار گلی میں آتی دکھ... دی۔ جولین کار کو ریورس کر کے اندر لے آ رہی تھی کیونکہ گلی ا... چوڑی نہ تھی کہ اسے گلی کے اندر ٹرن کیا جا سکتا۔ کار دروازے... قریب پہنچ کر رکی تو موگی نے آگے بڑھ کر کار کا عقبی دروازہ ک... اور پھر موگی اور جولین دونوں نے اس گینڈے نما فریڈ کو گھسیٹ کسی نہ کسی طرح دونوں سیٹوں کے درمیان ٹھونس دیا۔ پھر موگی ع... سیٹ پر بیٹھ گئی جبکہ جولین ڈرائیونگ سیٹ پر اور پھر کار تیزی... آگے بڑھ گئی۔

"زیادہ سپیڈ میں نہ چلاؤ ورنہ پولیس ہمارے پیچھے لگ... ہے"...... عقبی سیٹ پر بیٹھی موگی نے کہا۔

"بس۔ بس۔ نانی، دادی بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں... نہیں ہوں"...... جولین نے غراتے ہوئے لہجے میں جواب د... ہوئے کہا۔

"ایسے مواقع پر تمہاری عقل تمہارا ساتھ چھوڑ دیتی ہے اس... کہہ رہی ہوں ورنہ مجھے معلوم ہے کہ تم بہت عقلمند ہو"...... موگی منہ بناتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا لیکن جولین نے کوئی جواب

اور پھر کار اس کالونی میں داخل ہو گئی جہاں ان کی رہائش گاہ تھی۔ جولین نے کار پھاٹک کے باہر روکی اور مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا تو چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک ورزشی جسم کا مقامی نوجوان باہر آ گیا۔ یہ فرینک کا آدمی تھا جو شروع سے ہی اس کوٹھی میں رہتا تھا۔ فرینک نے اسے ان دونوں کی خدمت کے لئے یہیں رہنے دیا تھا اور ان دونوں کو یقین دلایا تھا کہ یہ ہر لحاظ سے بااعتماد آدمی ہے۔ اس کا نام ٹموتھی تھا۔

"ٹموتھی پھاٹک کھولو"...... جولین نے کار کی کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"یس میڈم"...... ٹموتھی نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر اندر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا تو جولین کار اندر لے گئی۔ اس نے کار اندرونی عمارت کے بالکل قریب لے جا کر روکی اور پھر نیچے اتر آئی۔ ٹموتھی بھی پھاٹک بند کر کے مڑ کر ان کی طرف ہی آ رہا تھا۔ موگی بھی کار سے اتر آئی۔

"ٹموتھی۔ اس آدمی کو گھسیٹ کر باہر نکالو اور پھر اسے نیچے تہہ خانے میں لے جا کر کرسی پر بٹھاؤ اور رسی سے باندھ دو۔ موگی تمہاری مدد کرے گی"...... جولین نے ٹموتھی سے کہا۔

"اور تم کیا کرو گی"...... موگی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میں اس دوران نیا ماسک میک اپ کروں گی۔ پھر تم کر لینا کیونکہ جیسے ہی اس فریڈ کی گمشدگی کا اس کے آدمیوں کو علم ہو گا تو

ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem
ندیم

ہمارے حلیئے پورے شہر میں پھیلا دیئے جائیں گے''..... جولین نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ واقعی، لیکن باکس تو میرے پاس موجود تھا۔ ہمیں یہ کام پہلے ہی کر لینا چاہئے تھا''..... موگی نے کہا۔

''پارکنگ بوائے مجھے نئے چہرے میں دیکھ کر چونک سکتا تھا اس لئے مجبوری تھی''..... جولین نے کہا تو موگی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر جولین برآمدے کی سیڑھیاں چڑھ کر عمارت کے اندر چلی گئی جبکہ ٹموتھی نے موگی کی مدد سے ابھی تک بے ہوش پڑے فریڈ کو کھینچ کر کار سے باہر نکالا اور پھر موگی کی مدد سے ٹموتھی نے اسے اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور راہداری میں داخل ہو کر اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر تہہ خانے کو راستہ جاتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تہہ خانے میں داخل ہو گئے۔ وہاں ایک کرسی موجود تھی۔ ٹموتھی نے اس کرسی پر فریڈ کو ڈال دیا۔

''میں سٹور سے رسی لے آؤں''..... ٹموتھی نے کہا۔

''یہاں میں نے اور جولین نے بیٹھنا ہے اس لئے دو کرسیاں بھی لانی ہیں''..... موگی نے کہا۔

''یس میڈم''..... ٹموتھی نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ موگی نے آگے بڑھ کر کرسی پر ڈھیلے انداز میں پڑے ہوئے فریڈ کے لباس کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ فریڈ کی جیبوں سے ایک چھوٹا پسٹل، ایک پرس اور ایک چھوٹی ڈائری نکلی

جنہیں موگی نے ساتھ پڑی ہوئی تپائی پر رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹموتھی واپس آیا تو اس نے دو کرسیاں اٹھا رکھی تھیں۔ نائیلون کی رسی کا ایک بنڈل اس نے اپنی کمر سے باندھ رکھا تھا۔ کرسیاں رکھ کر اس نے کمر سے رسی کا بنڈل علیحدہ کیا اور موگی نے ٹموتھی کی مدد سے فریڈ کو کرسی کے ساتھ اچھی طرح باندھ دیا۔ اسی لمحے جولین اندر داخل ہوئی تو وہ میک اپ تبدیل کر چکی تھی۔

''اب تم جا کر میک اپ کر لو موگی۔ ہو سکتا ہے کہ حالات ایسے ہو جائیں کہ پھر موقع نہ ملے''..... جولین نے کہا۔

''او کے''..... موگی نے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

''ارے۔ اس کا پریشر تو ریلز کرتی جاؤ تاکہ یہ ہوش میں آ جائے''..... جولین نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''میں آ رہی ہوں''..... موگی نے مڑے بغیر کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی تہہ خانے سے باہر آ گئی۔ ٹموتھی پہلے ہی باہر جا چکا تھا۔ اپنے بیڈ روم میں پہنچ کر موگی نے الماری کھولی۔ اس کی نچلی دراز میں میک اپ باکس تھا۔ اس نے میک اپ باکس کار کی سیٹ کے نیچے بنے ہوئے خانے میں رکھا ہوا تھا تاکہ ہنگامی طور پر استعمال کیا جا سکے اور دوسرا یہاں الماری میں موجود تھا۔ ماسک میک اپ باکس اٹھا کر وہ باتھ روم میں چلی گی۔ پہلے اس نے اپنے چہرے اور سر پر موجود ماسک اتار اور اسے ایک طرف باسکٹ میں پھینک

Uploaded By Muhammad Nadeem

دیا اور پھر باکس میں سے اس نے ایک ماسک نکالا اور اسے ر چہرے اور گردن پر چڑھا کر دونوں ہاتھوں سے اچھی طر ایڈجسٹ کرنا شروع کر دیا۔ آئینے میں دیکھ دیکھ کر وہ کافی دیر تک اسے چہرے پر ایڈجسٹ کرتی رہی۔ انہوں نے چونکہ میک اپ خصوصی تربیت حاصل کی ہوئی تھی اس لئے میک اپ ان کے لئے کوئی مسئلہ نہ تھا لیکن وہ اس لئے اس پر اتنی محنت کر رہی تھی کہ کو ماہر سے ماہر آدمی بھی اس کے میک اپ پر شک نہ کر سکے۔ میک اپ مکمل ہونے کے بعد اس نے باکس واپس الماری میں رکھا او مڑ کر بیڈ روم سے باہر آ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ تہہ خانے میں داخل ہوئی تو جولین اس کے انتظار میں بیٹھی تھی۔ اس کے چہرے پر غص اور ناگواری کے تاثرات نمایاں تھے۔

''اتنی دیر لگا دی تم نے میک اپ میں۔ میں سمجھی کہ تمہیں نیند گئی ہو گی۔ چلو اس کا پریشر آف کرو تاکہ یہ ہوش میں آ سکے''۔ جولین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں نے دیر اس لئے لگائی ہے تاکہ کوئی میرا میک اپ چیک نہ کر سکے جبکہ تم نے جو میک اپ کیا ہے وہ آسانی سے چیک کیا جا سکتا ہے۔ تمہاری گردن پر جہاں ماسک ختم ہو رہا ہے وہاں باقاعد ایک لکیر موجود ہے''..... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مجھے معلوم ہے۔ گردن کی ہیٹ سے یہ خودبخود ختم ہو جائے گی۔ چلو جلدی کرو۔ اس کو بے ہوش ہوئے بہت وقت ہو گیا ہے۔

ایسا نہ ہو کہ یہ مر جائے''..... جولین نے کہا تو موگی آگے بڑھی اور پھر اس نے کرسی پر ڈھلکے ہوئے انداز میں بیٹھے فریڈ کے سینے پر دونوں ہاتھ اس انداز میں رکھے کہ ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ رکھا ہوا تھا اور پھر اس نے دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا۔ تین چار جھٹکوں کے بعد فریڈ کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو موگی نے ہاتھ اٹھائے اور پیچھے ہٹ کر جولین کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد فریڈ کو ہوش آ گیا۔ اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن رسی سے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔ پھر اس کی نظریں سامنے بیٹھی ہوئی جولین اور موگی پر جم گئیں۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''تم دونوں وہی ٹوئن سسٹرز ہو۔ لیکن۔ اوہ۔ تو کیا تم نئے میک اپ میں ہو۔ میں کہاں ہوں۔ یہ سب کیا ہے''..... فریڈ نے حیرت کی شدت سے رک رک کر بولتے ہوئے کہا۔

''میں نے تمہیں دس لاکھ ڈالرز کی آفر کی تھی لیکن تم نہیں مانے اس لئے ہم تمہیں تمہارے آفس سے اغوا کر کے یہاں لے آئی ہیں اور تمہارے کلب کے کسی آدمی کو یہ معلوم نہیں ہے کہ تم کہاں ہو اور کس حالت میں ہو اور ہم نے اس لئے نئے میک اپ کر لئے ہیں کہ تمہارا کوئی آدمی ہم تک نہ پہنچ سکے۔ اب جب تمہاری لاش

Uploaded By Muhammad Nadeem
ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

سڑک پر پڑی ہوئی ملے گی تو پھر تمہاری سپلائی اور تمہاری کمائی کوئی اور کھائیں گے''...... جولین نے سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''یہ کیسے ممکن ہے کہ کسی کو میرے اغوا کا علم نہ ہو سکے۔ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے''...... فریڈ نے کہا۔

''تمہاری یہاں موجودگی تمہیں خود ہی بتا رہی ہے کہ ایسا ہوا ہے اور اب چونکہ تم ذہنی طور پر سنبھل گئے ہو اس لئے اب میں آخری بار تمہارے سامنے دو آپشنز رکھتی ہوں۔ ایک تو یہ کہ اب بھی ہم تمہیں دس لاکھ ڈالرز دینے اور زندہ چھوڑ دینے کے لئے تیار ہیں۔ اگر تم ہمیں وہ راستہ تفصیل سے بتا دو جس راستے کے ذریعے لڑکیاں کامبو کے سرکل ہاؤس میں میجر حسن تک پہنچتی ہیں لیکن اس صورت میں تم اس وقت تک ہماری تحویل میں رہو گے جب تک ہم میجر حسن سے ملاقات کر کے واپس نہ آ جائیں۔ دوسری صورت میں جس طرح ہم نے تمہارے دل پر مخصوص انداز کا پریشر ڈال کر تمہارے خون کی روانی کو بے حد سلو کر دیا تھا اور تم کئی گھنٹوں تک بے ہوش رہے ہو اس طرح ہم تمہارا شعور ناکارہ کر کے تمہارے لاشعور سے سب کچھ معلوم کر لیں گے لیکن پھر تمہیں گولی مارنا ضروری ہو جائے گا جس طرح پاگل کتے کو گولی مارنا ضروری ہوتا ہے اسی طرح۔ چونکہ تمہارا دماغ ختم ہو جائے گا اور تم پاگل کتے کی شکل میں آ جاؤ گے اس لئے تمہیں گولی مارنا تمہارے حق میں بہتر

رہے گا اور پھر تمہاری لاش کسی سڑک کے کسی ویران حصے میں یا کسی ویرانے میں ڈال دی جائے گی۔ اب یہ تم پر منحصر ہے۔ بولو''۔ جولین نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو فریڈ نے بے اختیار جھرجھری سی لی۔ جولین نے جس سرد مہرانہ انداز میں ساری بات کی تھی اس نے واقعی فریڈ جیسے شخص کو بھی خوفزدہ کر دیا تھا۔

''میں بتانے کو تیار ہوں۔ تم بے شک کوئی رقم نہ دو۔ بس مجھے زندہ چھوڑ دو۔ مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ مجھے تمہاری بات پہلے ہی مان لینی چاہئے تھی''...... فریڈ نے کہا۔

''اوکے۔ تم نے ضد چھوڑ دی ہے اور بہتر آپشن قبول کر لیا ہے اس لئے اب تفصیل سے بتا دو۔ تمہیں زندگی بھی ملے گی اور ساتھ ہی رقم بھی۔ لیکن سب کچھ سچ بتا دو''...... جولین نے کہا تو فریڈ نے اس طرح تفصیل بتانا شروع کر دی جیسے کوئی ٹیپ ریکارڈر آن ہو جاتا ہے۔ پھر جولین نے مزید سوالات کر کے اس سے مزید تفصیلات معلوم کر لیں۔

''اوکے۔ شکریہ۔ اب تم اس حالت میں اس وقت تک رہو گے جب تک ہم میجر حسن سے ملاقات کے بعد واپس نہیں آ جاتیں۔ ہاں۔ اب بھی وقت ہے۔ اگر تم نے کوئی غلط بات کی ہے تو ابھی اسے ٹھیک کر لو''...... جولین نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''میں نے سب کچھ بتا دیا ہے اور درست بتایا ہے''...... فریڈ نے کہا۔

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

''اوکے۔ اب میں جا رہی ہوں۔ موگی تمہارا کیا پروگرام ہے''...... جولین نے موگی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم نے اسے آپشنز دیئے ہیں۔ میں نے کوئی آپشن نہیں دیا اس لئے سوری فریڈ۔ میں دشمن کو زندہ چھوڑنے کی قائل نہیں ہوں۔ اگر جولین بھی میرے ساتھ دشمنی کرے گی تو میں اسے بھی نہیں چھوڑوں گی''...... موگی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ جیکٹ کی جیب سے باہر آیا اور پھر اس سے پہلے کہ فریڈ کچھ کہتا تہہ خانہ فائرنگ اور فریڈ کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔

ندیم

ندیم

کار خاصی تیز رفتاری سے ڈان کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈان کالونی امراء کی کالونی تھی اور یہاں ہر کوٹھی کسی محل سے کم نہ تھی۔ ہر کوٹھی کا رقبہ بھی خاصا بڑا تھا اور وہاں عمارت بنانے میں بھی کسی نے کنجوسی نہ کی تھی اس لئے اس کالونی کی ہر کوٹھی اپنے طور پر طرز تعمیر کا شاہکار نظر آتی تھی۔

''ڈان کالونی کی کون سی کوٹھی ہے''...... سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے ڈرائیونگ سیٹ پر موجود صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اٹھارہ اے''...... صفدر نے جواب دیا۔

''تو یہاں بھی اے، بی، سی کی تقسیم ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

''اس بناء پر نہیں کہ کوٹھیاں چھوٹی بڑی ہیں جبکہ کالونی کو اے

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

بی سی میں اس لئے تقسیم کیا گیا ہے تاکہ شناخت میں آسانی ہو ور... جس طرح کہا جاتا ہے کہ لنکا میں سب باون گزے ہوتے ہیں اس... طرح اس کالونی کی سب کوٹھیاں بھی باون گزی ہیں''..... صفدر ... جواب دیا تو کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد کار ... کالونی میں داخل ہوئی تو کیپٹن شکیل کوٹھیوں کے نئے نئے طرز تعمیر دیکھ کر خاصا حیران ہوا۔ شاید وہ پہلی بار یہاں آیا تھا۔

''واقعی یہاں پیسہ پانی کی طرح بہایا گیا ہے''..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''پیسہ نہیں دولت''..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر نے کار ایک خوبصورت کوٹھی کے جہازی سائز گیٹ کے سامنے روک دی اور نیچے اتر کر اس نے ستون پر موجود کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک باوردی نوجوان باہر آ گیا۔ اپنے انداز سے ملازم دکھائی دے رہا تھا۔

''یس سر''..... آنے والے نے صفدر کو دیکھتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''مسٹر فرینک سے ملنا ہے۔ میرا نام صفدر ہے اور یہ میرے ساتھی کیپٹن شکیل ہیں۔ ہمارا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے ہے''۔ صفدر نے کہا تو ملٹری انٹیلی جنس کا سن کر دربان بے اختیار چونک پڑا۔

''میں صاحب سے معلوم کرتا ہوں جناب''..... دربان ...

اور تیزی سے مڑ کر وہ چھوٹے پھاٹک سے اندر چلا گیا۔

''ملٹری انٹیلی جنس کے الفاظ نے جادو کی طرح اثر کیا ہے ورنہ شاید وہ ہمیں یہیں سے ہی ٹال دیتا''..... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں نے معلوم کر لیا تھا کہ فرینک گھر پر ملاقات کرنے کا عادی نہیں ہے اس لئے مجبوراً مجھے یہ نام لینا پڑا''..... صفدر نے کہا۔

''لیکن وہ ملٹری انٹیلی جنس کو کیا بتائے گا۔ اس نے لامحالہ ٹالنے کی کوشش کرنی ہے''..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ایک بار ملاقات ہو جائے باقی کام ہم خود کر لیں گے''۔ صفدر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی چھوٹا پھاٹک کھلا اور وہی نوجوان باہر آ گیا۔

''سوری جناب۔ صاحب کہہ رہے ہیں کہ آپ لائٹ کلب میں ان سے ملاقات کر لیں یا وہ خود آپ کے چیف کو فون کر لیں گے''..... اس نوجوان نے قدرے مؤدبانہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''وہ سو رہے ہیں یا جاگ رہے ہیں۔ کیا کر رہے ہیں''۔ صفدر نے پوچھا۔

''وہ کلب کا کوئی ضروری کام کر رہے ہیں جناب''..... نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

"تمہارا نام کیا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"جی۔ میرا نام جیگر ہے اور میں یہاں چوکیدار ہوں"۔ نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ ہم فون پر بات کر لیں گے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی بہتر"...... جیگر نے اس بار قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ کیپٹن شکیل پہلے ہی کار سے نیچے اتر کر صفدر کے ساتھ کھڑ[ا] تھا۔ اس نے یکلخت ہاتھ کو جھٹکا دیا تو جیگر چیختا ہوا اچھل کر نیچے گر[ا] ہی تھا کہ صفدر کی لات حرکت میں آئی اور جیگر ایک بار پھر چیختا ہو[ا] وہیں زمین پر ہی لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ صفدر نے جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور اس کے ساتھ ہی وہ اسے کسی کھلونے کی طرح اٹھا کر چھوٹے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ پھاٹک کی سائیڈ میں ایک گارڈ روم موجود تھا جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ صفدر نے جیگر کو ایک طرف اچھال دیا۔

"کیپٹن شکیل۔ تم بڑا پھاٹک کھول کر کار اندر لے آؤ۔ چابی اگنیشن میں موجود ہے۔ میں اس فرینک کو دیکھتا ہوں"...... صفدر نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

"یہ محل ہے۔ یہاں خاصے ملازم ہوں گے"...... کیپٹن شکیل نے واپس مڑتے ہوئے کہا تو صفدر یکلخت ٹھٹھک کر رک گیا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ پھر یہاں بے ہوش کرنے وا[لی]

Uploaded By Muhammad Nadeem

بس فائر کرنا ہو گی"...... صفدر نے تیز لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا اور سائیڈ پر موجود کھلے ہوئے چھوٹے پھاٹک سے باہر آ گیا جبکہ کیپٹن شکیل نے ایک نظر بڑے پھاٹک پر ڈالی اور پھر سر ہلاتا ہوا تیزی سے گارڈ روم کی طرف مڑ گیا کیونکہ اندر کی طرف سے پھاٹک کی ساخت دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ پھاٹک میکانکی انداز میں گارڈ روم سے کھولا اور بند کیا جاتا ہو گا۔ گارڈ روم میں واقعی میز پر ایک ڈبہ موجود تھا جس پر دو بڑے بڑے ہک لگے ہوئے تھے۔ ایک ہک کا رنگ سبز اور دوسرے کا سرخ تھا۔ کیپٹن شکیل نے سبز رنگ والے ہک کو ایک جھٹکے سے نیچے کر دیا اور پھر گارڈ روم کے کھلے دروازے سے دیکھا تو پھاٹک از خود تیزی سے کھلتا چلا جا رہا تھا۔ البتہ یہ کام اس قدر خاموشی سے ہو رہا تھا کہ پھاٹک کھلنے کی معمولی سی آواز بھی سنائی نہ دے رہی تھی۔

چند لمحوں میں جہازی سائز کا پھاٹک بغیر کوئی آواز نکالے کھل گیا تو صفدر کار لے کر اندر داخل ہوا۔ کار کے اندر آنے کے بعد کیپٹن شکیل نے سرخ رنگ کا ہک ایک جھٹکے سے نیچے کر دیا تو جہازی سائز کا پھاٹک میکانکی انداز میں کوئی آواز پیدا کئے بغیر بند ہونے لگ گیا اور کیپٹن شکیل گارڈ روم سے باہر آ گیا۔ صفدر نے کار ایک سائیڈ پر موجود سفید رنگ کی کار کے قریب لے جا کر روکی اور پھر وہ کار سے نیچے اتر آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک لمبی نال کا پسٹل موجود تھا۔ اس پسٹل کو دیکھتے ہی کیپٹن شکیل سمجھ گیا کہ انتہائی

Uploaded By Muhammad Nadeem

طاقتور گیس پسٹل استعمال کیا جا رہا ہے۔ چونکہ وہ دونوں کھلی فضا میں موجود تھے اس لئے انہیں گیس کی زیادہ فکر نہ تھی۔ اسی لئے صفدر نے پسٹل کا رخ عمارت کی اندرونی طرف کر کے بار بار ٹریگر دبانا شروع کر دیا۔ کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی پسٹل کی لمبی نال سے سیاہ رنگ کے کیپسول نکل کر بجلی کی سی تیزی سے برآمدے کے اندر گر کر نظروں سے غائب ہوتے چلے گئے۔ چار کیپسول فائر کر کے صفدر نے ہاتھ جھکا لیا اور کیپٹن شکیل نے سانس بند کر لیا۔ اسے معلوم تھا کہ صفدر نے بھی سانس روک لیا گا۔ پھر تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل نے آہستہ سے سانس لیا لیکن کوئی نامانوس بو محسوس نہ ہونے پر اس نے نارمل انداز میں سانس لینا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر چھوٹا پھاٹک بھی بند کر دیا۔

''اتنا بڑا محل ہے اور یہاں ملازم بھی کوئی نہیں ہے۔ یہ ایک گارڈ ہے۔ باقی کوئی آدمی ہمیں نظر نہیں آیا ابھی تک''...... چھوٹا پھاٹک بند کر کے کیپٹن شکیل نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہاں سب کام میکانکی انداز میں ہوتے ہیں اس لئے افرادی قوت کم استعمال کی جاتی ہے۔ باہر کے لئے بھی ایک گارڈ کافی سمجھا گیا۔ اندر بھی شاید دو تین ہی ملازم ہوں گے''...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر بھی باورچی ہوگا۔ اتنی بڑی کوٹھی کی روزانہ صفائی ہوتی ہے۔ باقی روٹین کی صفائی بھی روزانہ ہوتی ہوگی اس لئے ملازموں کی خاصی بڑی تعداد ہونی چاہئے''...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

''پہلے دور میں ان کاموں کے لئے نوکروں کی فوج ظفر موج رکھنا پڑتی تھی لیکن اب مشینوں کے ذریعے سارا کام چند افراد کی مدد سے مکمل ہو جاتا ہے''...... صفدر نے جواب دیا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''لائٹ کلب اتنا بڑا کلب تو نہیں ہے کہ اس کا مالک اس محل نما کوٹھی کا مالک بن سکے''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کیپٹن شکیل نے کہا۔ وہ دونوں اس لئے باہر کھڑے باتیں کرنے میں مصروف تھے کہ اندر بند جگہوں پر گیس کے اثرات پوری طرح ختم ہو جائیں تو پھر وہ اندر جائیں۔

''یہ سب غیر ملکی تنظیموں کی داد و دہش ہوتی ہے۔ یہ صرف کلب کی کمائی نہیں ہے۔ آؤ۔ اب کافی وقت ہو گیا ہے''...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے چلتے ہوئے اندرونی عمارت میں داخل ہو گئے۔ کوٹھی کافی وسیع و عریض تھی لیکن زیر استعمال ایریا چھوٹا تھا۔ باقی تمام کمرے لاکڈ تھے۔ کچن میں دو عورتیں بے ہوش پڑی تھیں لیکن وہ دونوں اپنے لباسوں سے ملازمائیں ہی دکھائی دے رہی تھیں۔ ایک کمرے کے دروازے کے سامنے ایک مسلح آدمی بے ہوش پڑا نظر آ رہا تھا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ صفدر نے آگے بڑھ کر دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا

ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

گیا اور پھر صفدر اور کیپٹن شکیل نے ایک ادھیڑ عمر آدمی کو کرسی اور دروازے کے درمیان قالین پر اوندھے منہ بے ہوش پڑے ہوئے دیکھا۔ اس نے سوٹ پہنا ہوا تھا اور اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ تیار ہو کر باہر جانے کے لئے کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف جا رہا تھا کہ بے ہوش ہو کر گر گیا۔

''میرے خیال میں یہی فرینک ہے''...... صفدر نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ چونکہ یہ تیار ہونے میں مصروف تھا اور اس کا مسلح محافظ اس کے باہر آنے کے انتظار میں یہیں کھڑا رہا۔ وہ باہر آ جاتا تو پھر یہاں فائرنگ کرنا پڑتی''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر نے جھک کر فرش پر پڑے ہوئے فرینک کو اٹھا کر ایک کرسی پر ڈال دیا۔

''اب رسی ڈھونڈنا پڑے گی''...... صفدر نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ اسے یہاں سے کار میں ڈال کر فورسٹارز کے ہیڈکوارٹر لے جایا جائے۔ یہاں کسی بھی وقت مداخلت ہو سکتی ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''لیکن ہم نے صرف معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اسے ہلاک نہیں کرنا کیونکہ ابھی کوئی چیز واضح نہیں ہے''...... صفدر نے کہا۔

''تو کیا ہوا۔ اسے دوبارہ بیہوش کر کے وہاں سے کسی اور جگہ ڈال دیں گے۔ ہلاک نہیں کریں گے اور خود ماسک میک اپ کر

لیں گے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ فرینک کو بے ہوشی کے عالم میں کار میں ڈال کر اس کوٹھی سے باہر آئے۔ کیپٹن شکیل نے گارڈ روم سے بڑے پھاٹک کو بند کیا اور خود چھوٹے پھاٹک سے باہر آ کر چھوٹا پھاٹک بھی بند کر دیا اور پھر کار میں بیٹھ گیا تو صفدر نے جو ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھا، کار آگے بڑھا دی اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ اس کوٹھی میں پہنچ گئے جہاں فورسٹارز نے ہیڈکوارٹر بنایا ہوا تھا۔ صفدر اور اس کے ساتھی بھی ضرورت پڑنے پر اسے استعمال کرتے رہتے تھے اس لئے وہ فرینک کو یہاں لے آئے تھے۔ یہاں مستقل رہنے والا ملازم بھی انہیں اچھی طرح جانتا تھا اس لئے وہ کار اندر لے آئے اور پھر ملازم کی مدد سے انہوں نے فرینک کو ٹارچنگ روم میں ایک راڈز والی کرسی پر بٹھا کر راڈز میں جکڑ دیا اور پھر انہوں نے ملازم کو باہر کا خیال رکھنے کا کہہ کر بھیج دیا۔ صفدر نے کار کی فرنٹ سیٹ کے نیچے بنے ہوئے خانے سے گیس پسٹل اٹھانے کے ساتھ ساتھ اینٹی گیس کی بوتل بھی اٹھا کر جیب میں ڈال لی تھی اس لئے اس نے جیب سے اینٹی گیس کی بوتل نکالی تو کیپٹن شکیل نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا تو صفدر نے چونک کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

''اسے ہوش میں لانے سے پہلے ہمیں ماسک میک اپ کر لینا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

"ٹھیک ہے۔ میرے ذہن سے یہ بات نکل گئی تھی"...... صفدر نے رکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بوتل کو واپس جیب میں ڈال لیا۔ پھر میک اپ روم میں جا کر ان دونوں نے میک اپ کئے۔ میک اپ مقامی ہی تھے۔ میک اپ سے مطمئن ہونے کے بعد وہ دونوں ایک بار پھر ٹارچنگ روم میں پہنچے تو فرینک راڈز میں جکڑا ہوا ویسے ہی کرسی پر موجود تھا۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی اور جسم ڈھیلا پڑا ہوا تھا۔ صفدر نے جیب سے اینٹی گیس کی بوتل نکالی اور آگے بڑھ کر اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور بوتل کا دہانہ فرینک کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل کو ہٹایا اور ڈھکن لگا کر اسے واپس جیب میں ڈال لیا اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ کیپٹن شکیل پہلے ہی ساتھ موجود دوسری کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد فرینک کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے اور آہستہ آہستہ ان میں تیزی آتی چلی گئی۔ پھر جیسے ہی اس نے آنکھیں کھولیں اور اس کا جسم سیدھا ہوا تو اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔ پھر اس نے اس انداز میں ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا جیسے وہ اس جگہ کو پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ کون سی جگہ ہے۔ تم لوگ کون ہو۔ میں کہاں ہوں"...... فرینک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام فرینک ہے اور تم لائٹ کلب کے مالک اور جنرل

مینجر ہو"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو اور میں کہاں ہوں۔ یہاں کیسے لایا گیا ہوں۔ میں تو اپنی رہائش گاہ پر تھا"...... فرینک نے پہلے کی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام سعید ہے اور یہ میرا ساتھی ہے۔ اس کا نام کیپٹن ہے۔ ہم تمہیں تمہاری رہائش گاہ سے اٹھا کر یہاں لے آئے ہیں۔ ہم نے تم سے چند معلومات حاصل کرنی ہیں"...... صفدر نے کہا تو فرینک بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ہاں۔ کہیں تمہارا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے تو نہیں"۔ فرینک نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں چونک پڑے۔

"تم نے یہ بات کیوں کی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اس لئے کہ مجھے گارڈ جیگر نے فون پر بتایا تھا کہ دو لمبے تڑنگے آدمی کار پر آئے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ ان کا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے ہے اور وہ مجھ سے ملنا چاہتے ہیں تو میں نے اسے کہہ دیا کہ انہیں کہو کہ وہ مجھ سے کلب میں آ کر ملیں اور اگر نہ ملیں تو میں ان کے چیف سے خود بات کر لوں گا۔ پھر جیگر نے کوئی مزید بات نہ کی۔ اس کے بعد میں تیار ہو کر کلب جانے کے لئے کمرے سے باہر جا رہا تھا کہ اچانک میرا ذہن کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھوما اور اب مجھے یہاں ہوش آیا ہے اور تمہارے قد وقامت [illegible] اور تمہارا [illegible] تم نے اب تک جو کچھ کیا ہے اور یہ راڈز

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

والی کرسیاں اور خصوصی ٹارچنگ روم دیکھ کر میں نے یہی اندازہ لگایا ہے کہ تم دونوں کا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے ہے''...... فرینک نے خاصی ٹھوس وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''اب تم چونکہ ذہنی طور پر سنبھل گئے ہو اس لئے اب اصل بات کی طرف آتے ہیں۔ تمہارے کلب میں دو یورپی نژاد لڑکیاں جو دیکھنے میں ٹوئن یعنی جڑواں لگتی تھیں آئیں اور کئی گھنٹوں تک تمہارے آفس میں رہیں۔ اس کے بعد وہ دونوں مقامی میک اپ میں واپس گئیں۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں''...... صفدر نے کہا۔

''اس حد تک تو درست ہے کہ دو ٹوئن لڑکیاں میرے پاس آفس میں بیٹھی رہیں اور پھر چلی گئیں۔ البتہ یہ غلط ہے کہ وہ میک اپ میں واپس گئیں''...... فرینک نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''دیکھو فرینک۔ تم اس وقت موت اور زندگی کے دوراہے پر کھڑے ہو۔ ایک راستہ یہ ہے کہ تم سب کچھ سچ سچ بتا دو تو تمہیں بے ہوش کر کے یہاں سے نکال دیا جائے گا اور تم کسی باغ میں بے ہوش پڑے ہوئے پولیس کو دستیاب ہو جاؤ گے لیکن بہرحال زندہ رہو گے۔ دوسرا راستہ موت کی طرف جاتا ہے۔ تم جھوٹ بولو گے اور ہم تمہیں ہلاک کر کے تمہاری لاش کسی ویرانے میں پھینک دیں گے۔ اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم کون سا راستہ اختیار کرتے ہو''...... صفدر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''لیکن اس کا کیا حل ہو گا کہ میں سچ بولتا رہوں اور تم اسے جھوٹ سمجھتے رہو اور آخرکار مجھے ہلاک کر دو''...... فرینک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہم تمہیں اس کا حلف دیتے ہیں کہ ایسا نہیں ہو گا اور یہ بھی سن لو کہ تم سچ بولو گے تو ہمیں علم ہو جائے گا اور جھوٹ بولو گے تو ہمیں پھر بھی علم ہو جائے گا جیسے تم نے ابھی آدھی بات سچ کی ہے اور آخری آدھی بات جھوٹ۔ تم نے یہ بات سچ کی ہے کہ ٹوئن لڑکیاں تمہارے آفس میں موجود رہیں لیکن یہ بات جھوٹ کہی ہے کہ وہ میک اپ کئے بغیر واپس چلی گئی ہیں''...... صفدر نے جواب دیا تو فرینک نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''ٹھیک ہے۔ تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ اب میں جو کچھ کہوں گا سچ کہوں گا''...... فرینک نے کہا۔

''تو پھر بتاؤ کہ یہ دونوں لڑکیاں کون تھیں۔ کیوں تمہارے پاس بیٹھی رہیں۔ کیا چاہتی تھیں اور کیوں میک اپ کر کے واپس گئیں۔ ان کے بارے میں سب کچھ سچ بتا دو''...... صفدر نے کہا۔

''ایک شرط پر کہ میرا نام درمیان میں نہیں آئے گا کیونکہ یہ حکومتی ایجنسی کا معاملہ ہے۔ ان تک میرا نام پہنچ گیا تب بھی مجھے ہلاک کر دیا جائے گا''...... فرینک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم فکر مت کرو۔ کسی کو معلوم نہیں ہے کہ تم کب اغوا کئے گئے اور کہاں سے لے جائے گئے ہو۔ تمہارا نام ہمارے ذریعے کبھی

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

سامنے نہیں آئے گا“...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ تو سنو۔ میرا تعلق یورپ کے ملک کاسبا سے ہے۔ کاسبا کی ایک سرکاری ایجنسی فارٹون کی نمائندگی میں یہاں پاکیشیا میں کرتا ہوں اور اس ایجنسی سے دو جڑواں بہنیں بھی متعلق ہیں۔ وہ اس ایجنسی کی سپر ایجنٹس ہیں اور ان کا علیحدہ سیکشن ہے۔ انہیں ٹوئن سسٹرز کہا جاتا ہے اور انہوں نے ایسے ایسے مشنز مکمل کئے ہیں کہ انسان سن کر حیران رہ جاتا ہے۔ ان کی خصوصیت یہ ہے کہ دونوں آپس میں ہر وقت لڑتی رہتی ہیں لیکن اس لڑائی کے باوجود یہ اکٹھی رہتی ہیں اور اکٹھی ہی کام کرتی ہیں۔ یہ دونوں بے حد ذہین اور فعال ایجنٹس ہیں۔ بہرحال فارٹون کے سربراہ کی طرف سے مجھے حکم دیا گیا کہ ٹوئن سسٹرز ایک اہم مشن پر پاکیشیا آ رہی ہیں اور میں نے ان کی یہاں مکمل مدد کرنی ہے۔ میرا تو کام ہی یہی تھا۔ بہرحال وہ دونوں یہاں پہنچ گئیں۔ میرے آدمیوں نے ان کے لئے ایک کالونی میں کوٹھی کا انتظام کیا۔ وہ دونوں میرے آفس آ گئیں۔ وہ پہاڑی شہر کامبو کے سرکل ہاؤس کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتی تھیں۔ خاص طور پر اس بارے میں کہ وہاں سپلائی کون کرتا ہے۔ میں نے معلوم کر کے انہیں بتایا کہ وہاں شراب اور لڑکیاں سپلائی کراؤن کلب کا مالک اور جنرل مینجر فریڈ کرتا ہے۔ ان کے کہنے پر میں نے فریڈ کو کال کیا اور اس سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن اس نے تفصیل بتانے سے یہ کہہ کر

انکار کر دیا کہ وہ اپنا مستقل دھندہ بند نہیں کرانا چاہتا۔ اس نے بتایا کہ وہاں کمانڈوز کو سپلائی کی جاتی ہے جن کا انچارج میجر حسن ہے اور اس کے تحت بیس کمانڈوز ہیں۔ وہاں ایک سرکاری لیبارٹری ہے جس کا انچارج ڈاکٹر ابراہیم ہے“...... فرینک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”سپلائی کے بارے میں تم نے معلومات کس سے حاصل کیں یا تمہیں ازخود پہلے سے معلوم تھا“...... صفدر نے پوچھا۔

”نہیں۔ میں نے تو اس سرکل ہاؤس کے بارے میں پہلی بار سنا تھا۔ میں نے ملٹری انٹیلی جنس کے ایک آفسر جس کا نام میجر یوسف ہے، سے رابطہ کیا۔ اس نے بھاری رقم کے عوض یہ سب کچھ بتا دیا“...... فرینک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا اس لیبارٹری کے بارے میں میجر یوسف نے بتایا تھا“۔ صفدر نے پوچھا۔

”ہاں۔ ٹوئن سسٹرز کو اس لیبارٹری کے بارے میں معلومات چاہئیں تھیں جہاں ایک اینٹی میزائل گن پر کام کیا جا رہا تھا۔ میجر یوسف نے بتایا کہ یہ ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری کامبو میں سرکل ہاؤس کہلاتی ہے اور باقاعدہ ملٹری کمانڈوز اس کی حفاظت کرتے ہیں اور باقی تفصیلات بھی اسی میجر یوسف نے بتائیں“...... فرینک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مگر یہ ٹوئن سسٹرز میک اپ کر کے وہاں سے واپس کیوں

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

گئیں۔ اس کی وجہ''...... صفدر نے پوچھا۔

''اس میجر یوسف نے مجھے فون کر کے بتایا کہ کچھ لوگ ان سسٹرز کا فوٹو دکھا کر ان کے بارے میں پوچھتے پھر رہے ہیں۔ اسے کوکسی کلب کے سپروائزر نے یہ بات بتائی تھی۔ میں نے ٹوئن سسٹرز کو بتا دی تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ یہاں سے مقامی میک اپ کر کے واپس جائیں گی۔ چنانچہ میں نے انہیں ماسک میک اپ باکس مہیا کر دیا اور وہ مقامی میک اپ کر کے واپس چلی گئیں''...... فرینک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب یہ ٹوئن سسٹرز کہاں ہیں''...... صفدر نے پوچھا۔

''میرے آفس سے جانے کے بعد میرا ان سے کوئی رابطہ نہیں ہے''...... فرینک نے جواب دیا۔

''ان کی کوٹھی کا نمبر اور ایڈریس کیا ہے''...... صفدر نے پوچھا فرینک نے بتا دیا۔

''وہاں کا فون نمبر کیا ہے''...... صفدر نے پوچھا تو فرینک نے فون نمبر بھی بتا دیا تو صفدر نے سائیڈ تپائی پر رکھے ہوئے فون رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا اور مسلسل گھنٹی بجنے کے بعد فون خود بخود بند ہو گیا تو صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''اوکے۔ ہم اپنا وعدہ پورا کریں گے۔ لیکن یہ خیال رکھنا کہ ہمارے بارے میں ٹوئن سسٹرز تک کوئی بات نہ پہنچے''...... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ایسا ہی ہو گا۔ مجھے اپنی زندگی زیادہ عزیز ہے''...... فرینک نے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر اچانک اپنا ایک بازو گھمایا اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے فرینک کی کنپٹی پر پڑا اور فرینک کے حلق سے یکلخت کربناک چیخ نکلی۔ ابھی چیخ کمرے میں گونج ہی رہی تھی کہ صفدر کا بازو دوسری بار گھوما اور پہلی ضرب کے عین اوپر دوسری ضرب پڑی اور اس بار فرینک کے حلق سے ادھوری سی چیخ نکلی اور اس کی گردن سائیڈ پر ڈھلک گئی اور نہ صرف گردن بلکہ پورا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

''آؤ۔ اب ملازم کو کہہ کر اسے کسی ویران جگہ پر پھینکوا دیں گے''...... صفدر نے مڑ کر کیپٹن شکیل سے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ندیم

کار خاصی تیز رفتاری سے کاما ٹاؤن کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر جولین بیٹھی تھی جبکہ سائیڈ سیٹ پر موگی ہاتھ میں ایک باتصویر رسالہ پکڑے بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی نظریں رسالے پر جمی ہوئی تھیں۔ اس وقت صبح کا وقت تھا اور ہر طرف خوشگوار سا اجالا پھیلا ہوا تھا۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ سڑک پر ٹریفک تقریباً نہ ہونے کے برابر تھی۔ کاما ایک پہاڑی کے دامن میں واقع قصبہ تھا اس لئے کاما تک میدانی علاقہ تھا۔ البتہ کاما کے بعد پہاڑی علاقہ شروع ہو جاتا تھا اس لئے وہاں موجود سڑکیں تنگ تھیں اور ان میں جگہ جگہ تنگ اور خطرناک موڑ تھے لیکن اس وقت ٹوئن سسٹرز جس سڑک پر جا رہی تھیں وہ کشادہ اور ہموار تھیں۔

''ایسی کون سی تصویر تمہیں پسند آ گئی ہے کہ مسلسل اسے دیکھے جا رہی ہو''...... جولین نے اچانک موگی کی طرف رخ کر کے ہوئے کہا۔

''جدید فیشن پر مبنی رسالہ ہے لیکن جنہیں جدید کا نام دیا گیا ہے وہ انتہائی اوٹ پٹانگ لباس ہیں''...... موگی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

''تمہارے نزدیک تو جدت کا مطلب اور ہے''...... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا تو موگی بے اختیار اچھل پڑی۔

''کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتی ہو تم''...... موگی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مجھے معلوم ہے کہ کم سے کم لباس کو ہی تم جدید کہتی ہو۔ مکمل لباس تمہارے نزدیک کسی بھی انداز کا ہو جدید ہو ہی نہیں سکتا''...... جولین نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ کیا کہہ رہی ہو۔ اپنی بات مجھ پر ٹھونس رہی ہو۔ تم خود اس معاملے میں مکمل جاہل ہو۔ مکمل جاہل''...... موگی نے چلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں کیسے جاہل ہوں۔ میں تو کہتی ہوں کہ عریانی پسماندگی ہے۔ مکمل لباس جدت ہے۔ بچہ مکمل طور پر عریاں پیدا ہوتا ہے پھر شعور اسے لباس پہناتا ہے اور جیسے جیسے وہ باشعور ہوتا جاتا ہے اس کا لباس مکمل ہوتا چلا جاتا ہے جبکہ تمہارا نظریہ اس سے مختلف ہے۔ تم عریانی کو جدت کہتی ہو''...... جولین نے تیز تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

''اس وقت مکمل لباس کس نے پہن رکھا ہے۔ بولو۔ میں نے یا تم نے۔ بولو''..... موگی نے کہا۔

''ہم دونوں نے، کیونکہ ہم کسی فیشن شو میں نہیں جا رہیں۔ یقیناً کسی فیشن شو میں تم جاتی تو کبھی مکمل لباس پہن کر نہ جاتی''۔ جولین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''چلو ایسے ہی سہی۔ تم بتاؤ کیا تم نے ساکس پہنی ہوئی ہیں۔ بولو''..... موگی نے چیلنج کرتے ہوئے کہا۔

''تمہیں معلوم تو ہے کہ ساکس مجھے مجبوراً پہننا پڑیں تو پہنتی ہوں ورنہ نہیں لیکن تم کیوں پوچھ رہی ہو''..... جولین نے کہا۔

''میں نے ساکس پہنی ہوئی ہیں اس لئے میرا لباس مکمل ہے۔ تمہارا نہیں۔ تم اب بولو مکمل لباس میں نے پہن رکھا ہے یا تم نے''..... موگی نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا تو جولین بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''واہ۔ کیا کہنے تمہارے مکمل لباس کے''..... جولین نے ہنستے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ ساکس لباس میں شامل نہیں ہیں کیا۔ بولو''..... موگی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہاں ہیں۔ مگر بوڑھی عورتوں کے لئے اور تم میری نظر میں بوڑھی ہو چکی ہو۔ عمر کے لحاظ سے نہیں بلکہ سوچ کے لحاظ سے''۔ جولین نے مزے لے لے کر بولتے ہوئے کہا۔

''بوڑھی تم خود ہو گی۔ میں تو ابھی جمعہ جمعہ آٹھ دن کی بھی نہیں ہوئی''..... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولین ایک بار پھر ہنس پڑی۔

''تو تم ابھی آٹھ یوم کی بھی نہیں ہوئی۔ واہ''..... جولین نے ہنستے ہوئے کہا تو اس بار موگی بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

''تم مجھے تنگ نہ کیا کرو ورنہ کسی روز میرے ہاتھوں قبر میں اتر جاؤ گی''..... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تنگ نہ کروں تو تم اب تک پھیل کر بھینس بن چکی ہوتی اس لئے تمہیں میرا مشکور رہنا چاہئے۔ تم میری وجہ سے سمارٹ ہو''۔ جولین نے کہا۔

''اور تمہارا اپنا کیا حال ہے۔ نجانے کیا الا بلا کھاتی رہتی ہو اور ہر روز تمہارے جسم پر چربی کی نئی تہہ چڑھ جاتی ہے''..... موگی نے ایک بار پھر غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں تو بڑی کنٹرولڈ غذا کھاتی ہوں۔ تم نجانے کیا کھاتی ہو کہ ہر طرف سے پھیلتی چلی جا رہی ہو۔ اب تمہارے لئے زیادہ چلنا بھی محال ہو جاتا ہے''..... جولین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کو تیزی سے موڑا تو کار قصبے کی حدود میں داخل ہو گئی۔

''بس۔ بس۔ زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب مزید کوئی لفظ کہا تو میں تمہیں اٹھا کر چلتی کار سے باہر پھینک دوں گی۔ سمجھیں''..... موگی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

"خاموش رہو"..... جولین نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو موگی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ کار قصبے کے اندر موجود ایک سڑک پر تیزی سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر کچھ دیر بعد وہ سڑک پہاڑیوں کے دامن میں پہنچ کر ختم ہو گئی لیکن بائیں طرف ایک اور چھوٹی اور تنگ سڑک پہاڑیوں میں جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ جولین نے کار بائیں طرف کو موڑ دی اور پھر کچھ دور جا کر اس نے کار کو ایک اونچی چٹان کے نیچے روک دیا۔

"پوری طرح تیار ہو نا"..... جولین نے خاموش بیٹھی ہوئی موگی سے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ چلو"..... موگی نے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو جولین نے کار کا دروازہ کھولا اور نیچے اتر گئی۔ دوسری طرف سے موگی بھی نیچے اتری اور پھر وہ دونوں دائیں طرف ایک پہاڑی غار کی طرف اس انداز میں بڑھتی چلی گئیں کہ وہ چٹانوں کی اوٹ لے کر چلی جا رہی ہوں۔ غار میں داخل ہوتے ہی جولین نے جیب سے ایک پنسل نما ٹارچ نکالی اور دوسرے لمحے غار میں تیز روشنی پھیل گئی۔ یہ عام سی قدرتی غار تھا جو آگے جا کر بند ہو جاتا تھا لیکن ٹارچ کی تیز روشنی میں غار میں انسانی قدموں کے اور کسی بڑی ٹرالی کے نشانات واضح طور پر نظر آ رہے تھے۔ یہ وہ راستہ تھا جس راستے سے کراؤن کلب کا فریڈ سرکل ہاؤس میں

شراب اور لڑکیاں بھجوایا کرتا تھا۔ جہاں غار ختم ہوا وہاں جولین نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اس کا رخ دائیں ہاتھ پر کر کے اس کا بٹن پریس کر دیا۔ ہلکی سی کھڑکھڑاہٹ کی آواز ابھری اور پھر ایسے محسوس ہوا جیسے کوئی بڑا پھاٹک کھلا ہو اور اس کے ساتھ ہی ایک اور غار دائیں طرف نظر آنے لگا۔ جولین اور اس کے بعد موگی اس غار میں داخل ہوئیں اور پھر یہ غار جو انسانی ہاتھوں کا بنا ہوا نظر آ رہا تھا گہرائی میں اترتا چلا گیا۔ آخر میں جا کر وہ گھوم کر آگے بڑھیں اور پھر ایک پختہ دیوار نے راستہ مسدود کر دیا۔

"اب تیار ہو جاؤ۔ میں پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کروں گی۔ پھر ہم اندر جا کر سب کا خاتمہ کر دیں گی۔ اس کے بعد لیبارٹری کا راستہ کھول کر اندر داخل ہوں گی اور میزائل گن اور اس کا فارمولا لے کر واپس آئیں گی"..... جولین نے کہا تو موگی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جولین نے ہاتھ میں موجود ریموٹ کنٹرول نما آلے کا ایک اور بٹن دبایا تو ہلکی سی کھڑکھڑاہٹ کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں غائب ہو گئی اور وہاں ایک راہداری ٹارچ کی روشنی میں نظر آ رہی تھی جو آگے جا کر مڑ گئی تھی۔

جولین نے ریموٹ کنٹرول نما آلہ واپس جیکٹ کی جیب میں ڈالا اور ایک لمبی نال والا پسٹل نکال لیا۔ اس نے پسٹل کا رخ اس

ندیم ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

راہداری کی طرف کر کے یکے بعد دیگرے چار بار ٹریگر دبا دیا۔ چار سرخ رنگ کے کیپسول نکل کر راہداری میں گرتے چلے گئے اوراس کے ساتھ ہی راہداری میں سرخ رنگ کا دھواں تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ جولین اور موگی دونوں نے سانس روک رکھے تھے۔ دھواں چند لمحوں بعد غائب ہو گیا۔ وہ دونوں سانس روکے کچھ دیر کھڑی رہیں پھر دونوں نے آہستہ آہستہ سانس لینا شروع کر دیا۔ جب کوئی واضح اثرات محسوس نہ ہوئے تو انہوں نے بے اختیار طویل سانس لئے اور پھر جولین نے گیس پسٹل کو جیب میں ڈال اور دوسری جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ موگی نے پہلے ہی مشین پسٹل جیب سے نکال لیا تھا اور پھر وہ دونوں تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئیں۔

ندیم

راہداری آگے جا کر مڑی اور پھر اس کا اختتام ایک برآمدے میں ہوا جہاں چار افراد اس طرح فرش پر پڑے ہوئے تھے جیسے اچانک چلتے چلتے گر گئے ہوں۔ انہیں دیکھ کر جولین اور موگی دونوں دونوں کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے اور وہ آگے بڑھیں۔ برآمدے میں پہنچ کر وہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھیں کہ اچانک تڑتڑاہٹ کی تیز آوازیں ابھریں اور اس کے ساتھ ہی جولین اور موگی دونوں چیختی ہوئی اچھل کر نیچے گریں اور پھر اس طرح تڑپنے لگیں جیسے ان کی جان جسم سے علیحدہ ہو رہی ہو اور پھر وہ دونوں ساکت ہو گئیں۔ ان کے ساکت ہوتے ہی ان سے دس

پندرہ فٹ کے فاصلے پر دو افراد جن کے منہ پر باقاعدہ گیس ماسک چڑھے ہوئے تھے اور ہاتھوں میں مشین پسٹل اٹھائے دوڑتے ہوئے اس طرف کو بڑھے جہاں جولین اور موگی دونوں ساکت پڑی ہوئی تھیں۔

دونوں افراد نے کمانڈوز کی مخصوص یونیفارم پہنی ہوئی تھی اور ان دونوں کے ہاتھوں میں جدید انداز کے مشین پسٹلز تھے۔ قریب آ کر ان دونوں نے ایک بار پھر مشین پسٹلز جولین اور موگی کی طرف سیدھے کئے۔ وہ شاید حتمی طور پر تسلی کر کے ان کو مزید گولیاں مارنا چاہتے تھے لیکن اس سے پہلے کہ وہ فائر کرتے ساکت پڑی ہوئی جولین اور موگی دونوں یکلخت اس طرح تڑپیں جیسے پانی سے نکلنے والی مچھلی تڑپتی ہے اور اس کے ساتھ ہی ان کے جسم پلک جھپکنے میں ہوا میں اٹھے اور دونوں کمانڈوز اچھل کر دھماکوں سے پشت کے بل فرش پر جا گرے۔ دونوں کے ہاتھوں سے مشین پسٹلز نکل کر برآمدے کی دیوار سے ٹکرا کر نیچے فرش پر گر گئے تھے۔ جولین اور موگی دونوں انہیں ضربات لگا کر ہوا میں ہی قلابازیاں کھا گئیں اور دونوں کمانڈوز کے سینوں پر ضربات پوری قوت سے پڑیں اور دونوں کے جسموں نے اس طرح جھٹکے کھائے جیسے دونوں اطراف سے ان کے جسموں کو جھٹکے دیئے جا رہے ہوں لیکن پہلی ضرب کھا کر دونوں نے جیسے ہی اچھل کر پیر فرش پر ٹکائے دونوں کمانڈوز کے نچلے جسم یکلخت گھومے اور جولین اور موگی دونوں

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ٹانگوں پر اچانک اور زوردار ضربیں کھا کر چیختی ہوئیں اچھل کر گریں ہی تھیں لیکن ان سے پہلے کہ دونوں کمانڈوز انہیں گرا کر اٹھتے دونوں بہنوں نے ایک بار پھر قلابازیاں کھائیں اور اس ساتھ ہی تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ان کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹلز نے گولیاں اگلیں اور تڑپ کر اٹھتے ہوئے دونوں کمانڈوز نیچے گرے اور انہوں نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ایک بار پھر تڑتڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی دونوں کمانڈوز ساکت ہو گئے۔

"تم ٹھیک ہو موگی"...... جولین نے مڑ کر موگی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے تمہاری فکر تھی کیونکہ تم مجھ سے آگے تھی"...... موگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو اچھا ہے تم نے میری پیروی کر دی۔ اس طرح تمہاری جان بچ گئی"...... جولین نے کہا۔

"تمہاری پیروی۔ کیا مطلب۔ میں نے تو فرنٹ فائٹ کے اصول کے تحت چیخ مار کر اپنے آپ کو اس انداز میں گرا دیا تھا جیسے میں ہٹ ہو گئی ہوں تاکہ وہ مزید فائرنگ بھی نہ کر سکیں سامنے بھی آ جائیں۔ میں نے تمہاری پیروی نہیں کی اور کرتی کیوں۔ کیا مجھے فائٹس کے اصول معلوم نہیں ہیں"...... موگی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس اصول پر پہلے میں نے عمل کیا ہے۔ تم نے نہیں۔ بہرحال آگے چلیں۔ ہو سکتا ہے کہ اور بھی ایسے لوگ ہوں جنہوں نے گیس ماسک لگا رکھے ہوں"...... جولین نے کہا اور آگے بڑھنے لگی۔

"اور ہوتے تو وہ بھی سامنے آ جاتے۔ میرا خیال ہے کہ یہاں دو کمانڈوز کی ڈیوٹی تھی اس لئے انہوں نے باقاعدہ گیس ماسک پہن رکھے تھے ورنہ یہ برآمدے میں جو کمانڈوز پڑے ہیں انہوں نے صرف یونیفارم تو پہن رکھی ہے لیکن گیس ماسک نہیں پہن رکھے ورنہ یہ بھی ڈیوٹی پر ہوتے تو قانوناً گیس ماسک لازماً پہن رکھے ہوتے"...... موگی نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ تم زیادہ عقلمند ہو لیکن آگے چلو۔ ہم نے سارے حصوں کو چیک کرنا ہے"...... جولین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چلو۔ لیکن عقل کے بغیر عقلمندوں والی باتیں کرنے کا تمہیں بہت شوق ہے۔ ہونہہ"...... موگی نے کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد پورے سرکل ہاؤس کا راؤنڈ لگانے کے بعد وہ دونوں اس نتیجے پر پہنچ گئیں کہ اس وقت سرکل ہاؤس میں موجود تمام کمانڈوز بے ہوش پڑے ہیں۔ البتہ گیس ماسک پہنے ہوئے دونوں کمانڈوز ہلاک ہو چکے تھے۔ وہ ان ٹوئن سسٹرز کے عام سے ڈاج میں آ گئے تھے کہ فائر کرتے ہی دونوں نے اس طرح چیخ مار کر اپنے آپ کو نیچے گرا دیا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

گئیں۔ کمانڈوز یہی سمجھ بیٹھے کہ وہ دونوں ہٹ ہو کر ہلاک ہو چکی ہیں۔ گو انہوں نے کمانڈوز کی ٹریننگ کے تحت قریب آ کر ان پر دوبارہ فائر کھولنا چاہا لیکن یہ دونوں ٹوئن سسٹرز جانتی تھیں کہ یہ ایسا ہی کریں گے اس لئے فائرنگ سے پہلے وہ حرکت میں آ گئیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی جگہ دونوں کمانڈوز ہلاک ہو گئے۔ غلطی ان کمانڈوز سے ہوئی کہ انہوں نے ٹوئن سسٹرز کے دیئے ہوئے ڈاج پر یقین کر لیا اور ان کے قریب آ کر دوبارہ فائرنگ کرنے کا سوچا حالانکہ اگر وہ وہیں سے دوبارہ فائر کھول دیتے جہاں سے انہوں نے پہلے فائرنگ کی تھی تو یہ دونوں لازماً ہلاک ہو جاتیں اور ان کا ڈاج ان کے خلاف استعمال ہو جاتا لیکن کمانڈوز ان کے ڈاج میں آ گئے اور ان کی بجائے خود ہلاک ہو گئے۔

''اب ان کا خاتمہ کرنا ہے یا پہلے لیبارٹری میں داخل ہونا ہے''۔ موگی نے جولین سے مخاطب ہو کر کہا۔

''پہلے ان کا خاتمہ کرنا ہے تاکہ عقب محفوظ ہو جائے۔ اس کے بعد آگے بڑھیں گے''...... جولین نے کہا۔

''لیکن یہ لوگ تو طویل عرصے تک بے ہوش پڑے رہیں گے۔ جو گیس تم نے استعمال کی ہے وہ چھ گھنٹوں سے پہلے کسی کو ہوش میں نہ آنے دے گی۔ پھر کیا ضرورت ہے اس طرح کے قتل عام کی''...... موگی نے کہا۔

''احمق مت بنو۔ یہ انتہائی تربیت یافتہ کمانڈوز ہیں۔ عام لوگ

نہیں ہیں۔ یہ وقت سے پہلے بھی ہوش میں آ سکتے ہیں اور ان میں سے ایک بھی ہوش میں آ گیا تو پوری فوج سے زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے''...... جولین نے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے۔ تم اب واقعی عقلمند ہو گئی ہو''۔ موگی نے شاید پہلی بار جولین کی بات فوراً تسلیم کر لی تھی لیکن ساتھ ہی اس نے طنزیہ فقرہ بھی جوڑ دیا تھا۔

''شکر ہے تمہاری سمجھ میں کوئی بات تو آئی''...... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور ایک بار پھر انہوں نے پورے سرکل ہاؤس کا راؤنڈ لگایا اور وہاں موجود تمام افراد کو مشین پسٹل کی مدد سے بے ہوشی کے دوران ہی نہ صرف ہلاک کر دیا بلکہ انہوں نے پوری طرح تسلی کر لی کہ کوئی بے ہوش کمانڈو زندہ تو نہیں رہا۔

''مشین پسٹل میں نیا میگزین بھر لو۔ اب ہم نے لیبارٹری میں داخل ہونا ہے''...... جولین نے کہا۔

''تم وہاں بھی بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دو تاکہ اطمینان سے مشن مکمل ہو سکے''...... موگی نے کہا۔

''ہاں۔ میں ایسا ہی کروں گی''...... جولین نے کہا تو موگی نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے جولین نے اس کی بات مان کر اسے بہت بڑی فتح دلا دی ہو۔ پھر وہ دونوں اس طرف کو بڑھ گئیں جہاں لیبارٹری اور سرکل ہاؤس کے درمیان ایک دیوار تھی جسے

ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

لیبارٹری کی طرف سے کھولا جا سکتا تھا لیکن فریڈ نے انہیں بتا دیا کہ اس دیوار سے ہٹ کر بھی ایک اور تنگ سا راستہ ایسا تھا جو سرکل ہاؤس کی طرف سے کھولا جا سکتا تھا اور اس راستے سے لڑکیوں کو اور شراب کی ٹرالیاں لیبارٹری میں بھجوائی جاتی تھیں۔ جولین اور موگی کو معلوم تھا کہ اے ایم گن کے بارے میں زیادہ معلومات انچارج ڈاکٹر ابراہیم کو ہی ہوں گی اس لئے ان کا پروگرام تھا کہ وہ ڈاکٹر ابراہیم کو ہوش میں لا کر اس سے نہ صرف زبردستی مطلوبہ گن حاصل کریں گی بلکہ اس گن کا فارمولا بھی حاصل کر کے ڈاکٹر ابراہیم کو ہلاک کر کے وہ خاموشی سے نکل جائیں گی۔ اس لئے وہ اطمینان بھرے انداز میں اس راستے کی طرف بڑھ چلی گئیں جہاں سے وہ لیبارٹری میں داخل ہو سکتی تھیں۔ یہ راستہ ایک چھوٹے سے کمرے کے فرش سے جاتا تھا۔ انہیں اس فرش کو ہٹانے کے بارے میں معلوم تھا۔ چنانچہ وہ اس کمرے میں جا کر اور راستہ کھولنے میں کامیاب ہو گئیں۔ دوسری طرف ایک طویل راہداری تھی جو آگے جا کر مڑ جاتی تھی۔

”آؤ“..... جولین نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے گیس پسٹل سے موگی کو اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”گیس فائر کر دو“..... موگی نے آہستہ سے کہا۔

”ابھی نہیں۔ کچھ اندر جا کر تاکہ پوری لیبارٹری میں گیس پھیل سکے“..... جولین نے بھی آہستہ سے کہا اور موگی نے اس طرح

ہونٹ بھینچ لئے جیسے جولین نے اس کی بات نہ مان کر کوئی بڑا جرم کیا ہے لیکن موگی بہن ہونے کی وجہ سے اسے کچھ کہہ نہ سکتی ہو۔ وہ دونوں بڑے محتاط انداز میں قدم بڑھاتی آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں کہ اچانک چھت سے چٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی جولین اور موگی دونوں کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں سے توانائی مکمل طور پر غائب ہو گئی ہو اور وہ دونوں ریت کے خالی ہوتے ہوئے بوروں کی طرح فرش پر گرتی چلی گئیں۔ ان کے ہاتھوں میں موجود گیس اور مشین پسٹلز بھی نیچے فرش پر گر گئے تھے۔ پھر ان دونوں کے ذہنوں پر بھی تاریک چادریں پھیلتی چلی گئیں اور آخری احساس جو ان کے ذہنوں میں ابھرا وہ آخرکار ہٹ ہو جانے کا تھا۔

ندیم
ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری کا انچارج ادھیڑ عمر ڈاکٹر ابراہیم اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے فائل سے نظریں ہٹائے بغیر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ ڈاکٹر ابراہیم''...... ڈاکٹر ابراہیم نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر سلامت بول رہا ہوں ڈاکٹر صاحب۔ آپ فوراً سب وے تھری میں پہنچیں''...... دوسری طرف سے کسی نے بڑے پرجوش لہجے میں کہا تو ڈاکٹر ابراہیم بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا ہوا ہے وہاں۔ کھل کر بات کرو۔ کیا قیامت ٹوٹ پڑی ہے وہاں''...... ڈاکٹر ابراہیم نے اس بار خاصے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سر۔ وہاں دو نوجوان لڑکیاں فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی

ہیں۔ ان کو سب وے تھری کی چھت میں موجود سٹار ریز کے آلے نے چیک کیا اور ان کے پاس حفاظتی آلہ نہ ہونے کی وجہ سے ان پر سٹار ریز فائر ہو گئیں اور وہ بے ہوش ہو گئیں۔ مجھے ورکشاپ میں اطلاع ملی تو میں نے فوراً آ کر چیک کیا۔ میں اس وقت وہیں سب وے تھری میں موجود ہوں اور اپنے سیل فون سے آپ کو کال کر رہا ہوں''...... ڈاکٹر سلامت نے جو لیبارٹری کا مشینری انچارج تھا، تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''دو لڑکیاں۔ کیا مطلب۔ کیا یہ کوئی روحیں ہیں جو آسمان سے ٹپک پڑی ہیں۔ کیا تم نشے میں ہو یا سو رہے ہو''...... ڈاکٹر ابراہیم نے غصے میں قدرے چیختے ہوئے کہا۔

''سر۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ حقیقت ہے۔ آپ خود آ کر دیکھ لیں''...... ڈاکٹر سلامت نے قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ میں آ رہا ہوں''...... ڈاکٹر ابراہیم نے غصیلے لہجے میں کہا اور رسیور کو کریڈل پر پٹخ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

''اگر اس ڈاکٹر سلامت نے کوئی مذاق کیا ہے تو میں اس کا حشر کر دوں گا۔ نانسنس۔ لڑکیاں کہاں سے آ گئیں بند لیبارٹری میں۔ نانسنس''...... ڈاکٹر ابراہیم نے مڑ کر عقبی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک راہداری میں پہنچا تو بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ وہاں واقعی فرش پر دو نوجوان لڑکیاں اس

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

انداز میں فرش پر پڑی تھیں جیسے اچانک ان کے جسموں سے توانائی سلب ہو گئی ہو۔ اسے معلوم تھا کہ سٹار ریز کے انسانی جسم پر ایسے ہی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ وہاں دبلا پتلا ڈاکٹر سلامت اور اس کے دو اسسٹنٹس بھی موجود تھے۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ کہاں سے آگئیں۔ کمال ہے۔ میں تو سمجھا تھا کہ تم مذاق کر رہے ہو یا پھر تم نے زیادہ پی لی ہے"۔ ڈاکٹر ابراہیم کے لہجے میں حیرت کی شدت نمایاں تھی۔

"میرا خیال ہے کہ یہ دونوں لڑکیاں سرکل ہاؤس کی طرف سے آئی ہیں کیونکہ میں نے چیک کیا ہے کہ درمیانی دیوار کو کھولا گیا تھا۔ پھر وہ خود بخود بند ہو گئی"...... ڈاکٹر سلامت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے کہ میجر حسن بغیر ہمیں اطلاع دیئے خود ہی دیوار کھول کر ان لڑکیوں کو بھیجے۔ یہ سب غلط ہے۔ کوئی اور چکر چل رہا ہے"...... ڈاکٹر ابراہیم نے کہا۔

"تو اب کیا حکم ہے۔ انہیں گولی مار دی جائے اور پھر ان کی لاشیں سرکل ہاؤس واپس پہنچا دی جائیں"...... ڈاکٹر سلامت نے کہا۔

"پہلے انہیں ہوش میں لا کر ان سے پوچھ گچھ ہو گی پھر میجر حسن کو بلا کر ان دونوں کو اس کے حوالے کر دیا جائے گا۔ ہم سائنس دان ہیں۔ قصاب نہیں ہیں کہ بے ہوش پڑی ہوئی جوان لڑکیوں کو

مار دیں۔ انہیں زیرو روم میں پہنچاؤ۔ وہاں انہیں ہوش میں لا کر ہم ان سے معلومات حاصل کریں گے"...... ڈاکٹر ابراہیم نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو وہاں موجود ڈاکٹر سلامت کے دونوں اسسٹنٹس نے آگے بڑھ کر ایک ایک لڑکی کو اٹھا کر کاندھے پر لاد لیا۔

"یہ گیس پسٹل بھی ہے اور مشین پسٹل بھی۔ یہ شاید ان کے ہاتھوں میں تھے جو سٹار ریز فائر ہونے پر ان کے ہاتھوں سے نکل کر نیچے فرش پر گر گئے"...... ڈاکٹر سلامت نے دو مشین پسٹلز اور ایک گیس پسٹل کو فرش سے اٹھاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ کسی غلط سوچ کے تحت اندر داخل ہوئی ہیں۔ اوہ۔ ڈاکٹر سلامت۔ تم انہیں زیرو روم میں لے جا کر رسیوں سے باندھ کر ہوش میں لے آؤ۔ میں آفس جا کر سپیشل فون پر میجر حسن سے بات کرتا ہوں کہ یہ سب کیسے ہوا اور کیوں ہوا"۔ ڈاکٹر ابراہیم نے کہا۔

"یس سر"...... ڈاکٹر سلامت نے کہا تو ڈاکٹر ابراہیم سر ہلاتا ہوا واپس اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا۔ دفتر پہنچ کر اس نے کرسی پر بیٹھ کر میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود سپیشل فون اٹھا کر میز پر رکھا۔ اس کے ساتھ منسلک تار کو ساتھ ہی دیوار میں موجود ایک ساکٹ کے ساتھ منسلک کیا اور پھر بٹن آن کر دیا تو فون کے اوپر والے حصے پر ایک چھوٹا سا سبز رنگ کا بلب جل اٹھا۔ اس بلب

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

کے جلنے کا مطلب تھا کہ سپیشل فون آن ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر ابراہیم نے رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو ڈاکٹر ابراہیم نے کریڈل دبا کر لائن منقطع کی اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ ایک بار پھر گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ کوئی فون ہی اٹنڈ نہیں کر رہا۔ آج سے پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا۔ یہ سب آخر کیا ہو رہا ہے"...... ڈاکٹر ابراہیم نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر ایک بار پھر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن اس بار بھی رزلٹ وہی پہلے والا ہی سامنے آیا تو ڈاکٹر ابراہیم نے رسیور رکھا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"یہ آج نجانے کیسا دن ہے۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے"...... ڈاکٹر ابراہیم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے میں داخل ہوا تو وہاں لڑکیاں کرسیوں پر بندھی ہوئی بیٹھی تھیں۔ ان کے جسم ڈھلکے ہوئے تھے۔ وہ بے ہوش تھیں۔ ان کے سامنے دو کرسیاں رکھی ہوئی تھیں جن میں سے ایک کرسی پر ڈاکٹر سلامت موجود تھا۔ وہ ڈاکٹر ابراہیم کے اندر داخل ہوتے ہی احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"سرکل ہاؤس سے کوئی فون ہی رسیو نہیں کر رہا۔ میں نے تین بار کال کی ہے"...... ڈاکٹر ابراہیم نے کمرے میں داخل ہوتے ہی کہا۔

"آپ اگر اجازت دیں تو میں یہ دیوار کھول کر سرکل ہاؤس جا کر وہاں سے معلومات حاصل کروں کیونکہ مجھے کوئی بڑی گڑبڑ ہونے کا احساس ہو رہا ہے"...... ڈاکٹر سلامت نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری ہے اور یہاں اہم ترین دفاعی آلے پر کام ہو رہا ہے لیکن ابھی تم یہاں ٹھہرو تاکہ پہلے ان سے ان کا حدود اربعہ معلوم کر لیں۔ پھر ایک ہی بار راستہ کھولنا تاکہ انہیں میجر حسن کے حوالے کیا جا سکے"...... ڈاکٹر ابراہیم نے کہا۔

"یس سر۔ جیسے آپ کا حکم"...... ڈاکٹر سلامت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب انہیں ہوش میں لاؤ۔ اینٹی سٹار ریز کے ذریعے"۔ ڈاکٹر ابراہیم نے کہا۔

"یس سر۔ میں پہلے ہی لے آیا ہوں"...... ڈاکٹر سلامت نے کہا اور پھر جیب سے ایک ٹارچ سی نکالی اور اس کا رخ کرسی پر بندھی ہوئی بے ہوش لڑکیوں کی طرف کر کے اس نے ٹارچ کا بٹن پریس کر دیا۔ ٹارچ میں سے زرد رنگ کی روشنی نکل کر ایک لڑکی پر پڑنے لگی۔ چند لمحوں بعد ڈاکٹر سلامت نے ٹارچ کا رخ پھیرا اور ٹارچ کی روشنی دوسری لڑکی پر ڈال دی۔ چند لمحوں تک روشنی ڈالنے

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

کے بعد اس نے ٹارچ کا بٹن بند کر کے اسے آف کیا اور واپس جیب میں ڈال لیا۔

"ابھی تھوڑی دیر میں یہ دونوں ہوش میں آ جائیں گی"۔ ڈاکٹر سلامت نے کہا۔

"یہ دونوں مقامی لڑکیاں ہیں لیکن"...... ڈاکٹر ابراہیم نے ان دونوں لڑکیوں کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا سر"...... ڈاکٹر سلامت نے چونک کر پوچھا۔

"ان سے ملنے والا اسلحہ بتا رہا ہے کہ یہ انتہائی خطرناک لڑکیاں ہیں اور یہ کسی خاص مقصد کے لئے یہاں کسی پراسرار طریقے سے پہنچ گئی ہیں۔ ہمیں ان سے سب کچھ معلوم کرنا ہے لیکن"...... ڈاکٹر ابراہیم نے ایک بار پھر لیکن کے لفظ کے بعد رکتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا سر"...... ڈاکٹر سلامت نے ایک بار پھر چونک کر پوچھا۔

"لیکن کیا یہ ہمیں سب کچھ بتا دیں گی۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں پہلے میجر حسن کو یہاں کال کر لینا چاہئے تھا"...... ڈاکٹر ابراہیم نے کہا۔

"سر۔ آپ بے فکر رہیں۔ اگر انہوں نے کچھ نہ بتایا تو مجھے معلوم ہے کہ ایسی لڑکیوں کو کیسے سیدھا کیا جاتا ہے۔ دو تین دھمکیوں میں ہی یہ دونوں سیدھی ہو جائیں گی"...... ڈاکٹر سلامت نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ انہیں ہوش آ رہا ہے"...... ڈاکٹر ابراہیم نے کہا تو ڈاکٹر سلامت بھی فوراً ان دونوں لڑکیوں کی طرف متوجہ ہو گیا۔ دونوں لڑکیوں کے جسموں میں حرکت کے آثار نظر آنے لگ گئے تھے اور پھر ان دونوں کے جسم یکلخت تن گئے اور انہوں نے آنکھیں کھول دیں۔ چند لمحوں تک ان کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی۔ پھر شعور کی چمک ابھر آئی اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن رسیوں سے بندھی ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گئیں۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب۔ تم کون ہو۔ ہم کہاں ہیں"...... ایک لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں رک رک کر کہا۔

"میرا نام ڈاکٹر ابراہیم ہے اور یہ ہیں ڈاکٹر سلامت۔ یہ ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری ہے۔ تم دونوں کون ہو اور کیسے اس لیبارٹری میں داخل ہوئیں"...... ڈاکٹر ابراہیم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہم بے ہوش کیسے ہو گئیں۔ کیا ہوا تھا ہمیں"...... ایک لڑکی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہاں لیبارٹری میں سیکورٹی کی غرض سے اور اس لئے کہ کوئی غلط آدمی اندر نہ آ سکے۔ ہم نے لیبارٹری کی ہر راہداری، ہر ہال اور ہر کمرے میں ریڈ سٹار ریز کے فائرنگ کرنے والے آلات نصب کر رکھے ہیں اور یہاں کے ہر آدمی کے پاس ایسا آلہ موجود ہوتا ہے جس کی موجودگی کی وجہ سے اس پر ریڈ سٹار ریز اثر نہیں کر

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

سکتیں۔ اس طرح کوئی اجنبی آدمی کسی صورت بھی اندر داخل نہیں ہو سکتا اور اگر داخل ہو جائے تو ریڈ سٹار ریز کی فائرنگ سے وہ بے حس اور بے ہوش ہو جاتا ہے۔ گو اس لیبارٹری میں کام کرتے ہوئے مجھے آٹھ سال گزر چکے ہیں لیکن یہ ریڈ ریز والا کام پہلی بار ہوا ہے۔ تم دونوں کہاں سے لیبارٹری میں داخل ہوئی تھیں اور تمہارے پاس خطرناک اسلحہ بھی تھا۔ کیوں''...... ڈاکٹر ابراہیم نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

''کیا یہ وہی لیبارٹری ہے جس میں میزائل گن پر کام ہو رہا ہے''...... ایک لڑکی نے کہا تو ڈاکٹر ابراہیم اور ڈاکٹر سلامت دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

''تم۔ تم کون ہو۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ یہ تو ٹاپ سیکرٹ ہے''...... ڈاکٹر ابراہیم نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہمارا تعلق پاکیشیا کی ایک سرکاری ایجنسی سے ہے۔ رپورٹ ملی تھی کہ اس لیبارٹری میں کراؤن کلب کا مالک اور جنرل مینجر فریڈ لڑکیاں اور شراب کسی خفیہ راستے سے سرکل ہاؤس میں پہنچاتا ہے۔ لڑکیاں تو مخبر کے مطابق کمانڈوز تک محدود رہتی تھیں جبکہ شراب یہاں بھجوائی جاتی ہے۔ ہم اس معاملے کی انکوائری کے لئے خفیہ طور پر یہاں پہنچیں لیکن ہم پر کوئی ریز اچانک فائر ہو گئی اور ہم بے ہوش ہو گئیں لیکن ہم نے مکمل طور پر بے ہوش ہونے سے پہلے اپنے ہیڈکوارٹر کو کاشن دے دیا تھا اور جیسے ہی کاشن چیک ہو گا

حکومت کی آدھی سے زیادہ مشینری یہاں پہنچ جائے گی''...... ایک لڑکی نے کہا۔

''تم بکواس کر رہی ہو۔ تم غلط کہہ رہی ہو۔ تم ہمارے دشمنوں کی ایجنٹس ہو اس لئے سب کچھ سچ سچ بتا دو ورنہ تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دوں گا۔ میرا نام ڈاکٹر سلامت ہے۔ سمجھیں''...... ڈاکٹر سلامت نے اپنے طور پر بڑے غصیلے لہجے میں غراتے ہوئے انداز میں کہا لیکن اس کے لہجے کے کھوکھلے پن نے ان لڑکیوں پر تو جو اثر کیا ہو گا سو کیا ہو گا، ڈاکٹر ابراہیم کو بھی یوں محسوس ہوا جیسے ڈاکٹر سلامت نے دھمکی دینے کی بجائے کوئی مذاق کیا ہے۔

''تم پہلے اپنا نام بتاؤ''...... ڈاکٹر ابراہیم نے کہا۔

''میرا نام جولین ہے اور یہ میری ٹوئن سسٹرز ہے موگی''۔ ایک لڑکی نے کہا تو ڈاکٹر ابراہیم اور ڈاکٹر سلامت دونوں چونک پڑے۔

''ٹوئن سسٹرز۔ لیکن تم یہاں کیسے پہنچ گئیں۔ بس یہ بتا دو۔ اس کے بعد ہم تمہیں کمانڈوز کے حوالے کر کے اپنا کام شروع کر دیں گے۔ پہلے ہی تمہاری وجہ سے ہمارے کام کا ہرج ہوا ہے''۔ ڈاکٹر ابراہیم نے کہا۔

''میجر حسن نے ہمیں یہاں بھجوایا تھا تاکہ ہم یہاں خاموشی سے انکوائری کر سکیں''...... جولین نے کہا۔

''یہ بکواس کر رہی ہے سر۔ آپ جائیں میں خود ان سے نمٹ

Uploaded By Muhammad Nadeem
ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

لوں گا''...... ڈاکٹر سلامت نے یکلخت چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر اس طرح ان کی طرف بڑھا جیسے وہ جولین کے منہ پر تھپڑ مارنا چاہتا ہو لیکن جیسے ہی وہ موگی کے قریب پہنچا تا کہ اسے کراس کر کے جولین تک پہنچ سکے کہ یکلخت چیختا ہوا اچھل کر پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے ڈاکٹر ابراہیم پر آ گرا اور پھر پلٹ کر نیچے گرا۔ ڈاکٹر ابراہیم چیختا ہوا الٹ کر کرسی سمیت نیچے فرش پر گرا تھا۔ ڈاکٹر ابراہیم کو ایک لمحے کے لئے تو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم کی تمام ہڈیاں ٹوٹ گئی ہوں لیکن پھر ڈاکٹر سلامت کے حلق سے نکلنے والی چیخ نے اسے ہوش دلایا اور وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھنے لگا لیکن دوسرے لمحے اس نے اس لڑکی موگی کو اپنے اوپر جھپٹتے دیکھا اور پھر اس کی پسلیوں پر زوردار ضرب لگی اور ڈاکٹر ابراہیم کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا سانس اس کے حلق میں پتھر بن کر رہ گیا ہو۔ پھر نجانے کتنی دیر گزر گئی کہ اچانک جیسے بڑے نالے کے سامنے پتھر آ جانے سے نالے کا بہاؤ رک جاتا ہے اور پھر پتھر ہٹ جانے کی وجہ سے نالہ اپنی پوری قوت سے بہنے لگتا ہے اس طرح اس کا رکا ہوا سانس جیسے ہی بحال ہوا اسے یوں محسوس ہوا جیسے یکلخت وہ ہلکا پھلکا ہو گیا ہو۔ اس کے کاندھوں پر موجود ٹنوں کے حساب سے بوجھ اتر گیا ہو لیکن شعور جاگتے ہی وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ وہ ایک کرسی پر رسی سے بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ سامنے ڈاکٹر سلامت کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ ان دونوں میں سے ایک لڑکی جس

کا نام موگی تھا، وہاں موجود تھی جبکہ دوسری لڑکی جس نے اپنا نام جولین بتایا تھا وہ موجود نہیں تھی۔

''یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ تم تو رسیوں میں بندھی ہوئی تھی۔ یہ رسیاں کیسے کھل گئیں۔ کیا تم جادوگر ہو''...... ڈاکٹر ابراہیم نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی چیخ کر کہا۔

''تم نے یہ رسیاں باندھی تھیں یا ڈاکٹر سلامت نے''...... موگی نے پوچھا۔

''اس ڈاکٹر نے۔ کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہی ہو''...... ڈاکٹر ابراہیم نے کہا۔

''گانٹھیں انتہائی اناڑی پن سے دی گئی تھیں۔ ہمارے ہاتھ ان گانٹھوں تک آسانی سے پہنچ گئے اور ہم نے رسیاں کھول لیں''۔ موگی نے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور دوسری لڑکی جولین اندر داخل ہوئی۔

''کیا ہوا''...... موگی نے اس سے پوچھا۔

''اب اس لیبارٹری میں یہ ڈاکٹر ابراہیم زندہ رہ گیا ہے۔ باقی سب کو میں نے ہلاک کر دیا ہے''...... جولین نے اس انداز میں کہا جیسے وہ انسانوں کی بجائے کیڑے مکوڑوں کی بات کر رہی ہو۔

''یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ کیا مطلب''...... ڈاکٹر ابراہیم نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تم نے سنا نہیں کہ میں نے کیا کہا ہے۔ کیا تم بہرے ہو۔

ندیم

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

میں کہہ رہی ہوں کہ تمہاری لیبارٹری کے تمام سائنس دانوں اوران کے اسسٹنٹس سب کو ہلاک کر دیا گیا ہے''...... جولین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ کیسے ممکن ہے۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ اتنی بڑی لیبارٹری میں پھیلے ہوئے سائنس دانوں اوران کے معاونین کوتم اکیلی عورت کیسے ہلاک کرسکتی ہو۔ پھرتمہارا اسلحہ تو ڈاکٹر سلامت کے پاس تھا۔ اوہ۔ اوہ۔ تم نے تو ڈاکٹر سلامت کو بھی ہلاک کر دیا ہے''...... ڈاکٹر ابراہیم نے بات کرتے کرتے سامنے فرش پر ڈاکٹر سلامت کی لاش کو دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا۔

''اب بتاؤ ڈاکٹر ابراہیم کہ ایم گن کا فارمولا کہاں رکھا ہوا ہے اور یہ سن لو کہ میں بھی میزائل سائنس دان ہوں اس لئے مجھے ڈاج دینے کی کوشش نہ کرنا''...... جولین نے آگے بڑھ کر ڈاکٹر ابراہیم کے سامنے رکتے ہوئے بڑے سخت لہجے میں کہا۔

''ایم گن۔ کیا مطلب۔ کیسی ایم گن۔ یہ تو ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری ہے۔ یہاں تو ایسی اٹیمک بیٹریاں بنائے جانے پر کام ہو رہا ہے جن کی مدد سے بجلی پیدا کی جا سکے''...... ڈاکٹر ابراہیم نے بڑے بھولے اورمعصوم سے لہجے میں کہا۔

''تم ہٹ جاؤ۔ میں اس سے پوچھتی ہوں''...... موگی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم اس سے پوچھو۔ میں اس دوران اس کے

آفس اور باقی کمروں کی تفصیلی تلاشی لے لوں۔ ہمیں جلد از جلد یہاں سے نکلنا ہو گا''...... جولین نے کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

''ہاں۔ اب بتاؤ کہ کہاں ہے فارمولا''...... موگی نے آگے بڑھ کر یکلخت پوری قوت سے کرسی پر بیٹھے ہوئے ڈاکٹر ابراہیم کے منہ پر تھپڑ مارتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر ابراہیم کے منہ سے بے اختیار چیخ سی نکل گئی۔

''تم۔ تم مجھے مار رہی ہو۔ تم۔ دو ٹکے کی عورت۔ میں اتنا بڑا سائنس دان ہوں۔ میں لیبارٹری انچارج ہوں۔ میں حکومت کا بہت بڑا افسر ہوں۔ تم۔ تم عورت ہوکر مجھے مار رہی ہو۔ مجھے۔ میں تمہارا خون پی جاؤں گا''...... ڈاکٹر ابراہیم نے تھپڑ کھاتے ہی اس انداز میں بولنا شروع کر دیا جیسے اسے کسی طور پر بھی سمجھ نہ آ رہی ہو کہ کوئی عورت بھی اسے مار سکتی ہے۔

''بتاؤ کہاں ہے فارمولا۔ بتاؤ''...... موگی نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ ڈاکٹر ابراہیم کی دونوں آنکھوں پر رکھ کر اپنے ہاتھوں کے انگوٹھوں کا دباؤ ڈاکٹر ابراہیم کی دونوں آنکھوں کے اختتام پر ڈالا تو پہلے چند لمحوں تک تو ڈاکٹر ابراہیم کے منہ سے عجیب سی خوں خوں کی آوازیں نکلتی رہیں پھر اس کا کرسی سے بندھا ہوا جسم اس طرح پھڑکنے لگا جیسے ذبح ہوتی ہوئی بکری پھڑکتی ہے تو موگی نے دونوں ہاتھ ایک جھٹکے سے ہٹائے۔ اس کے

ندیم ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ساتھ ہی ڈاکٹر ابراہیم کے حلق سے یکلخت اس طرح چیخیں نکلنے لگیں جیسے گلے میں خاصی تعداد میں چیخیں جمع ہو گئی تھیں جو اب یکے بعد دیگرے نکل رہی ہوں۔ ڈاکٹر ابراہیم کا پورا جسم اس طرح کانپ رہا تھا جیسے لاکھوں وولٹیج الیکٹرک کرنٹ اس کے پورے جسم سے مسلسل گزر رہا ہو۔ اس کا چہرہ بری طرح بگڑ گیا تھا۔

''بولو۔ ورنہ''..... موگی نے ایک بار پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر اس کی آنکھوں کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ یہ ناقابل برداشت تکلیف ہے۔ مت دو یہ تکلیف۔ یہ غیر انسانی تکلیف ہے۔ بتاتا ہوں''..... ڈاکٹر ابراہیم نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

''بتاؤ۔ بولو''..... موگی نے چیخ کر کہا تو ڈاکٹر ابراہیم نے اس طرح چیخ چیخ کر بولنا شروع کر دیا جیسے ٹیپ ریکارڈر کسی نے پوری آواز میں آن کر دیا ہو۔ جب وہ خاموش ہوا تو موگی نے اس سے سوالات کرنے شروع کر دیئے اور تھوڑی دیر میں ہی اس نے فارمولے کے بارے میں سب کچھ معلوم کر لیا۔ چند لمحوں بعد جولین اندر داخل ہوئی۔

''میں نے پوری لیبارٹری چھان ماری ہے۔ ساری الماریاں اور سارے سیف دیکھ لئے ہیں لیکن حیرت ہے کہ فارمولے کی کوئی فائل یا سی ڈی موجود نہیں ہے۔ تم نے کچھ معلوم کیا ہے اس سے''..... جولین نے کہا۔

''ہاں''..... موگی نے جواب دیا اور پھر اس نے تفصیل سے سب کچھ بتا دیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ تو آخری حربہ ہوتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد اس کا نروس بریک ڈاؤن ہو جائے گا اور اس کا ذہن ختم ہو جائے گا۔ ہم نے اس سے گن کے پارٹس اور گن کے استعمال کے بارے میں ابھی بہت کچھ معلوم کرنا تھا''..... جولین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''گن کو بھول جاؤ۔ گن اس فارمولے سے ہمارے سائنس دان خود ہی تیار کر لیں گے اور سب کچھ معلوم کر لیں گے ورنہ اس گن کے ساتھ ہمیں اس ملک سے باہر نہیں جانے دیا جائے گا اس لئے صرف فارمولا ہی نکال کر لے جائیں گے''..... موگی نے کہا۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ فارمولے سے زیادہ اہم بنی بنائی گن ہو گی۔ فارمولا تو بنیادی خدوخال رکھتا ہے۔ اس پر مزید ریسرچ عملی طور پر ہوتی رہتی ہے اس لئے ہمیں گن اور اس کے پارٹس ساتھ لے جانے ہوں گے اور وہ میں لے جاؤں گی لیکن پہلے میں فارمولا لے آؤں۔ یہ تو شاید ختم ہو چکا ہے''..... جولین نے کہا اور پھر وہ تیزی سے کرسی پر بیٹھے اور سر کو آگے کی طرف ڈھلکے ہوئے انداز میں رکھے ڈاکٹر ابراہیم کی طرف بڑھی۔ اس نے اس کے بال پکڑ کر اس کا سر اوپر کی طرف ایک جھٹکے سے اٹھایا تو ڈاکٹر ابراہیم کی بند آنکھیں آہستہ سے کھلیں لیکن اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک غائب ہو چکی تھی۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

''وہی ہوا۔ اس کا ذہن ختم ہو چکا ہے۔ اب اس کی موت لازمی ہو گئی ہے۔ میں نے اس سے مزید معلومات حاصل کرنی تھیں''..... جولین نے ڈاکٹر ابراہیم کے بال چھوڑتے ہوئے چیخ کر کہا اور پھر پیچھے ہٹ کر اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ڈاکٹر ابراہیم بغیر چیخے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

ندیم

کار خاصی تیز رفتاری سے کامبو کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر اور سائیڈ سیٹ پر کیپٹن شکیل تھا۔ ان دونوں نے لائٹ کلب کے فرینک کو فورسٹارز کے ہیڈکوارٹر میں لا کر اس سے ٹوئن سسٹرز کے بارے میں پوچھ گچھ کی تھی اور فرینک نے اپنی زندگی کے وعدے پر انہیں بتا دیا تھا کہ ٹوئن سسٹرز یورپی ملک کاسابا کی سرکاری ایجنسی فارٹون کی سپر ایجنٹس ہیں اور وہ یہاں میزائل گن یا اس کے فارمولے کے حصول کے لئے کام کر رہی ہیں اور اس کا اپنا تعلق بھی کاسابا کی اس سرکاری ایجنسی فارٹون سے ہے اور ٹوئن سسٹرز نے اس سے یہ معلوم کر لیا تھا کہ کامبو کے ایک مخصوص احاطے جسے سرکل ہاؤس کہا جاتا ہے سے ملحقہ ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری ہے۔

سرکل ہاؤس میں ملٹری کے کمانڈوز رہتے ہیں جن کا انچارج

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

میجر حسن ہے لیکن اس کا کوئی تعلق لیبارٹری سے نہیں ہے۔ اس سرکل ہاؤس میں کراؤن کلب کا مالک فریڈ لڑکیاں اور شراب کی سپلائی بھجواتا رہتا ہے لیکن یہ کام خفیہ طور پر ہوتا ہے اس کے لئے کوئی خفیہ راستہ استعمال کیا جاتا ہے لیکن فرینک کے بقول فریڈ نے اس لئے اس راستے کے بارے میں بتانے سے انکار کر دیا تھا کہ اس طرح اس کی مستقل آمدنی ختم ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد ٹوئن سسٹرز واپس اس کوٹھی میں چلی گئیں جو اس نے انہیں رہائش گاہ کے لئے مہیا کی تھی لیکن واپس جانے سے پہلے ملٹری انٹیلی جنس کے اس میجر یوسف نے جس نے بھاری رقم لے کر سرکل ہاؤس اور لیبارٹری کے بارے میں اور وہاں بھجوائی جانے والی سپلائی کے بارے میں بتایا تھا، نے فون کر کے انہیں بتا دیا کہ کچھ لوگ ٹوئن سسٹرز کی تصاویر اٹھائے ان کے بارے میں معلومات کرتے پھر رہے ہیں تو دونوں بہنوں نے ماسک میک اپ کیا اور مقامی بن کر وہ اس کے کلب سے واپس چلی گئی تھیں۔

"یہ ٹوئن سسٹرز آخر کہاں گئی ہوں گی۔ نہ وہ اپنی رہائش گاہ پر موجود ہیں اور نہ ہی وہ دونوں فریڈ کے پاس گئی ہیں کیونکہ فریڈ کلب میں موجود نہیں ہے"...... سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"فریڈ کے بارے میں تو میں مشکوک ہوں کیپٹن شکیل کیونکہ بتایا یہی گیا ہے کہ وہ اپنے آفس میں تھا کہ اچانک بغیر کسی کو بتائے وہ

چلا گیا ہے۔ گو بتایا یہی گیا ہے کہ وہ اکثر ایسا کرتا ہے اور ایسے لوگ واقعی ایسا کرتے بھی رہتے ہیں لیکن دو عورتوں کا اس سے ملنا اور پھر اس کا غائب ہو جانا یہ سب مشکوک ہے"...... صفدر نے کہا۔

"یہ دونوں عورتیں تو مقامی تھیں اور ان کلبوں میں یہی کچھ ہوتا ہے اور کیا ہوتا ہے۔ بہرحال اب تم کامو کیوں جا رہے ہو۔ وہاں ہم کیا کریں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس لئے جا رہے ہیں کہ مجھے شک ہے کہ یہ ٹوئن سسٹرز فریڈ سے معلومات حاصل کر کے وہاں نہ پہنچ گئی ہوں اور ہم انہیں دارالحکومت میں ہی تلاش کرتے پھریں اور وہ اپنا کام مکمل کر کے نکل بھی جائیں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"تو تم اس لئے اس نتیجے پر پہنچے ہو کہ یہ ٹوئن سسٹرز دونوں جگہوں پر یعنی نہ اپنی رہائش گاہ پر ملی ہیں اور نہ ہی فریڈ کے کلب میں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہم نے وہاں دو گھنٹے تو انتظار کیا ہے اور کیا کریں"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں جانے سے پہلے چیف یا کم از کم عمران صاحب سے رابطہ کر لینا چاہئے تھا"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے۔ ہم وہاں صرف یہ چیک کرنے جا رہے ہیں کہ وہاں حالات ٹھیک ہیں یا نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ دونوں

ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

لڑکیاں وہاں گئی ہوں اور وہاں گرفتار ہو کر یا ہلاک ہو کر ملٹری انٹیلی جنس کی تحویل میں چلی گئی ہوں کیونکہ وہاں ملٹری انٹیلی جنس کا کنٹرول ہے''...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ اب وہاں جا کر معلوم ہو گا کہ کون کس کی تحویل میں ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔

''تم نے یہ بات کس پیرائے میں کہی کیپٹن شکیل''...... صفدر نے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔

''جس طرح تم اس نتیجے پر پہنچے کہ یہ دونوں بے حد تیز رفتار ایجنٹس ہیں اس لئے تم انہیں چیک کرنے سرکل ہاؤس جا رہے ہو حالانکہ ان کے وہاں جانے کے بارے میں کوئی اطلاع تمہیں نہیں ملی۔ اسی طرح میرا ابھی یہی خیال ہے کہ یہ دونوں بے حد تجربہ کار، تیز اور فعال ایجنٹس ہیں۔ فرینک نے جو کچھ بتایا ہے اس سے یہی ثابت ہوتا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ بجائے ان دونوں کے میجر حسن کی تحویل میں ہونے کے خود میجر حسن اور اس کے کمانڈوز ان دونوں کی تحویل میں ہوں''...... کیپٹن شکیل نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا تو صفدر نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ کیپٹن شکیل کے تجزیہ سے سو فیصد اتفاق رکھتا ہو۔ تھوڑی دیر بعد کار قصبہ کامبو میں داخل ہو گئی۔

''یہ سڑک آگے کہاں جا رہی ہے''...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

''یہ قصبہ کامبو کے عقب میں موجود پہاڑیوں میں چلی جاتی

ہے''...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا یہ بھی عام راستہ ہے۔ میں نے دور سے ایک کار واپس آتے ہوئے دیکھی ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ظاہر ہے سڑک نکالی گئی ہے تو ٹریفک بھی ہو گی''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کیپٹن شکیل نے بھی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کار قصبے میں گھومتی ہوئی دور سے نظر آنے والے ایک خاصے وسیع احاطے کی طرف مڑ گئی اور پھر یہ احاطہ تیزی سے قریب آتا چلا گیا۔ اونچی فصیل نما چار دیواری، اس پر لگی ہوئی خاردار تاریں جن میں جگہ جگہ بلب جل رہے تھے اور دن کے وقت ان بلبوں کا جلنا بتا رہا تھا کہ ان خاردار تاروں میں انتہائی طاقتور الیکٹرک کرنٹ دوڑ رہا ہے۔ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں غور سے اس احاطے کو دیکھ رہے تھے لیکن اس پورے احاطے کی دیواروں میں کہیں کوئی پھاٹک نظر نہ آ رہا تھا۔ البتہ ایک جگہ سڑک اچانک دیوار کے قریب جا کر ختم ہو رہی تھی اس لئے صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں سمجھ گئے کہ یہاں سے دیوار ہٹ جاتی ہو گی اور راستہ بن جاتا ہو گا۔ صفدر نے کار وہیں قریب ہی روک لی۔

''اب کیا کریں۔ اسے کراس کرنے کا تو کوئی ذریعہ نظر نہیں آ رہا''...... صفدر نے کہا۔

''یہاں کا فون نمبر انکوائری سے معلوم کرو اور پھر میجر حسن کو فون کرو۔ اپنا تعارف سپیشل پولیس والا کرا دینا''...... کیپٹن شکیل نے

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر جیب سے سیل فون نکال کر اس نے اسے آن کر کے انکوائری سے رابطہ کر کے اس نے نمبر پریس کر دیا۔

"یس۔ انکوائری پلیز"..... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"آپ دارالحکومت کی انکوائری سے بول رہی ہیں یا کسی اور شہر کی انکوائری ہے"..... صفدر نے کہا۔

"دارالحکومت انکوائری ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن مجھے تو کامبو ٹاؤن کی انکوائری سے رابطہ کرنا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"وہ چھوٹا سا ٹاؤن ہے اس لئے اس کی انکوائری بھی دارالحکومت کے ساتھ منسلک ہے۔ فرمایئے کون سا نمبر چاہئے آپ کو"..... دوسری طرف سے انتہائی اخلاق بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"کامبو ٹاؤن میں سرکل ہاؤس ہے۔ اس کے انچارج میجر حس... کا نمبر چاہئے"..... صفدر نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی اور پھر نمبر بتا دیا گیا۔

"تھینک یو"..... صفدر نے کہا اور پھر انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر سکرین سے ڈسپلے کر کے اس نے اسے آن کر دیا۔ دوسری طرف سے بیل بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی لیکن کال اٹنڈ نہ کی گئی اور آخرکار رابطہ ختم ہو گیا تو صفدر نے ایک بار پھر کوشش کی لیکن

جب کال اٹنڈ نہ کی گئی تو دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ صفدر نے سیل فون آف کر دیا۔

"اب کیا کریں۔ بلب جلنے کا مطلب ہے کہ سب اوکے ہے تو پھر یہ کال کیوں اٹنڈ نہیں کی جا رہی"..... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ سیل فون کی وجہ سے کال اٹنڈ نہ کی جا رہی ہو۔ ہمیں یہاں کسی پبلک فون بوتھ سے ٹرائی کرنی چاہئے"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی"..... صفدر نے چونک کر کہا۔

"ملٹری انٹیلی جنس والے عام سیل فون سے لنک نہیں ہونے دیتے۔ یہ میں نے اکثر دیکھا ہے"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ٹرائی کر لیتے ہیں"..... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار بیک کی اور پھر اسے موڑ کر واپس قصبے کے اندرونی بازار کی طرف بڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کار ایک پبلک فون بوتھ کے سامنے لے جا کر روک دی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیزی سے پبلک فون بوتھ میں داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ واپس آیا اور کار میں بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا"..... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"وہی جو پہلے ہوا ہے۔ کال اٹنڈ نہیں کی جا رہی"..... صفدر نے جواب دیا اور اس نے کار اسٹارٹ کی ہی تھی کہ اچانک دور سے

ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

خوفناک دھماکوں اور گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔ ان دونوں کی نظریں اس طرف اُٹھ کر جم گئیں جدھر سے آوازیں سنائی دے رہی تھیں اور پھر فضا میں دھواں اور شعلے اٹھتے نظر آنے لگے۔ خوفناک دھماکوں سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی خوفناک بم یکے بعد دیگرے مسلسل پھٹتے چلے جا رہے ہوں۔ پورے قصبے میں افراتفری کا سا عالم نظر آنے لگا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ تو لیبارٹری اور سرکل ہاؤس کو تباہ کیا گیا ہے۔ وری بیڈ۔ اس لئے کال اٹنڈ نہ کی جا رہی تھی''...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس طرف پہنچ کر رک گئے جہاں سے دھواں اٹھتا نظر آ رہا تھا۔ لوگ وہاں اندھے پڑ رہے تھے۔ فصیل کے پتھروں نے جیسے بارش کر دی تھی اور وہاں زخمی اور لاشیں بھی سڑکوں پر بکھری ہوئی نظر آ رہی تھیں۔

''اگر ہم پبلک فون بوتھ کال کرنے نہ چلے جاتے تو پھر ہماری بھی لاشیں یہاں پڑی نظر آتیں''...... صفدر نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ ہمیں واپس دارالحکومت چلنا چاہئے۔ یہ ٹوئن سسٹرز اب وہاں پہنچیں گی۔ چلو صفدر۔ فوراً نکل چلو''...... کیپٹن شکیل نے چیخ کر کہا تو صفدر نے اضطراری طور پر کار کو آگے بڑھا دیا اور پھر چند لمحوں بعد کار تیزی سے دارالحکومت کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس قصبے میں شاید کوئی ملٹری یونٹ بھی موجود تھا

کیونکہ اب ملٹری کی گاڑیاں، ایمبولینس اور جیپیں تیزی سے جائے وقوعہ کی طرف بڑھتی دکھائی دے رہی تھیں اس لئے وہ دونوں مطمئن تھے کہ زخمیوں کو بروقت طبی امداد مل جائے گی۔

''دارالحکومت میں ہمیں ٹوئن سسٹرز کی رہائش گاہ پر جانا ہوگا''۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تمہارا خیال ہے کہ یہ کارروائی انہوں نے کی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''تو پھر اور کس نے کی ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ اب یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ ٹوئن سسٹرز نے ہی مقامی میک اپ میں جا کر فریڈ کو اس کے کلب سے اغوا کیا اور پھر اس سے خفیہ معلومات حاصل کر کے وہ اسے نجانے کہاں پھینک کر یا ساتھ لے جا کر کامو پہنچ کر کسی خفیہ راستے سے سرکل ہاؤس میں داخل ہوئیں اور لیبارٹری میں پہنچ گئیں اور پھر یقیناً وہاں سے فارمولا اور گن دونوں میں سے کوئی ایک لے کر وہ نکل گئیں اور پھر انہوں نے لیبارٹری اور اس سرکل ہاؤس دونوں کو اڑا دیا تا کہ ان کے بارے میں شواہد کسی کو حاصل نہ ہو سکیں''...... کیپٹن شکیل نے پوری تفصیل سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

''یہ دھماکے وائرلیس بموں کے تھے۔ یہ تو یقیناً سرکل ہاؤس میں موجود ہوں گے لیکن میرا خیال ہے کہ یہ وائرلیس بم زیادہ رینج کے نہیں ہوں گے اس لئے لامحالہ جب انہیں فائر کیا گیا تو ٹوئن سسٹرز

ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

کامبو ٹاؤن کے قریب ہی موجود ہوں گی"..... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو میرا خیال ہے کہ وہ واپس اپنی رہائش گاہ پہنچی ہوں گی اور پھر وہاں سے فوراً فرینک کی مدد سے یا کسی ر کے ذریعے یہاں سے نکلنے کی کوشش کریں گی اور ہم نے انہیں ہر صورت میں پکڑنا ہے"..... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً دو گھنٹوں کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ دارالحکومت پہنچ گئے۔ فرینک سے وہ چونکہ پہلے ہی معلوم کر چکے تھے کہ ٹوئن سسٹرز کو کون سی کالونی میں رہائش گاہ دی گئی ہے اور کامبو ٹاؤن جانے سے پہلے یہاں کا چکر لگا گئے تھے اس لئے انہیں کسی سے مزید معلومات حاصل کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ وہ سیدھے اس کالونی میں پہنچ گئے۔ دو سڑکوں پر چکر لگانے کے بعد وہ ایک اوسط درجے کی کوٹھی کے بند گیٹ کے سامنے پہنچ گئے۔ صفدر نے کار روک دی اور تیزی سے نیچے اترا اور اس نے سائیڈ ستون پر نصب کال بیل کا بٹن پریس کر دیا کیونکہ کوٹھی کے چھوٹے گیٹ کو باہر کی بجائے اندر سے بند کیا گیا تھا اس لئے وہ سمجھ گئے تھے کہ ٹوئن سسٹرز یا کوئی اور اندر موجود ہے۔ تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک مقامی آدمی باہر آ گیا۔ وہ اپنے لباس اور انداز سے ہی ملازم دکھائی دے رہا تھا۔

"لیس سر"..... اس شخص نے باہر آ کر صفدر اور اس کے ساتھ موجود کار کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ندیم

"مس جولین اور مس موگی کہاں ہیں"..... صفدر نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"وہ تو آج صبح ہونے سے بہت پہلے چلی گئی تھیں جناب۔ آپ کون ہیں"..... اس آدمی نے جواب دیا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"کہاں چلی گئی ہیں"..... صفدر نے پوچھا۔ کیپٹن شکیل بھی اس دوران کار سے نیچے اتر آیا تھا۔

"جناب۔ وہ یہ کہہ کر چلی گئی تھیں کہ اب وہ واپس نہیں آئیں گی اور میں پچھلے ٹائم جا کر کار ایئر پورٹ کی پارکنگ سے واپس لے آؤں۔ بس مجھے اتنا ہی معلوم ہے"..... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا کیا نام ہے اور تم کس کے ملازم ہو"..... صفدر نے پوچھا۔

"میرا نام ٹموتھی ہے جناب اور یہ کوٹھی لائٹ کلب کے مالک جناب فرینک صاحب کی ہے اور میں یہاں ملازم ہوں"..... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمارا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے ہے اور ہمیں چیک کراؤ کہ ٹوئن سسٹرز واقعی یہاں موجود نہیں ہیں"..... صفدر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"لیس سر۔ بے شک چیک کر لیں سر۔ مجھے جھوٹ بولنے کی کیا

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ضرورت ہے۔ میں تو ایک چھوٹا سا ملازم ہوں''..... ٹموتھی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اسے ساتھ لے کر اس نے پوری کوٹھی چیک کر لی لیکن وہاں نہ کار تھی اور نہ ہی توئن سسٹرز اور نہ ان کا کوئی سامان وغیرہ موجود تھا۔

''صبح سویرے ہم آئے تھے تو تم کوٹھی میں موجود نہ تھے''۔ صفدر نے کہا۔

''یس سر۔ میں ناشتہ کرنے گیا ہوا تھا کیونکہ اب میں اکیلا اپنے لئے ناشتہ تو بنانے سے رہا۔ مہمان ہوتے ہیں تو میں ناشتہ اور کھانا بناتا ہوں ورنہ نہیں۔ باہر سے کھا لیتا ہوں''..... ٹموتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ عورتیں کہاں ہوں گی اس وقت''۔ صفدر نے پوچھا۔

''اس وقت تو دس گیارہ بج رہے ہیں۔ اس وقت کا تو مجھے علم نہیں البتہ انہوں نے مجھے تاکید کی تھی کہ میں شام کو ایئر پورٹ پارکنگ سے کار واپس لے آؤں اس لئے یقیناً ان کی فلائٹ شام کو ہی ہو گی۔ ویسے وہ یہاں سے جاتے ہوئے کامبو قصبے کا نام بار بار لے رہی تھیں''..... ٹموتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا کہہ رہی تھیں۔ تفصیل بتاؤ''..... صفدر نے کہا۔ کیپٹن شکیل بھی بہت قریب آ کر کھڑا ہو چکا تھا لیکن وہ خاموش تھا۔

''کہنا کیا ہے۔ دونوں لڑکیاں مرغوں کی طرح ہر وقت ایک دوسرے سے لڑتی رہتی تھیں۔ یہاں جب تک رہیں میں نے انہیں ہر وقت آپس میں لڑتے ہی دیکھا اور سنا ہے۔ ان کی لڑائی دیکھ کر تو یوں لگتا ہے جیسے دونوں ایک دوسرے کی جانی دشمن ہوں لیکن رہتی اکٹھی ہیں۔ وہ اس لڑائی میں بار بار کامبو قصبے کا نام لے رہی تھیں''..... ٹموتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہ جب یہاں سے گئی تھیں تو کیا وہ اپنے اصل حلیوں میں تھیں''..... صفدر نے پوچھا۔

''نہیں۔ وہ پہلے ٹیکسی پر گئیں اور جب واپس آئیں تو میک اپ بدلا ہوا تھا۔ پھر یہاں آ کر انہوں نے میک اپ بدل لیا اور پھر وہ چلی گئیں۔ پھر واپسی پر ان کا میک اپ بدلا ہوا تھا۔ آج صبح جب وہ گئیں تو میک اپ پھر بدلا ہوا تھا''..... ٹموتھی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''آج ان کا حلیہ کیسا تھا''..... صفدر نے پوچھا تو ٹموتھی نے تفصیل سے دونوں کا حلیہ اور لباس کے بارے میں بتا دیا۔

''اب کار کی تفصیل بتا دو''..... صفدر نے کہا تو ٹموتھی نے تفصیل بتا دی۔

''تمہارے پاس ان کا فون نمبر ہے۔ کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں فون کرنے کے لئے''..... صفدر نے پوچھا۔

''نہیں جناب۔ ان کے پاس میرے خیال میں سیل فون نہیں

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہیں اور اگر ہیں تو انہوں نے مجھے ان کے بارے میں کچھ نہیں بتایا“..... ٹموتھی نے جواب دیا۔

”او کے۔ شکریہ“..... صفدر نے کہا اور واپس کھلے ہوئے پھاٹک کی طرف مڑ گیا۔ کیپٹن شکیل اس کے پیچھے تھا۔

”اب کہاں جانا ہے“..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ظاہر ہے اب ایئر پورٹ جانا ہے۔ پہلے بھی ہم سے حماقت ہو گئی ہے کہ ہم ایئر پورٹ جانے کی بجائے یہاں آ گئے ہیں۔ وہ سپر ایجنٹس ہیں تو یہاں سے سارا پروگرام بنا کر گئی ہوں گی۔ انہوں نے یقیناً ٹموتھی کو ڈاج دینے کے لئے کہا ہے کہ شام کو ایئر پورٹ پارکنگ سے کار لے آئے“..... صفدر نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار ایئر پورٹ کی حدود میں داخل ہو رہی تھی۔ وہ اب سیدھے جنرل پارکنگ میں گئے۔ کار روک کر وہ نیچے اترے تو ان کی نظریں وہاں موجود کاروں کا اس طرح جائزہ لے رہی تھیں جیسے یہ کاروں کی خرید و فروخت کا مقام ہو اور وہ کار خریدنے کی نیت سے انہیں بغور چیک کر رہے ہوں۔

”یہاں تو ٹوئن سسٹرز کی کار موجود نہیں ہے۔ کیا مطلب“۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

”مطلب بظاہر تو یہی ہے کہ وہ ابھی تک یہاں پہنچی ہی نہیں لیکن ایسا ممکن نہیں ہے۔ ضرور کوئی خصوصی انداز کا ڈاج دیا جا رہا

ہے“..... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر وہ دونوں پارکنگ سے نکل کر ایئر پورٹ کی عمارت میں داخل ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ یہ بھی چیک کر چکے تھے کہ آج کی تاریخ میں کوئی چارٹرڈ فلائٹ نہیں گئی اور نہ ہی ٹوئن سسٹرز کسی بھی میک اپ میں یہاں سے گئی ہیں۔

”اس کا مطلب ہے کہ اصل ڈاج ایئر پورٹ پارکنگ کا دیا گیا ہے۔ یہ دونوں فارمولا یا گن لے کر کسی اور راستے سے نکل گئی ہیں لیکن فلائٹ سے ہٹ کر دو راستے ہیں اور پھر کافرستان جانے کے لئے ایک تو سمندری راستہ ہے اور دوسرا ریل کے ذریعے۔ لیکن وہ کیوں ان راستوں کو اختیار کریں گی“..... صفدر نے کہا اور پھر یکلخت اس طرح چونک پڑا جیسے اسے اچانک کوئی بات یاد آ گئی ہو۔

”اوہ۔ اوہ۔ میں نے کوٹھی کو چیک کرتے ہوئے ایک میز پر تعارفی کارڈ پڑا دیکھا تھا جو میں نے اٹھا کر ایک نظر دیکھا اور پھر جیب میں ڈال لیا تھا۔ اس پر کسی لارڈ جیکب کا نام اور نیچے سوشاگ کا نام لکھا ہوا تھا۔ کارڈ میری جیب میں ہو گا“..... صفدر نے کہا اور پھر اس نے کوٹ کی اندرونی اور بیرونی جیبوں کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ایک جیب سے ایک چھوٹا سا وزیٹنگ کارڈ نکال لیا۔

”یہ دیکھو“..... صفدر نے کارڈ کیپٹن شکیل کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

''ہاں۔ میں جانتا ہوں اسے۔ سوشاگ کوئی جگہ کا نام نہیں ہے۔ یہ ایک خفیہ کلب کا نام ہے اور یہ کلب راستھان ایریا میں ہے اور یہ لارڈ جیکب کافرستان اور پاکیشیا کے درمیان اسلحے کا بہت بڑا اسمگلر ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اس کارڈ کا اس کوٹھی میں موجودگی کا مطلب ہے کہ یہ دونوں اس لارڈ جیکب کی مدد سے کافرستان اسمگل ہونا چاہتی ہیں''۔ صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن ٹھہرو۔ میرے پاس اس کا نمبر موجود ہے۔ میں پہلے اس سے بات کر لوں''...... کیپٹن شکیل نے جیب سے ایک چھوٹی سی فون ڈائری نکالتے ہوئے کہا۔

''تمہارے پاس اس کا نمبر کیسے پہنچ گیا''...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار مسکرا دیا۔

''میں نے ٹائیگر کی شاگردی اختیار کر لی ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

''یہ ہے نمبر۔ اس لارڈ سے تعارف ٹائیگر نے کرایا تھا کیونکہ میں آج کل فالتو وقت میں ٹائیگر کے ساتھ گھومتا پھرتا رہتا ہوں اور میں نے بھی ٹائیگر کی طرح اپنا علیحدہ نام رکھا ہوا ہے اور انڈر ورلڈ کے لئے میرا نام صرف کیپٹن ہے۔ کبھی کبھار کیپٹن ماسٹر بھی کہہ دیا جاتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

''اوکے۔ آج سے میں بھی تمہارے ساتھ ٹائیگر کی شاگردی کر لوں گا۔ کم از کم وقت تو اچھا گزرے گا''...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جیب سے سیل فون نکال کر اس نے اسے آن کیا اور پھر ڈائری میں درج نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ پھر جب اس نے کال سینڈ کا بٹن پریس کیا تو دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔

''یس''...... ایک بھاری آواز سنائی دی۔

''کیپٹن ماسٹر بول رہا ہوں۔ کہاں ہے لارڈ جیکب۔ اس سے بات کراؤ۔ بڑا سودا کرانا چاہتا ہوں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''وہ تو موجود نہیں ہیں۔ شاید شام کو واپس آئیں۔ آپ شام کو ان سے بات کر لیں''...... مارٹن نے اس بار قدرے مودبانہ لہجے میں کہا۔

''احمق آدمی۔ کہاں ہے لارڈ۔ دس لاکھ ڈالرز کا منافع میں اسے دلانا چاہتا ہوں اور تم اس کا نقصان کرانا چاہتے ہو۔ نانسنس''...... اگر ایسا ہوا تو تمہاری لاش پر مکھیاں بھی نہیں بھنبھنائیں گی''...... کیپٹن شکیل نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''وہ ٹوئن سسٹرز کو آران کے سرحدی شہر کافتان پہنچانے گئے ہیں۔ شام کو ان کی واپسی ہو گی''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کیپٹن شکیل اور صفدر دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

ندیم ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

"ٹوئن سسٹرز۔ وہ کون ہیں اور کہاں چھوڑنے گئے ہیں وہ"۔ کیپٹن شکیل نے چیختے ہوئے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں۔ مجھے تو صرف اتنا پتہ ہے کہ لائن کلب کے فرینک نے انہیں فون کر کے بلایا۔ وہ وہاں گئے اور پھر وہاں سے انہوں نے مجھے فون کر کے بتایا کہ وہ ٹوئن سسٹرز کو چھوڑنے کار پر آران کے سرحدی شہر کافتان جا رہے ہیں۔ شام تک واپس آ جائیں گے۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے۔ اس سے زیادہ نہیں"۔ مارٹن نے کہا۔

"اوکے۔ شام کو بات ہو جائے گی"..... کیپٹن شکیل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون آف کر دیا۔

"وہ بے حد ہوشیار عورتیں ہیں۔ وہ کافرستان جانے کی بجائے آران کے ذریعے نکل رہی ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ وہ تو نارمل سپیڈ سے جائیں گے جبکہ ہم فل سپیڈ پر چلیں تو انہیں آسانی سے پکڑ سکتے ہیں"..... صفدر نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے فلیٹ کے سٹنگ روم میں بیٹھا ایک سائنسی رسالہ پڑھنے میں مصروف تھا۔ اس کے سامنے چائے سے بھری پیالی پڑی ہوئی تھی لیکن عمران سائنسی رسالے میں ایسا مصروف ہوا کہ اسے چائے کا خیال تک نہ رہا۔ چنانچہ جب اسے خیال آیا تو اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر چائے کی پیالی اٹھائی اور پھر ایک گھونٹ لے کر اس انداز میں منہ بنایا جیسے چائے کی بجائے وہ کوئی زہر پی رہا ہو۔ اس نے پیالی کو واپس میز پر رکھ دیا۔

"سلیمان۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب"..... عمران نے بار بار اونچی آواز میں سلیمان کو پکارتے ہوئے کہا۔

"جی صاحب۔ کیا آپ واقعی میری سابقہ تنخواہیں اور تمام الاؤنسز ادا کر رہے ہیں"..... سلیمان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

’’یہ ہوائی بلکہ آتش بازی کسی دشمن نے اڑائی ہو گی اور اس وقت اڑائی ہو گی جب ایسی آتش بازی پر حکومت نے پابندی لگا رکھی تھی۔ تم یہ بتاؤ کہ کیا دنیا میں انقلاب آ چکا ہے۔ کیا اب شربت کا نام چائے رکھ دیا گیا ہے‘‘..... عمران نے کہا۔

’’اسے سفید انقلاب کہتے ہیں جناب‘‘..... سلیمان نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا اور ساتھ ہی آگے بڑھ کر اس نے میز پر پڑا ہوا چائے کا لبالب بھرا ہوا کپ اٹھا لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران نے یہ فقرہ کیوں کہا ہے۔

’’سفید انقلاب۔ اس کا مطلب ہے کہ کالا انقلاب بھی ہوتا ہے اور نیلا، پیلا بھی‘‘..... عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’ایک تو آپ جیسے مالک بھی ایک مسلسل عذاب ہوتے ہیں۔ دن رات ڈگریوں کی گردان تو جاری رکھتے ہیں لیکن الف ب کا پتہ نہیں ہوتا۔ سفید رنگ میں تمام رنگ شامل ہوتے ہیں اس لئے تو سفید انقلاب کا مطلب ہوتا ہے مکمل انقلاب اور انقلاب کا مطلب ہوتا ہے بدل جانا جیسے چائے آپ نے اپنی سستی کی وجہ سے شربت میں بدل دی ہے۔ اسے سفید انقلاب کہتے ہیں‘‘..... سلیمان نے جواب دیا اور چائے کی پیالی اٹھائے مڑ کر واپس چلا گیا۔

’’واہ۔ اسی لئے ہمارے بزرگ نہ خود پڑھتے تھے اور نہ کسی کو پڑھنے دیتے تھے‘‘..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسالہ پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ اسے معلوم تھا کہ ابھی سلیمان

گرما گرم چائے کی پیالی لا کر رکھ دے گا۔ سلیمان سے ہونے والی یہ باتیں اس کے ذہن پر چھائی ہوئی بوریت کو دور کر دیتی تھیں اس لئے جب وہ خشک موضوعات پڑھ کر مکمل طور پر بور ہو جاتا تو پھر وہ سلیمان سے ایسی ہی باتیں کیا کرتا تھا اور سلیمان بھی اس کے آواز دینے پر سمجھ جاتا تھا کہ اس کا کیا موڈ ہے اور وہ کیا چاہتا ہے لیکن ابھی عمران نے رسالہ دوبارہ آنکھوں کے سامنے کیا ہی تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

’’حقیر فقیر پر تقصیر، بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بول رہا ہوں‘‘..... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں تعارف کراتے ہوئے کہا۔

’’صفدر بول رہا ہوں عمران صاحب۔ میرے ساتھ کیپٹن شکیل بھی ہے۔ کیا آپ کو اطلاع مل چکی ہے یا نہیں کہ یورپی ملک کا سپر ایجنٹس ٹوئن سسٹرز اپنے مشن میں کامیاب ہو چکی ہیں‘‘۔ صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

’’کامیاب ہو چکی ہیں۔ کیا مطلب۔ کیا انہیں ٹوئن برادرز شادی کے لئے دستیاب ہو گئے ہیں‘‘..... عمران نہ چاہنے کے باوجود مزاحیہ بات کرنے سے اپنے آپ کو نہ روک سکا۔

’’وہ ایم گن کا فارمولا یا پھر ایم گن یا دونوں ہی ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری کا میو ٹاؤن سے اڑا کر لے گئی ہیں اور وہاں انہوں نے

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

پوری لیبارٹری کو دھماکوں سے اڑا دیا ہے اور خود وہ فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔ میں اور کیپٹن شکیل آپ کے پاس آ رہے ہیں''...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا لیکن اس کے چہرے پر یکلخت گہری سنجیدگی ابھر آئی تھی۔ اسی لمحے سلیمان چائے کی پیالی اٹھائے اندر داخل ہوا۔ وہ کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن عمران کے چہرے پر ابھر آنے والی سنجیدگی دیکھ کر اس نے بجائے کچھ کہنے کے خاموشی سے چائے کی پیالی عمران کے سامنے رکھی اور واپس مڑ گیا۔

''صفدر اور کیپٹن شکیل آ رہے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اور کوئی اچھی خبر لے کر نہیں آ رہے''...... سلیمان نے مڑتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ کیا تم نے فون کا ایکسٹینشن کچن میں لگوایا ہوا ہے''...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

''جب وہ لوگ جن پر کام کرنے کی ذمہ داری ہو عملی کام کرنے کی بجائے بیٹھے صرف مطالعہ ہی کرتے رہیں تو پھر اچھی خبریں کہاں سے آ سکتی ہیں''...... سلیمان نے طنزیہ لہجے میں کہا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

''بات تو تم نے درست کہی ہے لیکن کیا کیا جائے۔ جب تک مکمل حالات سامنے نہ آئیں عملی کام کیسے اور کہاں کیا جائے'' عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن سلیمان واپس جا چکا تھا۔ عمران

نے کتاب بند کر کے میز پر رکھی اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ایکسٹو''...... رابطہ ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں طاہر۔ اپنے فلیٹ سے۔ تم نے ٹوئن سسٹرز کی تصاویر کا پیاں کرا کر تمام ممبران کو دی تھیں کہ انہیں تلاش کیا جائے۔ کوئی رپورٹ ملی تھی اس بارے میں''...... عمران نے کہا۔

''تمام رپورٹیں یہی ملی ہیں کہ ان کا کہیں پتہ نہیں چل سکا اور تلاش تو ابھی تک جاری ہے۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں''...... اس بار بلیک زیرو نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''صفدر اور کیپٹن شکیل نے بھی کوئی رپورٹ نہیں دی تھی'' عمران نے پوچھا۔

''انہوں نے بس یہی رپورٹ دی تھی کہ وہ تلاش کرتے پھر رہے ہیں لیکن ابھی تک کوئی واضح کلیو سامنے نہیں آ سکا اور یہ رپورٹ بھی چار پانچ روز پہلے کی تھی۔ ہوا کیا ہے عمران صاحب''۔ بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ابھی ابھی صفدر کا فون آیا ہے کہ ٹوئن سسٹرز نے کامبو ٹاؤن میں واقع ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری سے ایم گن اور اس کا فارمولا اڑا کر لیبارٹری کو تباہ کر دیا ہے اور خود فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔ سلیمان نے مجھ پر طنز کیا ہے کہ جو لوگ عملی کام نہیں کرتے

ندیم
ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

صرف مطالعہ کرتے رہتے ہیں ان کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے۔ اب بتاؤ کہ میں کیا کرتا۔ میرے پاس کوئی گراؤنڈ ہی نہ تھا۔ ان دونوں کے بارے میں معلوم ہوتا تو میں پھر آگے بڑھتا“۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”تو آپ کو اس لئے غصہ آ رہا ہے کہ سلیمان نے آپ پر طنز کیا ہے۔ ویسے سلیمان کی بات تو درست ہے کہ آپ نے وہ تصویر مجھے بھجوا کر پھر ایک بار بھی مجھ سے نہیں پوچھا کہ ان ٹوئن سسٹرز کا کیا ہوا۔ اب اگر صفدر نے آپ کو ان کی کامیابی کی اطلاع دی ہے تو اب آپ کو غصہ آ رہا ہے حالانکہ اگر آپ سیریس ہوتے تو آپ ٹائیگر کو اس کام پر لگا دیتے اور خود بھی فلیٹ پر بیٹھ کر کتابیں پڑھنے کی بجائے انہیں تلاش کرتے اور مجھے یقین ہے کہ آپ اور ٹائیگر دونوں بہت پہلے انہیں ٹریس کر چکے ہوتے“۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے بھی سلیمان کے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لو جس پر تکیہ تھا وہی پتا ہوا دینے لگا۔ ٹھیک ہے سارے کاموں کے لئے بے چارہ عمران اور اس کا شاگرد ٹائیگر ہی رہ گیا ہے۔ یہ جو سروس کے ممبران کی فوج ظفر موج ہے یہ صرف دعوتیں کھانے کے لئے رہ گئی ہے“۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”فوج ظفر موج کام تو کر رہی ہے۔ اب بھی صفدر نے ہی آپ کو اطلاع دی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ صفدر اور کیپٹن شکیل

ندیم

درست راستے پر کام کر رہے ہیں لیکن وہ انہیں بروقت روک نہیں سکے“۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا۔ اوکے۔ ایسے ہی سہی“۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران سمجھ گیا کہ صفدر اور کیپٹن شکیل آئے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد سلیمان بیرونی دروازے کی طرف جاتا دکھائی دیا۔

”کیسے ہو سلیمان“۔۔۔۔۔ صفدر کی آواز سنائی دی

”میں ٹھیک ہوں۔ آیئے“۔۔۔۔۔ سلیمان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور پھر کیپٹن شکیل سے بھی ایسے ہی فقرات کا تبادلہ ہوا۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں سٹنگ روم میں داخل ہوئے تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔

”واہ۔ آج تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کریم نے مجھ جیسے کرائے کے سپاہی کو اعزاز بخشا ہے“۔۔۔۔۔ عمران نے اٹھ کر سلام دعا کے بعد کہا۔

”آپ نے ناشتہ کیا ہے یا آج ہمیں کریم کا نام دے کر کھانے کا پروگرام ہے“۔۔۔۔۔ صفدر نے بے ساختہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”یہ تم نے فون کر کے مجھ پر اچھا طنز کیا کہ سلیمان نے بھی مجھے ڈانٹ پلا دی“۔۔۔۔۔ عمران نے صفدر سے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

”ڈانٹ پلا دی سلیمان نے۔ کیا مطلب“...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تمہاری کال سن کر میں سنجیدہ ہو گیا اور سلیمان سے میں نے کہا کہ صفدر اور کیپٹن شکیل آ رہے ہیں تو سلیمان نے جواب دیا کہ دونوں کوئی اچھی خبر لے کر نہیں آ رہے۔ پھر میں نے حیران ہو کر پوچھا کہ اسے کیسے علم ہوا تو اس نے کہا کہ جو لوگ عملی کام کرنے کی بجائے صرف مطالعہ تک محدود رہتے ہیں انہیں ایسی ہی خبریں سننی پڑتی ہیں“...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”سلیمان کا اپنا انداز ہے بات کرنے کا۔ بہرحال یہ بات درست ہے کہ کوئی اچھی خبر نہیں ہے“...... صفدر نے کہا۔

”تم مجھے تفصیل سے بتاؤ کہ ہوا کیا ہے“...... عمران نے کہا۔

”اسی لئے تو یہاں حاضر ہوئے ہیں۔ پہلے میں نے سوچا کہ چیف کو فون کر کے تفصیل بتا دوں لیکن پھر ہمیں خوف محسوس ہوا کہ چیف نجانے کیا ردعمل ظاہر کرے اس لئے ہم نے فیصلہ کیا کہ پہلے آپ کو تفصیل بتائی جائے اور پھر چیف سے بات کی جائے اس لئے ہم یہاں آئے ہیں“...... صفدر نے کہا اور اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ ٹرالی پر مختلف کوالٹی کے بسکٹس کی پلیٹیں، نمکو اور چائے کے برتن موجود تھے۔

”شکریہ سلیمان“...... صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے بیک آواز میں کہا۔

”آپ کی خدمت کر کے مجھے حقیقتاً خوشی ہوتی ہے“...... سلیمان نے برتن اٹھا کر درمیانی میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

”اور میری“...... عمران نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا جیسے صفدر اور کیپٹن شکیل سے بھی زیادہ اچھے ریمارکس اپنے بارے میں سننا چاہتا ہو۔

”آپ اپنی عزت کے خود قاتل ہیں“...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران کے ساتھ ساتھ صفدر اور کیپٹن شکیل بھی بے اختیار اچھل پڑے۔ تینوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”کیا مطلب“...... عمران کے لہجے میں حقیقی حیرت تھی۔ شاید سلیمان کی یہ بات اس کی سمجھ میں بھی نہیں آئی تھی۔

”آپ کو دن میں بیس بار چائے دیتا ہوں لیکن آپ نے کبھی شکریہ ادا نہیں کیا جس طرح صفدر صاحب اور کیپٹن شکیل صاحب نے کہا ہے۔ اب خود بتائیں صفدر صاحب اور کیپٹن شکیل صاحب کی طرح آپ کی عزت کی جائے“...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر ٹرالی کو ایک طرف دھکیل کر دروازے کی طرف مڑ گیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ اب تمہیں سبق سکھانا پڑے گا“۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”سبق سکھانا مستری ٹائپ لوگوں کا کام ہوتا ہے۔ بے چارے سائیکل کی ٹیوب کو پنکچر لگانا بھی ایٹمی ٹیکنالوجی سے زیادہ اہم سمجھتے

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہیں۔ آپ اتنی ڈگریاں دوہرا کر بھی اگر سبق ہی سکھائیں گے تو پھر سبق پڑھانے کا کام مجھے کرنا پڑے گا''..... سلیمان نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے کمرے سے باہر چلا گیا۔

''آپ دونوں کی بنتی بھی نہیں اور آپ علیحدہ بھی نہیں ہو سکتے''..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''بہت بنتی ہے۔ اصل میں دونوں ایک دوسرے سے بڑھ کر بڑے اداکار ہیں''..... صفدر نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''تم نے مجھے فون کر کے تو اسی طرح ڈرایا تھا جیسے کوئی قیامت ٹوٹ پڑی ہو لیکن اب اطمینان سے بیٹھ کر بسکٹ کھا رہے ہو، چائے پی رہے ہو اور میں بار بار کہہ رہا ہوں کہ تفصیل بتاؤ کہ فوری طور پر انہیں روکنے کا کوئی اقدام ہو سکتا ہو تو کر لیا جائے لیکن تم میری بات ہی نہیں سن رہے''..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ ہمیں معلوم ہے کہ آپ کا اور چیف کا زور کافرستان پر چلتا ہے۔ وہاں ناٹران موجود ہے لیکن یقیناً آپ کا زور آران پر نہ چلتا ہو گا۔ خاص طور پر اس کے سرحدی شہر کافتان پر''..... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''تو ٹوئن سسٹرز کامیاب ہو کر آران گئی ہیں''..... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ سرحدی شہر کافتان خاصا بڑا اور جدید آرانی شہر ہے۔ وہاں سے انٹرنیشنل فلائٹس بھی چلتی ہیں۔ چنانچہ جب ہم ان دونوں کا پیچھا کرتے ہوئے آران کی سرحد پر پہنچے اور پھر وہاں سے ہم نے ایک آدمی کو خاصی بڑی رقم دے کر اس کے ذریعے کافتان پہنچے تو ایئر پورٹ سے معلوم ہوا کہ ٹوئن سسٹرز نے ایک مقامی آدمی کے ذریعے پہلے سے ہی یہاں ایک طیارہ چارٹرڈ کرا رکھا تھا اور جب ہم ایئر پورٹ پر پہنچے تو اس وقت وہ طیارہ فضا میں ہی تھا اور ایک گھنٹے بعد یورپی ملک کاسا کے ایئر پورٹ پر اتر جاتا اور ہمیں یہ بھی معلوم تھا کہ کاسا جیسے غیر اہم ملک میں چیف کا کوئی ایجنٹ موجود نہیں ہے اس لئے ہم ٹھنڈے ٹھنڈے واپس آ گئے''..... صفدر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''تمہیں ان کے بارے میں کیسے معلوم ہوا''..... عمران نے پوچھا تو صفدر نے اسسٹنٹ منیجر مارٹن سے معلومات حاصل کرنے کے بعد لائٹ کلب کے فرینک کو اٹھا کر فورسٹارز کے ہیڈ کوارٹر لے جانے اور وہاں اس سے معلومات حاصل کرنے کے بعد کراؤن کلب کے فریڈ کو چیک کرنے لیکن اس کی عدم موجودگی کے بعد ٹوئن سسٹرز کی رہائش گاہ بند ملنے اور پھر ان کے کامبو سرکل ہاؤس جانے کا معلوم کر کے ان کا وہاں جانا، وہاں کسی کا فون اٹنڈ نہ کرنا اور پھر سرکل ہاؤس اور لیبارٹری کی تباہی کے بعد ان کا واپس آنا

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

اور پھر وزیٹنگ کارڈ کے ذریعے لارڈ جیکب کے بارے میں معلوم ہونا اور کیپٹن شکیل کے ذریعے معلوم ہونا کہ فرینک کے ذریعے ٹوئن سسٹرز لارڈ جیکب کے ساتھ آران کے سرحدی شہر کافنان گئی ہیں تو ان کا وہاں جانے سے لے کر یہاں فلیٹ پر آنے تک کی ساری تفصیل بتا دی جبکہ عمران خاموش بیٹھا سنتا رہا۔

”یہ لڑکیاں واقعی تیز ہیں کہ انہوں نے کافرستان کا آسان راستہ چھوڑ کر آران کا مشکل راستہ اپنایا۔ یقیناً اس کا مشورہ انہیں فرینک نے دیا ہو گا۔ وہ ان معاملات میں بے حد تیز ہے“...... عمران نے کہا۔

”جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا عمران صاحب۔ ہمیں آخری لمحوں تک معلوم نہ ہو سکا کہ یہ ٹوئن سسٹرز کیا کرتی پھر رہی ہیں۔ جب پتہ چلا تو اس وقت جب چڑیاں کھیت چگ کر اڑ چکی تھیں“...... صفدر نے کہا۔

”اب اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہم ان کے پیچھے جائیں اور اپنا فارمولا اور گن کے پارٹس یا جو کچھ بھی وہ یہاں سے لے گئی ہیں وہ ان سے واپس لایا جائے بشرطیکہ تمہارا چیف اس کا حکم دے“۔ عمران نے کہا۔

”چیف کیوں حکم نہ دے گا“...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

”یہ ساری گڑبڑ تمہارے اس نقاب پوش چیف کی وجہ سے ہوئی ہے۔ میں نے اسے اس مشن کے بارے میں بتایا اور تصادم

بھجوائیں۔ اس نے مجھے کہا کہ میں سرداور سے اس بارے میں معلومات کر کے اسے بتاؤں۔ میں نے حکم کی تعمیل کی تو اس نے مجھے کہا کہ اس کی سروس کے ممبران انہیں ٹریس کر لیں پھر آگے دیکھا جائے گا۔ فوری طور پر زیادہ حرکت میں آنے کی ضرورت نہیں اس لئے میں خاموش ہو گیا“...... عمران نے کہا۔

”لیکن چیف نے ایسا کیوں کیا۔ اس گن کی کوئی اہمیت نہیں“۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”چیف کا کہنا ہے کہ ایسی گنیں چھپ نہیں سکتیں اس لئے لامحالہ پوری دنیا میں اس کی ٹیکنالوجی تیزی سے پھیل جائے گی اس لئے اس کے لئے اتنی تگ و دو کی ضرورت نہیں ہے لیکن میرا خیال ہے کہ مجھے اور چیف دونوں کو ٹوئن سسٹرز سے اس قدر تیزی سے آگے بڑھنے اور کامیاب ہو جانے کا شاید خیال بھی نہ تھا“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کیا تو دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔

”ایکسٹو“...... دوسری طرف سے چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں اور میرے ساتھ جناب صفدر سعید صاحب اور کیپٹن شکیل صاحب بھی موجود ہیں اور چائے پی کر ورائٹیز کے بسکٹس اور نمکو کھا چکے

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہیں اور مجھے معلوم ہے کہ اب سلیمان نے ایک ہفتے تک مجھے چائے کے ساتھ ایک بسکٹ بھی نہیں دینا''..... عمران کی زبان میرٹو کی قینچی کی طرح چل رہی تھی۔

''فون کیوں کیا ہے''..... چیف نے عمران کی بات کاٹتے ہوئے سخت اور سرد لہجے میں کہا۔

''آپ کی سروس کے ممبران میرے سامنے بیٹھے ہیں اور بتا رہے ہیں کہ وہ ٹوئن سسٹرز کو تلاش کرتے رہ گئے اور ٹوئن سسٹرز ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری میں داخل ہو کر وہاں سے فارمولا یا گن بھی دونوں لے اڑی ہیں اور اس کے ساتھ بنے ہوئے سرکل ہاؤس جسے سیکورٹی ہاؤس کہنا چاہئے جہاں فوجی کمانڈوز موجود تھے سب کو بموں سے تباہ کر کے نکل گئیں اور اس بار انہوں نے نیا کام کیا ہے کہ پاکیشیا سے فوری طور پر نکلنے کے لئے انہوں نے کافرستان جانے کی بجائے آران کا رخ کیا اور آران کے سرحدی شہر کافتان سے طیارہ چارٹرڈ کرا کر وہ یورپی ملک کاسبا روانہ ہو گئیں اور اب تک تو وہ وہاں پہنچ بھی چکی ہوں گی۔ اب کیا حکم ہے''..... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''ٹوئن سسٹرز نے لیبارٹری تباہ کر کے اور پاکیشیا کے اہم ترین سائنس دانوں اور پاکیشیا فوج کے کمانڈوز کو ہلاک کر کے انتہائی سنگین جرم کیا ہے۔ اے ایم گن یا اس کی ٹیکنالوجی تو آج نہیں تو کل پوری دنیا میں اوپن ہو جانی تھی کیونکہ ایسے ہتھیار ہمیشہ اوپن

ہو جایا کرتے ہیں جیسے روسیاہی گن کلاشنکوف، ایکریمین روزی گن اسی طرح پاکیشیا کی یہ ایجاد ایم گن ہے۔ گو یہ میزائل نظام کے لئے انتہائی اہمیت رکھتی ہے لیکن بہرحال اسے کسی نہ کسی انداز میں کسی روز اوپن ہونا تھا اس لئے میں نے اس پر زیادہ توجہ نہیں کی لیکن ٹوئن سسٹرز نے جو کیا ہے اس کے انہیں اور ان کے ملک کو انتہائی سنگین نتائج بھگتنا ہوں گے''..... چیف نے مسلسل بولتے ہوئے کہا لیکن اس کا لہجہ یکسر غیر جذباتی تھا۔

''لیکن چیف۔ ہم بھی تو ایسا ہی کرتے ہیں۔ جہاں سے فارمولا حاصل کرتے ہیں اس لیبارٹری کو ہی اڑا دیتے ہیں۔ اپنے تحفظ کے لئے ایجنٹوں کو ایسا کرنا پڑتا ہے''..... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں کے چہرے حیرت اور خوف کی وجہ سے زرد ہو گئے۔

''یہ معاملہ مختلف زاویوں سے دیکھا جائے گا۔ اگر ایجنٹ اپنے بے گناہ سائنس دانوں اور ان کے اسسٹنٹس کو ہلاک نہ کر کے آسانی سے نکل سکتا ہے مگر اس کے باوجود وہ سب کو ہلاک کر دیتا ہے تو پھر یہ جرم ہے۔ اگر وہ ایسا کئے بغیر کامیاب اور زندہ نہیں رہ سکتا تو پھر مجبوری ہے اور وہ قابل معافی ہو سکتا ہے''..... چیف نے پہلے سے بھی زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ کی بات درست ہے۔ اس کا فیصلہ تو بعد میں ہوتا رہے گا لیکن اب فوری طور پر کیا حکم ہے''..... عمران نے

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

کہا۔

''تم پوری ٹیم لے جاؤ اور سب سے پہلے ان ٹوئن سسٹرز کو ٹریس کرو۔ اس دوران یہاں لیبارٹری کے بارے میں رپورٹ مجھے مل جائے گی۔ پھر فیصلہ کیا جائے گا کہ ان ٹوئن سسٹرز کا انجام کیا ہو سکتا ہے۔ البتہ ان کے ساتھ ساتھ فارمولا یا گن یا دونوں جو وہ ساتھ لے گئی ہیں وہ بھی واپس لانا ہے''..... چیف نے سخت اور سرد لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ لیکن کیا اتنا کافی نہیں ہوگا کہ ہم فارمولا اور گن یا دونوں واپس لے آئیں۔ کیا ٹوئن سسٹرز کو واپس لانا ضروری ہے''..... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

''انہیں واپس لے آنا ضروری ہے۔ اس دوران یہ چیک ہو جائے گا کہ کیا انہوں نے کسی مجبوری کے تحت لیبارٹری تباہ کی ہے اور سائنس دانوں کو ہلاک کیا ہے یا یہ کام صرف شوقیہ کیا ہے۔ اس تحقیق کا جو بھی نتیجہ ہوگا وہی نتیجہ ان پر مرتب ہوگا''..... دوسری طرف سے سنجیدہ لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''آپ کیوں ان دونوں لڑکیوں کو بچانا چاہتے ہیں''..... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جس طرح تم دونوں ٹوئن سسٹرز کے پیچھے بھاگے ہو اور جس طرح تم نے انہیں ٹریس کرنے کی کوشش کی ہے اس سے ظاہر ہے

ندیم

کہ چلو ٹوئن برادرز نہ سہی ٹوئن سپر ایجنٹس تو بہرحال تم ہو اور میرا خیال ہے کہ اب بہت برہمچاری ہو چکی ہے۔ اب تم لوگوں کی شادیاں ہو جانی چاہئیں''..... عمران نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ آپ اب شادی کرنے کے درپے ہو رہے ہیں اور بندوق ہمارے کاندھے پر رکھی جا رہی ہے''..... صفدر نے کہا۔

''میری شادی اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک آغا سلیمان پاشا کی شادی نہ ہو جائے کیونکہ یہ اماں بی کا مجھ سے زیادہ لاڈلا ہے اور اس کی شادی اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک اماں بی کو اس کے لئے کوئی لڑکی پسند نہ آ جائے''..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میرے خیال میں شاہ صاحب کی بات اب اپنا اثر دکھا رہی ہے۔ درمیانی رکاوٹیں اب دور ہونا شروع ہو گئی ہیں۔ اماں بی کا کیا ہے۔ شاہ صاحب نے حکم دے دیا تو ایک منٹ میں لڑکی بھی پسند آ جائے گی اور سب کچھ ہو جائے گا''..... صفدر نے کہا۔

''میں پہلے تمہیں گھر والا بنانا چاہتا ہوں۔ تم الٹی گیم کر رہے ہو۔ بہرحال اب چیف نے حکم دے دیا ہے اس لئے اب ہمیں فوری طور پر کاسبا جانا ہوگا تاکہ ان ٹوئن سسٹرز کو گھیرا جا سکے''۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

"جولیا بول رہی ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز کمرے میں گونج رہی تھی کیونکہ رابطہ ہوتے ہی عمران نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یہ کہنے کی کیا ضرورت ہے کہ بول رہا ہوں۔ ظاہر ہے تم بول تو رہے ہو۔ بہرحال بولو۔ کیا کہنا چاہتے ہو"..... جولیا نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے سامنے بیٹھے ہوئے صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے اس طرح آنکھیں حلقوں میں گھمائیں جیسے سرچ لائٹس ایک مخصوص حلقے میں گھومتی ہیں اور وہ دونوں مسکرا دیئے۔

"کہنے کو تو میرے پاس ہمیشہ بہت کچھ ہوتا ہے لیکن وہ کیا کہتے ہیں کہ سچ بولنے سے آگ کا الاؤ بھڑک اٹھتا ہے اور یہ ایسا الاؤ ہے جسے فائر بریگیڈ بھی بجھانے پر قادر نہیں ہے اس لئے بزرگ کہتے ہیں کہ سچ بولو ضرور لیکن رک رک کر، آہستہ آہستہ تاکہ ساتھ ساتھ ہضم ہوتا رہے"..... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"کاش۔ اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کی بریکیں بھی بنا دیتا"۔ جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بنا دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بڑی سخت بریکیں رکھی ہیں۔ بس لگانے کے لئے نکاح اور پھر شوہر کی زبان کی ٹائٹ بریکیں پوری

ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

قوت سے لگ جاتی ہیں اور بیگم کی زبان بریکوں سے آزاد ہو جاتی ہے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ اب تم بتاؤ کہ تم نے فون کیوں کیا ہے"..... دوسری طرف سے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"یہ پوچھنے کے لئے کہ تمہیں چیف نے ٹوئن سسٹرز کی جو تصویر بھجوائی تھی اس بارے میں تمہاری یا تمہارے ساتھیوں کی کیا رپورٹ ہے"..... عمران نے کہا۔

"تم کون ہوتے ہو پوچھنے والے۔ میں چیف کو اس بارے میں رپورٹ دے چکی ہوں"..... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو پھر کیا تم نے چیف کو یہ رپورٹ بھی دی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ٹوئن سپر ایجنٹس پوری رفتار سے ٹوئن سسٹرز کے پیچھے بھاگتے رہے ہیں لیکن یہ ٹوئن سسٹرز ان کی آنکھوں میں دھول جھونک کر اپنا مشن کامیابی سے مکمل کر کے پاکیشیا سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئی ہیں اور دونوں سپر ایجنٹس اب منہ لٹکائے میرے سامنے بیٹھے ہیں۔ خاص طور پر صالحہ کو اب تمہیں سمجھانا پڑے گا کہ مرد ذات بڑی بے وفا ہوتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ"۔ عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی تھی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ کن دو سپر ایجنٹوں کی بات کر رہے ہو"..... جولیا نے حیرت سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

''صالحہ کے حوالے سے ایک کو تو تم سمجھ ہی گئی ہو گی۔
ایس یعنی صفدر اور اب کیا کیا جائے شکیل صاحب کا نام بھی ایس
ہی سے شروع ہوتا ہے اس لئے اب یوں سمجھو کہ دو ایس پہلے ایس
کو چھوڑ کر غیر ملکی ٹوئن سسٹرز کے پیچھے بھاگ رہے ہیں''...... عمران
نے کہا۔

''یہ سب تمہاری اپنی بکواس ہے۔ تمہارے گندے ذہن کی
پیداوار۔ نہ صفدر اور نہ ہی کیپٹن شکیل ایسے ہیں جیسے تم انہیں ثابت
کرنے کی کوشش کر رہے ہو''...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے
میں کہا۔

''اسی لئے تو کہہ رہا تھا کہ سچ بولنے سے الاؤ بھڑک اٹھتا
ہے۔ لو تم خود صفدر سے بات کر لو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے
کہا اور رسیور سامنے بیٹھے صفدر کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔

''ہیلو۔ صفدر سعید بول رہا ہوں مس جولیا''...... صفدر نے
مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہ عمران کیا کہہ رہا ہے۔ کیا تم اسے روک نہیں سکتے فضول
باتیں کرنے سے''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب فضول باتیں نہیں کر رہے۔ وہ درست کہہ
رہے ہیں۔ میں اور کیپٹن شکیل ٹوئن سسٹرز کے پیچھے بھاگتے رہے
ہیں لیکن اس کے باوجود وہ مشن مکمل کر کے نکل جانے میں کامیاب
ہو گئی ہیں اور اب چیف نے حکم دیا ہے کہ پوری ٹیم اس مشن پر کام

ندیم

کرے''...... صفدر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تو انہوں نے مشن مکمل کر لیا۔ کون سا مشن اور کیسے
مکمل ہوا''...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو صفدر
نے اسے تفصیل بتا دی۔

''وری بیڈ۔ لیکن یہ تو سیدھی بات تھی۔ عمران تو اس طرح بات
کر رہا تھا جیسے یہ سب کچھ کسی افسانے کا حصہ ہو۔ حقیقت نہ ہو۔
میرے خیال میں عمران ان لڑکیوں کے پیچھے نہیں جانا چاہتا''......
جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''ایسی بات نہیں ہے مس جولیا۔ البتہ یہ درست ہے کہ عمران
صاحب نے چیف سے باقاعدہ بحث کی ہے کہ یہ دونوں لڑکیاں
ایجنٹس ہیں اور ایجنٹس کو رعایت ملنی چاہئے جیسے پاکیشیا سیکرٹ
سروس مشن کے دوران کارروائیاں کرتی رہتی ہے اسی طرح دوسرے
ایجنٹس کو بھی کام کرنے کا حق ہے''...... صفدر نے کہا۔

''اسی لئے تو میں کہہ رہی تھی۔ میں چیف سے بات کرتی
ہوں۔ ہم خود یہ کام کر لیں گے''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا
اور اس کے ساتھ ہی رابطہ اچانک ختم ہو گیا تو صفدر نے ایک طویل
سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''میرا خیال ہے عمران صاحب کہ آپ اس کیس میں دانستہ
دلچسپی نہیں لے رہے اس لئے یہ بہتر ہے کہ مس جولیا چیف سے خود
ہی بات کر لیں گی۔ پھر جیسے چیف چاہیں گے ویسے ہی ہو گا''۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

صفدر نے کہا۔

''یہ نتیجہ تم نے کیسے نکال لیا''..... عمران نے کہا۔

''آپ کا ان ٹوئن سسٹرز کے حق میں بولنا بتا رہا ہے حالانکہ اس سے پہلے یہ ٹھیک ہے کہ آپ ایسے ایجنٹس پر عام طور پر رحم کھا کر انہیں تحفظ دے دیتے ہیں لیکن اس بار آپ نے باقاعدہ چیف سے اس معاملے پر بحث کی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ آپ کے دل میں ان ٹوئن سسٹرز کے لئے نرم گوشہ موجود ہے''..... صفدر نے باقاعدہ وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''کیپٹن شکیل۔ تم خاموش بیٹھے ہو۔ تمہارا کیا تجزیہ ہے''۔ عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میرا خیال ہے کہ صفدر صاحب خواہ مخواہ جذباتی ہو رہے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہم تھوڑا سا لیٹ ہو گئے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم ان کے مقابل شکست کھا گئے ہیں۔ ایسا پہلے بھی اکثر کیسز میں ہوتا رہا ہے لیکن اس بار چونکہ ہمارے مقابل عورتیں تھیں اس لئے ہم مرد ہو کر ان کی کامیابی پر زیادہ پریشان ہو رہے ہیں''..... کیپٹن شکیل نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا اور صفدر بھی بے اختیار مسکرا دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) از فلیٹ ملکیہ سوپر فیاض سپرنٹنڈنٹ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو اور مقبوضہ خود بول رہا

ہوں''..... عمران نے اس بار نئے انداز کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''ایکسٹو سپیکنگ۔ جولیا نے مجھے فون کر کے درخواست کی ہے کہ اے ایم گن مشن میں تمہیں سربراہ نہ بنایا جائے کیونکہ تم مخالف ایجنٹوں کے لئے نرم گوشہ رکھتے ہو لیکن میں نے اسے سمجھا دیا ہے کہ تم سوائے اس کے اور کسی کے لئے بھی کوئی نرم گوشہ نہیں رکھتے اور اب تم فوری حرکت میں آ جاؤ ورنہ''..... چیف کا لہجہ آخر میں نہ صرف سخت ہو گیا بلکہ اس کے بعد اس نے رسیور بھی اچانک رکھ دیا تھا۔

''حیرت ہے۔ چیف بھی جانتا ہے کہ آپ مس جولیا کے لئے نرم گوشہ رکھتے ہیں''..... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''اسی لئے تو وہ ابھی تک چیف کی سیٹ پر برقرار ہے ورنہ اگر ملکوں کے وزیراعظموں اور صدور کے خلاف سازشیں ہو سکتی ہیں تو اس بے چارے نقاب پوش کو کون جانتا ہو''..... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب پلیز۔ چیف کے بارے میں ایسے کمنٹس نہ دیا کریں''..... صفدر نے کہا تو کیپٹن شکیل نے بھی اسی انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ بھی صفدر کی مکمل تائید کر رہا ہو۔

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

ندیم

فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھی ہوئی جولین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ موگی واش روم میں تھی اس لئے جولین اکیلی ہی کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔ یہ کاسبا کے دارالحکومت گائٹ کی ایک کالونی تھی جس کا نام کراؤن کالونی تھا۔ کراؤن کالونی کی تقریباً تمام کوٹھیاں ہی جدید اور خوبصورت انداز میں تعمیر کی گئی تھیں لیکن ٹوئن سسٹرز کی کوٹھی اس پوری کالونی کی سب سے شاندار اور خوبصورت کوٹھی تھی۔ اسی لئے اس کا نام بھی ٹوئن پیلس رکھا گیا تھا۔

جولین اور موگی دونوں کے شوق مشترکہ تھے۔ دونوں جدید انداز اور جدید ماڈل کی سپورٹس کاروں جن کے کلر گہرے سرخ ہوں بے حد پسند کرتی تھیں اس لئے ان دونوں کے پاس جدید ترین ماڈل اور گہرے سرخ رنگ کی سپورٹس کاریں تھیں۔ البتہ دونوں کے ڈیزائنوں میں اس لئے زمین آسمان کا فرق تھا کہ جولین نے اپنے

Uploaded By Muhammad Nadeem

لئے کار یورپ سے ہی خریدی تھی جبکہ موگی کی کار ایکریمیا کی بنی ہوئی تھی۔ اس وقت ناشتے کے بعد موگی واش روم میں چلی گئی تھی جبکہ جولین بیٹھی آج کا اخبار پڑھ رہی تھی۔ ان کی ہاؤس کیپر ایک ادھیڑ عمر عورت تھی جسے کوئن کہا جاتا تھا۔ یہ کوئن گو ویسے تو ان کی ملازمہ تھی لیکن یہ دونوں اس کی اس قدر عزت کرتی تھیں جیسے وہ ملازمہ کی بجائے ان کی کوئی انتہائی قابل احترام بزرگ ہو۔ یہی وجہ تھی کہ وہ دونوں اسے میڈم کوئین کہا کرتی تھیں۔

میڈم کوئین ناشتے کے برتن میز سے اٹھا کر لے جا چکی تھی۔

ندیم

فون کی گھنٹی بجتے ہی جولین نے رسیور اٹھا لیا اور اس کی نظریں فون کے اوپر والے حصے پر موجود سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ پھر رسیور اس کے کان تک پہنچ گیا تھا کہ فون کی سکرین پر ایک ادھیڑ عمر آدمی کا چہرہ ابھر آیا۔ یہ کرنل ماریو تھا۔ کاسبا کی سرکاری ایجنسی فارٹون کا سربراہ جس کے ایک سیکشن کی سربراہ یہ ٹوئن سسٹرز تھیں۔

"ہیلو"...... بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"جولین بول رہی ہوں"...... جولین نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"دونوں فوراً آفس آ جاؤ۔ تمہارے بارے میں ایک اہم رپورٹ ہے میرے پاس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جولین چونک پڑی۔

"کس قسم کی رپورٹ باس"...... جولین نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

"پاکیشیا میں تم نے جو مشن مکمل کیا ہے اس بارے میں۔ جلدی"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولین نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے واش روم کا دروازہ کھلا اور موگی باہر آ گئی۔

"ارے کیا ہوا۔ تمہارے چہرے پر بارہ کیوں بج رہے ہیں۔ کیا کسی نے کوئی دھمکی دے دی ہے۔ مجھے بتاؤ۔ میں اسے زندہ زمین میں دفن کر دوں گی"۔۔۔ موگی نے قریب آ کر بڑے جارحانہ لہجے میں کہا۔

"بس۔ بس۔ اس سے زیادہ بات احمقانہ دائرے میں داخل ہو جائے گی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم کتنی بہادر ہو۔ بہرحال جلدی سے تیار ہو جاؤ۔ باس نے آفس کال کیا ہے اور وہ بھی فوراً"۔۔۔ جولین نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا کوئی نیا مشن ہے۔ ویری گڈ"۔۔۔ موگی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ پرانے مشن کے بارے میں کوئی اہم رپورٹ ہے باس کے پاس"۔۔۔ جولین نے کہا تو موگی دوسرے کمرے کی طرف جاتی جاتی رک گئی۔

"پرانا مشن۔ کس مشن کی بات کر رہی ہو"۔۔۔ موگی کے لہجے میں حیرت تھی۔

"پاکیشیا مشن۔ اے ایم گن مشن"۔۔۔ جولین نے کہا۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو۔ وہاں سے کس نے رپورٹ دی ہے باس کو۔ وہ مشن تو مکمل ہو گیا ہے۔ فارمولا پہنچا دیا گیا ہے اور وہاں کسی کو معلوم نہیں ہے کہ کس نے لیبارٹری تباہ کی۔ کیسے کی اور وہاں سے کیا حاصل کیا گیا اور کہاں لے جایا گیا۔ پھر کیسی رپورٹ"۔۔۔ موگی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"یہاں کھڑے کھڑے تو رپورٹ سامنے نہیں آ جائے گی۔ جلدی تیار ہو جاؤ۔ تمہیں پتہ تو ہے کہ باس کو انتظار سے کتنی کوفت ہوتی ہے"۔۔۔۔ جولین نے کہا اور تیزی سے اپنے لئے مخصوص کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد دونوں کار میں موجود فرازون ہیڈکوارٹر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جولین تھی کیونکہ کار جولین کی تھی۔ اس معاملے پر بھی دونوں کے درمیان ہر وقت اختلاف رہتا تھا۔ جولین کو کار چلانے کا بے حد شوق تھا اور آتے جاتے ہوئے اپنی کار استعمال کرنے کو ترجیح دیتی تھی۔ لیکن موگی اس معاملے میں اس سے الٹ خیالات کی مالک تھی۔ وہ چاہتی تھی کہ اس کی کار کم استعمال ہو تاکہ اس کے نئے پن کی تازگی تادیر قائم رہے اس لئے وہ اس پر خوش تھی کہ اس کی کار گیراج میں بند کھڑی ہے جبکہ جولین کی کار چل چل کر پرانی ہوتی جا رہی تھی۔ کار دارالحکومت کی سڑکوں پر خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ موگی ہاتھ میں ایک رسالہ پکڑے بیٹھی ہوئی تھی۔ یہ رسالہ کار کی سائیڈ سیٹ پر ہی پڑا ہوا

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

اسے ملا تھا اور وہ اسے جستہ جستہ دیکھ رہی تھی۔

''اس رسالے میں ایک عورت کی تصویر شائع ہوئی ہے جس نے آگ کا لباس پہنا ہوا ہے اور دیکھنے میں تو یہ لباس بے حد خوبصورت دکھائی دے رہا ہے''..... جولین نے گردن موڑتے ہوئے کہا۔

''ہر عورت جو غلط کام کرتی ہے وہ آگ کا لباس ہی پہنتی ہے''..... موگی نے بڑے مذہبی انداز میں کہا۔

''کیا۔ کیا تم پر پھر مذہب کا دورہ پڑنے لگا ہے۔ میں نے کئی بار تمہیں کہا ہے کہ میرے سامنے ایسی باتیں نہ کیا کرو لیکن تم باز نہیں آتی۔ اب اگر تم نے کچھ کہا تو میں تمہیں چلتی کار سے نیچے پھینک دوں گی''..... جولین نے باقاعدہ غصیلے لہجے میں کہا۔

''خود ہی کہہ رہی ہو کہ آگ کا لباس خوبصورت دکھائی دے رہا ہے۔ لیکن میں نے بات کی تو تمہیں غصہ آ گیا۔ تم چاہے جو مرضی آئے کہو یا سمجھو عورتیں اپنی خوشی سے آگ کا لباس پہننا فخر سمجھتی ہیں''..... موگی نے کہا۔

''تم آگ کا لباس کس کو کہہ رہی ہو اور کیا سمجھ رہی ہو''۔ جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''چرچ میں ایک دن فادر کہہ رہے تھے کہ گناہگاروں کو جہنم میں آگ کا لباس پہنایا جائے گا اور میں نے سوچا کہ اگر میں نے جو لباس پہن رکھا ہے یہ مجھے کتنا سکون اور آرام مہیا کر رہا ہے

لیکن اگر یہ لباس جلتے ہوئے انگاروں، آگ کے شعلوں سے تیار ہوا ہو تو پھر یہی سکون اور آرام کی بجائے کیا مہیا کرے گا''۔ موگی نے جذباتی لہجے میں کہا۔

''میں لباس کے ڈیزائن اور کلر کی بات کر رہی تھی۔ تم نجانے کیا سمجھ کر کدھر نکل گئی ہو۔ لباس ڈیزائن اس انداز میں کیا گیا ہے کہ جیسے شعلے اٹھ رہے ہوں۔ پھیل رہے ہوں اور پورا جسم شعلوں کی لپیٹ میں ہو''..... جولین نے کہا۔

''اور تم اس پر خوش ہو رہی تھی۔ حیرت ہے''..... موگی نے کہا۔

''بڑا شاندار آئیڈیا ہے۔ بالکل نیا آئیڈیا۔ واہ۔ کیا خوبصورت اور جدید آئیڈیا ہے۔ آگ کا لباس۔ واہ''..... جولین نے چٹخارے لے کر بولتے ہوئے کہا۔

''اچھا جب واپسی ہو گی تو میں تمہیں آگ کا لباس پہناؤں گی۔ پھر دیکھوں گی کہ تم چیختی ہو یا لطف اندوز ہوتی ہو''..... موگی نے کہا۔

''بس۔ بس۔ بند کرو اپنی یہ پریچنگ۔ ہیڈکوارٹر آ گیا ہے۔ اب باس کے سامنے نہ شروع ہو جانا''..... جولین نے کار ایک ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں موڑتے ہوئے کہا۔ فارٹون کا ہیڈکوارٹر مشہور کنگ ہوٹل کے ایک مخصوص حصے میں بنا ہوا تھا۔ بظاہر وہ ایک آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس آفس جہاں اور بھی بے شمار دفاتر تھے جو ہوٹل کے مخصوص حصوں

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

میں بنے ہوئے تھے۔ یہ ہوٹل اٹھائیس منزلہ تھا جس میں سے آخری چار منزلیں آفسز کے لئے مخصوص تھیں اور ان کے لفٹیں بھی علیحدہ تھیں۔

فارٹون امپورٹر کے نام سے ہیڈکوارٹر چھبیسویں منزل پر تھا اور اس کا نمبر بھی چھبیس ہی تھا اس لئے اسے ڈبل لک نمبر کہا جاتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جولین اور موگی دونوں ایک لفٹ کے ذریعے اوپر چھبیسویں منزل پر پہنچیں اور پھر ایک آفس میں داخل ہو گئیں۔ انہیں معلوم تھا کہ اس آفس میں ان کے داخل ہوتے ہی ان کی سکریننگ شروع ہو گئی ہو گی اور چند لمحوں بعد ان کی تفصیلی سکریننگ ہو کر رزلٹ نکل آئے گا اور رزلٹ او کے ہوتے ہی باس آفس میں آ جائے گا اور وہی ہوا۔ چند لمحوں بعد دیوار میں موجود ایک دروازہ کھلا اور ادھیڑ عمر باس باہر آ گیا۔ اس نے سوٹ پہنا ہوا تھا۔ چہرہ جسامت کے لحاظ سے خاصا چوڑا نظر آ رہا تھا۔ سر پر بالوں کا ایک برا سا ٹوکرہ رکھا ہوا نظر آ رہا تھا۔ باس کے اندر داخل ہوتے ہی وہ دونوں اٹھ کر کھڑی ہو گئیں۔

''بیٹھو۔ بیٹھو''..... کرنل ماریو نے اپنی کرسی کی طرف بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور پھر وہ دونوں کرنل ماریو کے کرسی پر بیٹھنے کے بعد اپنی اپنی کرسی پر بیٹھ گئیں۔

''تم دونوں نے اے ایم گن مشن کے سلسلے میں جو رپورٹ دی ہے اس سے میں نہ صرف تمہاری بہترین کارکردگی سے بے حد متاثر

ہوا ہوں بلکہ اعلیٰ حکام بھی اس سے بے حد متاثر ہوئے ہیں اور اب جو فارمولا تم دونوں پاکیشیا سے لائی ہو اس پر ہماری ایک اہم لیبارٹری میں کام کا آغاز جلد ہی کر دیا جائے گا''..... کرنل ماریو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو باس۔ آپ کی حوصلہ افزائی اور قدر شناسی کی وجہ سے ہم کامیابیاں حاصل کرتی ہیں''..... جولین نے قدرے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

''باس کا چہرہ دیکھے بغیر بات نہ کیا کرو۔ باس کے چہرے پر غصہ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ باس نے جو کچھ کہا ہے وہ طنزیہ کہا ہے اور تم اس پر خوش ہو کر خوشامد پر اتر آئی ہو''..... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں کیوں کروں گی خوشامد۔ یہ فطرت تمہاری ہے اور باس ہماری تعریف کر رہے ہیں اور اصل میں یہ ساری تعریف میری ہے کیونکہ مشن میں نے مکمل کیا ہے۔ تم تو بس ساتھ ساتھ لدی پھرتی رہی ہو اس لئے تمہیں حسد تو ہونا ہی ہے''..... جولین نے بھی کھا جانے والے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بس۔ بس۔ لڑو نہیں۔ اصل بات بے حد سیریس ہے۔ ایک رپورٹ مجھے پاکیشیا سے ملی ہے۔ یہ رپورٹ لائٹ کلب کے فرینک نے بھیجی ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق ملٹری انٹیلی جنس اس سلسلے میں کام نہیں کر رہی اور نہ ہی وہ لوگ تم دونوں کو ٹریس کرنے کے

ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

بارے میں کوئی کام کر رہے ہیں اور نہ ہی ان کے پاس تمہاری تصویریں ہیں جس پر فرینک نے مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے کام کیا تو عجیب انکشاف ہوا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا خطرناک ایجنٹ علی عمران کاروشا کے لئے روانہ ہو گیا ہے۔ اس کے ساتھ تین مرد اور دو عورتیں ہیں۔ انہیں ایئر پورٹ پر دیکھا گیا ہے''...... کرنل ماریو نے کہا۔

''یہ کیسی رپورٹ ہے باس۔ میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آئی''...... جولین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''باس نے جو کچھ کہا ہے وہ تو سورج کی طرح روشن ہے۔ ہم نے ایم گن اپنے ہمسایہ ملک کاروشا کے میزائل نظام کے خلاف حاصل کی ہے تاکہ اس گن کو تیار کر کے کاروشا کے میزائل سسٹم کو تباہ کیا جا سکے۔ کاروشا کو اس کی اطلاع مل گئی۔ وہ خود تو سامنے نہیں آئے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ اس طرح دونوں ملکوں میں جنگ بھی شروع ہو سکتی ہے۔ انہوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اپنی حمایت میں کال کر لیا اس لئے یہ لوگ کاروشا گئے ہیں اور اب کاروشا سے یہ لازماً کاسبا میں داخل ہوں گے اور یہاں سے فارمولا واپس لے جانے کی کوشش کریں گے''...... موگی نے بڑے سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''تم نے تجزیہ تو اچھا کیا ہے موگی، لیکن تم چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں زیادہ نہیں جانتی اس لئے اصل بات تک

نہیں پہنچ سکی۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ تم دونوں نے پاکیشیا کا انتہائی اہم فارمولا وہاں سے حاصل کیا ہے جسے وہ ہر صورت میں واپس لے جانا چاہیں گے۔ دوسری بات یہ کہ تم ان کی انتہائی اہم اور قیمتی لیبارٹری تباہ کر آئی ہو۔ وہاں تمام سائنس دانوں اور ان کے معاونین کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس طرح ملحقہ سیکورٹی زون میں موجود تمام فوجی کمانڈوز کو بھی تم نے ہلاک کر دیا ہے اس لئے لامحالہ وہ لوگ اس کا انتقام بھی لینا چاہیں گے اور جہاں تک کاروشا جانے کی بات ہے تو ایسا اس لئے کیا گیا ہے کہ وہ لوگ یہاں آنے سے پہلے یہاں کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔ میں نے اس رپورٹ کے ملنے کے بعد کاروشا میں اپنے مخصوص ذرائع سے معلومات حاصل کی ہیں اور مجھے بتایا گیا ہے کہ کاروشا کے دارالحکومت راڈکر میں ایک آدمی جینڈس ہے جو راڈکر کے ایک کلب فائیو سٹار کلب کا مالک اور جنرل مینجر ہے۔ اس کے تعلقات پاکیشیا کے انڈر ورلڈ سے ہیں اس لئے لازماً یہ لوگ جینڈس سے ہی اس معاملے میں رابطہ کریں گے اس لئے میرا خیال ہے کہ تم دونوں اگر اس جینڈس کو کور کر لو تو اس طوفان کا خاتمہ کاروشا میں ہی کیا جا سکتا ہے''...... کرنل ماریو نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''جبکہ میرا خیال دوسرا ہے باس''...... جولین نے کہا۔

''اور میرا خیال تیسرا ہے''...... موگی نے کہا تو کرنل ماریو بے اختیار ہنس پڑا۔

ندیم ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

"ٹھیک ہے۔ دوسرا خیال سننے کے بعد میں تیسرا خیال بھی سنوں گا"..... کرنل ماریو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دیکھو۔ میں تم سے سینئر ہوں پہلے میرا خیال سنا جائے گا"۔ جولین نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"بعد کا خیال جدید ہوتا ہے۔ تم تو دور جہالت کے خیالات رکھتی ہو۔ میرے پاس جدید خیالات ہیں اس لئے باس پہلے میرا خیال سنیں گے"..... موگی نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم دونوں کسی وقت ایک دوسرے سے راضی بھی رہتی ہو"۔ کرنل ماریو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"باس۔ پہلے میرا خیال سن لیں۔ ایسا نہ ہو کہ میں بھول جاؤں"۔ جولین نے کہا۔

"بھولنے کا مرض تو بڑھاپے میں ہوتا ہے۔ بہرحال تم عمر کے لحاظ سے تو بوڑھی نہیں ہو البتہ عقل کے لحاظ سے بوڑھی ہو سکتی ہو"۔ موگی نے کہا۔

"بس۔ بس۔ مزید لڑائی بند۔ سنجیدگی سے بات کرو"..... کرنل ماریو نے یکلخت میز پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"باس۔ کاروشا جا کر ان سے لڑنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ لوگ انتہائی برق رفتاری سے کام کرتے ہیں اور ادھر ادھر وقت ضائع کرنے کی بجائے سیدھے اپنے ٹارگٹ کا رخ کرتے ہیں اور ان کا

ٹارگٹ وہ لیبارٹری ہوگی جہاں فارمولا موجود ہے۔ کاروشا میں رہ کر معلومات حاصل کریں گے اور جب تک ہم وہاں پہنچیں گے وہ یہاں پہنچ بھی چکے ہوں گے اس لئے جو کچھ ہوگا یہاں کاسبا میں ہی ہوگا"..... جولین نے کہا۔

"تم کیا کہتی ہو موگی"..... کرنل ماریو نے موگی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"باس۔ کاروشا سے کاسبا کے دو راستے ہیں۔ ایک ہوائی اور دوسرا زمینی اس لئے یہ لوگ ان میں سے کسی راستے کے ذریعے ہی کاسبا میں داخل ہوں گے۔ زیادہ امکان فضائی راستے کا ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ عام لوگوں سے ہٹ کر سوچتے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ زمینی راستے سے آئیں اس لئے میرا خیال ہے کہ ایئر پورٹ سے باہر موجود چیک پوسٹ اور کاروشا سے کاسبا میں داخل ہونے کے لئے بنائی گئی چیک پوسٹ پر کام کیا جائے تو ان لوگوں کو آسانی سے ٹریس کر کے ہلاک کیا جا سکتا ہے"..... موگی نے کہا۔

"دونوں چیک پوسٹس پر میک اپ چیک کرنے والے جدید ڈیجیٹل کیمرے پہلے سے ہی نصب ہیں اس لئے انہیں آسانی سے چیک کیا جا سکتا ہے"..... کرنل ماریو نے کہا۔

"تھینکس باس۔ آپ نے جولین کے مقابلے میں میرے رائے کو اہمیت دی ہے"..... موگی نے خوش ہوتے ہوئے کہا جبکہ جولین

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

کا منہ اس طرح بن گیا جیسے اس کی انتہائی توہین کر دی گئی ہو۔

"یہ بات نہیں ہے موگی۔ تم دونوں نے اپنے اپنے طور پر اپنے خیالات پیش کئے ہیں لیکن تم دونوں کے مقابلے میں ایک آئیڈیا میرا بھی ہے اور وہ یہ کہ ہمارے پاس تمہارے علاوہ اور بھی سیکشن ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ تمہاری تصویر ان کے پاس تھی اور وہ تصویر وہ دکھا کر تمہیں وہاں پاکیشیا میں ٹریس کرتے رہے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ تم زیادہ خوش قسمت ثابت ہوئیں کہ کامیاب ہو کر یہاں پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئیں اور وہ تم تک نہیں پہنچ سکے لیکن یہ تصویر خصوصی طور پر ان تک پہنچائی گئی تھی اور یقیناً یہ کام ہمارے دشمنوں کا ہے اور ہمارے دشمن کاروشا کے ایجنٹس ہی ہو سکتے ہیں۔ اب بھی یہ لوگ کاروشا گئے ہیں تو یقیناً یہ لوگ پہلے تمہیں تلاش کریں گے تاکہ تم سے معلوم کر سکیں کہ تم نے فارمولا کہاں پہنچایا ہے؟ پھر وہاں سے آگے بڑھیں اس لئے میرا خیال ہے کہ تم دونوں انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ۔ میں فارٹون سے دوسرے سیکشن مقابلے پر لے آتا ہوں"...... کرنل ماریو نے کہا۔

"باس۔ اس طرح تو آپ انہیں اپنے پر حملے کی دعوت دے رہے ہیں۔ وہ ہمیں نہ پا کر لامحالہ آپ پر حملہ کر دیں گے تاکہ آپ سے ہمارے بارے میں معلومات حاصل کریں اور یقیناً ان کے خیال کے مطابق آپ کو اس لیبارٹری کا بھی علم ہو گا جہاں فارمولا بھجوایا گیا ہے"...... جولین نے کہا۔

"ہاں۔ کاروشا والے انہیں آپ کے بارے میں بتا سکتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ ہمیں اس لیبارٹری میں بھجوا دیں۔ ہم وہاں کی سیکورٹی کریں گی۔ بہرحال انہوں نے وہیں پہنچنا ہے"...... موگی نے کہا۔

"سوری۔ مجھے خود معلوم نہیں ہے کہ یہ لیبارٹری کہاں واقع ہے۔ یہ مکمل ٹاپ سیکرٹ ہے۔ اسے مجھ سے بھی خفیہ رکھا گیا ہے۔ شاید ملک کے صدر یا پرائم منسٹر کو اس کا علم ہو گا"...... کرنل ماریو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو ہمیں ہی سامنے آ کر ان کا خاتمہ کرنا ہو گا لیکن ہم اپنے ملک میں ان کا مقابلہ کریں گی۔ کاروشا میں نہیں"...... جولین نے حتمی لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ میں تمہیں فری ہینڈ دے رہا ہوں۔ مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی لاشیں چاہئیں۔ بس"...... کرنل ماریو نے میز پر مکا مارتے ہوئے کہا۔ شاید یہ اس کا مخصوص انداز تھا۔

"بے فکر رہیں۔ آپ کو لاشیں چاہئیں وہ مل جائیں گی"۔ جولین نے کہا۔

"ان کی نہیں ملیں گی تو ہماری تو بہرحال مل ہی جائیں گی"۔ موگی نے کہا۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو نانسنس۔ منہ سے اچھے الفاظ نکالنے چاہئیں"۔ جولین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

ندیم

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

"تم نے خود یہ بات کی ہے۔ میں نے صرف وضاحت کر دی ہے اس کی"...... موگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے تمہاری نہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی لاشیں چاہئیں۔ سمجھیں"...... کرنل ماریو نے ایک بار پھر میز پر مکا مارتے ہوئے کہا۔

"بالکل سمجھ گئی ہیں ہم۔ اب اجازت دیں"...... جولین نے کہا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"اگر ہم مزید بیٹھی رہیں باس تو آپ مکے مار مار کر نہ صرف اپنا ہاتھ خراب کر لیں گے بلکہ میز بھی نئی منگوانی پڑے گی"...... موگی نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"تم بے حد شرارتی ہوتی جا رہی ہو موگی"...... کرنل ماریو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سچ کہہ دیتی ہوں باس اس لئے جولین بھی مجھ سے ناراض رہتی ہے"...... موگی نے کہا۔

"یہ سچ نہیں بولتی۔ اگر سچ بولتی تو پھر لڑائی کس بات کی"۔ جولین نے مڑتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے کمرے سے باہر آ گئی۔ اس کے پیچھے موگی بھی باہر آ گئی۔

"جلدی کرو۔ ہمیں آفس جا کر کوئی پلاننگ کرنا ہو گی ورنہ ہم بھیگے ہوئے چوہوں کی طرح ماری جائیں گی"...... جولین نے کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"چوہوں نہیں بلکہ چوہیوں کہو۔ یہ بتا دوں کہ عمران کے بارے میں مجھے تم سے زیادہ معلومات ہیں اس لئے تمہیں میری منت کرنا ہو گی پھر ہی میں اس بارے میں تمہیں بتاؤں گی ورنہ عمران کے ہاتھوں تم واقعی بھیگی ہوئی چوہیا کی طرح ماری جاؤ گی"...... موگی نے اس کے پیچھے آتے ہوئے کہا۔

"تمہیں عمران کے بارے میں کس نے بتایا ہے۔ صرف سنی سنائی باتیں ہوں گی تمہارے پاس"...... جولین نے کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ اس خیال میں نہ رہنا۔ میں نے پوری دنیا کے بہترین ایجنٹس کا باقاعدہ البم بنایا ہے۔ اس البم میں عمران کا نمبر دوسرا ہے۔ اس کے بارے میں معلومات بھی درج ہیں اور اس کی مختلف تصاویر بھی ہیں۔ ایک سو پندرہ ایجنٹس کا البم ہے میرے پاس"...... موگی نے کار کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ وری گڈ۔ اس البم میں پہلا نمبر یقیناً میرا ہو گا۔ گڈ۔ تم واقعی حقیقت پسند ہو"...... جولین نے کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا تو اس البم میں آخری نمبر ہے اور اس لئے ہے کہ تم بہرحال میری سسٹر ہو ورنہ تمہاری کارکردگی اس قابل کہاں کہ اس البم میں تمہارا ذکر آ سکے۔ پہلا نمبر میرا ہے۔ موگی کا۔ سنا تم نے"...... موگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

"تو یہ خوشامدانہ البم ہے۔ اپنی ستائش خود کرنے والے نفسیاتی مریض ہوتے ہیں۔ ہونہہ"...... جولین نے کار سٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

"مجھ سے تم نے جلنا ہی ہے۔ تمہاری مجبوری ہے۔ لیکن اصل مسئلہ تو یہ عمران ہے اور یہ بھی تمہارے لئے مسئلہ ہے میرے لئے نہیں"...... موگی نے کہا۔

"کیوں۔ تمہارے لئے کیوں مسئلہ نہیں۔ کیا یہ تمہارا بوائے فرینڈ ہے"...... جولین نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

"کاش ایسا ہوتا۔ اس قدر وجیہہ آدمی ہے کہ اس کی تصویر دیکھ کر جی چاہتا ہے کہ بس اس کے تصور میں باقی زندگی گزار دی جائے"...... موگی نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"ارے۔ تم اس مسخرے کو وجیہہ کہہ رہی ہو۔ سر پر کلاؤنز والی ٹوپی پہننے کی کمی ہے اس میں ورنہ بنا بنایا کلاؤن یعنی مسخرہ ہے"۔ جولین نے مزے لے لے کر کہا۔

"اچھا۔ اب وہ آ رہا ہے۔ مل لینا اس سے پھر تمہیں پتہ چلے گا کہ وہ کلاؤن ہے یا پرنس"...... موگی نے چیلنج کرنے والے انداز میں کہا۔

"اوکے۔ دیکھ لوں گی اسے"...... جولین نے چیلنج قبول کرنے والے لہجے میں کہا اور موگی نے اس طرح منہ بنا لیا جیسے جولین نے بچوں جیسی بات کی ہو۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت یورپی ملک کاروشا کے ایک فائیو سٹار ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ انہیں یہاں آئے ہوئے دو گھنٹے ہوئے تھے۔ پاکیشیا سے براہ راست وہ کاروشا ہی آئے تھے۔ البتہ راستے میں انہیں ایک جگہ فلائٹ تبدیل کرنا پڑی تھی۔ اس ہوٹل میں کمرے شاید عمران نے پہلے ہی بک کرائے ہوئے تھے اس لئے جب وہ یہاں پہنچے تو کمرے ان کے ناموں سے بک تھے۔ عمران سمیت سب اپنے اصل چہروں میں تھے۔ عمران کے ساتھ صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر، جولیا اور صالحہ تھیں اور وہ سب اپنے اپنے کمروں میں تھوڑی دیر گزار کر حسب روایت عمران کے کمرے میں اکٹھے ہوتے جا رہے تھے۔ عمران نے روم سروس والوں کو بلیک کافی کا آرڈر دے دیا تھا اس لئے جیسے ہی سب اکٹھے ہوئے چند لمحوں بعد ویٹرس ٹرالی دھکیلتی ہوئی اندر داخل ہوئی اور اس نے بلیک کافی

ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

کے برتن درمیانی میز پر لگانے شروع کر دیئے۔ برتن میز پر رکھ کر اس نے ٹرالی کو ایک سائیڈ پر کر کے روکا اور پھر خود کمرے سے باہر چلی گئی جبکہ جولیا اور صالحہ نے مل کر کافی تیار کرنا شروع کر دی۔

"اللہ تعالیٰ نے ایسا نظام بنایا ہے کہ خواتین خودکار انداز میں اپنے مخصوص کام میں مصروف ہو جاتی ہیں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیسا مخصوص کام"..... جولیا نے چونک کر کہا۔

"یہی چائے یا بلیک کافی بنانے کا۔ اب دیکھو یہاں تنویر بھی موجود ہے۔ گو وہ مرد دکھائی دیتا ہے لیکن نام تو بہرحال نسوانی ہے جیسے تنویر فاطمہ ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود اس نے اپنی جگہ سے حرکت تک نہیں کی جبکہ صالحہ اور جولیا ازخود حرکت میں آ گئی ہیں"..... عمران نے کہا۔

"میں نے ہزار بار تمہیں کہا ہے کہ میرے بارے میں کوئی فضول بات نہ کیا کرو لیکن تم باز نہیں آتے۔ کسی روز میرے ہاتھوں مارے جاؤ گے"..... تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تنویر۔ سوچ سمجھ کر بات کیا کرو۔ عمران کی تو عادت ہے مذاق کرنے کی"..... جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم اس کی حمایت نہ کیا کرو۔ یہ میں برداشت نہیں کر سکتا۔ تم نے"..... تنویر نے الٹا جولیا پر غصہ نکالنا شروع کر دیا۔

"تنویر پلیز۔ مشن کے آغاز میں ایسی باتیں اچھی نہیں لگتیں"۔ صفدر نے شاید جھگڑے کے خوف سے بیچ بچاؤ کراتے ہوئے کہا۔

"اسے بھی منع کر دو۔ اب اگر اس نے بات کی تو میں واقعی گولی مار دوں گا"..... تنویر نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب تو مذاق کرتے ہیں۔ آپ خواہ مخواہ غصے میں آ جاتے ہیں۔ آپ ان کے مذاق کو انجوائے کیا کریں"..... صالحہ نے بھی تنویر کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ تنویر کوئی جواب دیتا فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سب نے چونک کر اس طرح فون کو دیکھا جیسے فون کی گھنٹی بجنا کوئی انوکھا کام ہو۔

"یہاں کس نے فون کیا ہو گا"..... سب نے تقریباً حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے عمران نے نہ صرف ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا بلکہ اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ریونڈ بول رہا ہوں"..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ کیا ہوا تمہاری ان ٹوئن سسٹرز کا"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پرنس۔ میں نے تو اس خیال سے ہی پاکیشیا جا کر آپ سے ملاقات کی تھی اور آپ کو ان کی تصویر بھی دی تھی کہ آپ انہیں اے ایم گن حاصل کرنے سے روک دیں گے لیکن وہ تو کامیابی کے جھنڈے لہراتی ہوئی واپس آ گئی ہیں۔ اب ہماری حکومت کو وقت

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

پڑا ہوا ہے''...... ریونڈ نے قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔

''ارے۔ تم سے تمہارے گھر میں ملاقات کرنے کے لئے تو یہ سارا کھیل کھیلا گیا ہے اور الٹا تم ہو کہ ناراض ہو رہے ہو''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مجھ سے ملاقات۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں''...... ریونڈ نے واقعی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اگر میں انہیں کامیاب ہونے سے روک دیتا تو پھر میری حکومت مجھے یہاں کیوں بھجواتی اور یہاں آئے بغیر تم سے ملاقات کیسے ہوتی۔ باقی رہے کامیابی کے جھنڈے۔ تو یہ جھنڈے دنیا میں سب سے بے وفا ہیں۔ کبھی کسی کے ہاتھ میں ہوتے ہیں اور کبھی کسی کے ہاتھ میں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ اچھا۔ میں سمجھ گیا۔ آپ انہیں ان کے گھر میں شکست دینا چاہتے ہیں۔ اب مجھے بتائیں کہ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ میں ابھی آفس آیا ہوں تو مجھے آپ کا پیغام دیا گیا ہے''...... ریونڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا تم اس لیبارٹری کا کھوج نکال سکتے ہو جہاں یہ فارمولا بھجوایا گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ اس بارے میں انہوں نے معاملے کو بے حد سیکرٹ رکھا ہوا ہے۔ ہم نے اپنے طور پر کام کرنے کے لئے اسے ٹریس کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ہمیں ناکامی ہوئی ہے''...... ریونڈ نے

ندیم

جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹوئن سسٹرز سے پوچھ گچھ کی تم نے''...... عمران نے پوچھا۔

''ٹوئن سسٹرز سے پوچھ گچھ۔ وہ کیسے۔ وہ تو کاسابا میں ہیں اور اس قدر مصروف اور تیز ایجنٹس ہیں کہ ہمارا کوئی ایجنٹ ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا اس لئے تو یہ اطلاع ملتے ہی کہ ٹوئن سسٹرز پاکیشیا گئی ہیں، میں ان کی تصویر لے کر پاکیشیا آپ کے پاس پہنچا تھا کیونکہ ہمیں یقین تھا کہ آپ ان کا مقابلہ کر سکیں گے لیکن ہمیں یہ دیکھ کر بے حد مایوسی اور افسوس ہوا کہ آپ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کا مقابلہ نہیں کر سکے اور یہ دونوں فارمولا لے کر اور آپ کی لیبارٹری تباہ کر کے واپس آ گئی ہیں۔ جب آپ جیسی سروس ان کا مقابلہ نہیں کر سکی تو ہم کیسے کر سکتے ہیں''...... ریونڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مقابلہ تو اب شروع ہوا ہے ریونڈ۔ ختم کہاں سے ہو گیا۔ یہ ٹھیک ہے کہ ٹوئن سسٹرز نے پاکیشیا میں کامیابی حاصل کی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ انہوں نے دنیا فتح کر لی ہے۔ ابھی امتحان اور بھی ہوں گے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ لیکن میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں''...... ریونڈ نے کہا۔

''کیا تم ہوٹل زالوش آ سکتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ کیوں نہیں۔ میرے آفس سے قریب ہے یہ ہوٹل''۔

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ریونڈ نے کہا۔

"تو پھر آ جاؤ۔ کمرہ نمبر چھ سو چھبیس"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ ریونڈ کاروشا سیکرٹ سروس کا فعال ایجنٹ ہے لیکن تم نے دیکھا کہ یہ ٹوئن سسٹرز سے کس طرح خوفزدہ اور مرعوب ہے۔ اب ہمارا براہ راست مقابلہ ٹوئن سسٹرز سے ہوگا اس لئے میں ریونڈ سے کاسبا میں سہولیات حاصل کرنا چاہتا ہوں تاکہ ہم تیز رفتاری سے کام کرسکیں اس لئے تم سب اپنے اپنے کمروں میں چلے جاؤ کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ ریونڈ تم سے میرے حوالے سے واقف ہو جائے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔ ہم باہر جا رہے ہیں۔ کچھ سیر ہی کرلیں گے"...... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر سوائے عمران کے باقی سب ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان سب نے کرسیوں کو اس طرح ایڈجسٹ کیا کہ دیکھنے والا یہ نہ سمجھے کہ یہاں باقاعدہ میٹنگ ہوتی رہی ہے۔ چونکہ آنے والا کاروشا سیکرٹ سروس کا ایجنٹ تھا اس لئے وہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی خصوصی طور پر خیال رکھ رہے تھے۔ کرسیوں کو ایڈجسٹ کر کے وہ سب ایک ایک کر کے کمرے سے باہر چلے گئے۔ البتہ جولیا اور صالحہ نے کافی کے برتن اٹھائے اور کچن میں رکھ دیئے۔ عمران نے اٹھ کر میز کو بھی اس انداز میں ایڈجسٹ کیا کہ صورت حال ریونڈ کے سامنے واضح نہ ہو

سکے۔ تھوڑی دیر بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو لمبے قد اور ورزشی جسم کا مالک ریونڈ دروازے پر کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"آؤ۔ خوش آمدید"...... عمران نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ نے مجھے یاد رکھا"...... مصافحہ کرنے کے بعد ریونڈ نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام اور پتہ اس قدر آسان ہے کہ جلد ہی زبان پر چڑھ جاتا ہے اس لئے تمہیں یاد رکھنا کوئی مشکل کام نہیں ہے"۔ عمران نے کہا تو ریونڈ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ عمران نے اسے کرسی پر بٹھانے کے بعد روم سروس کو دو کپ بلیک کافی لانے کا آرڈر دے کر رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ یہ کیسے ممکن ہوا کہ آپ کی وہاں موجودگی کے باوجود ٹوئن سسٹرز نے وہاں سے فارمولا اڑا لیا"...... ریونڈ نے کہا۔

"اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں ہے۔ وہ مشن مکمل کرنے گئی تھیں۔ انہوں نے محنت کی اور کامیاب ہو گئیں۔ محنت کا صلہ ہمیشہ کامیابی ہی نکلتا ہے۔ اب ہم تمہارے سامنے موجود ہیں۔ یہ ہماری محنت ہے اور تم دیکھ لینا کہ اس بار کامیابی ہماری ہو گی"...... عمران نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا تو ریونڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

"آپ مجھے بتائیں کہ میں آپ کی کیا اور کس طرح مدد کر سکتا ہوں"...... ریونڈ نے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ویٹرس ٹرے میں بلیک کافی کے برتن رکھے اندر داخل ہوئی۔ اس نے درمیانی میز پر برتن رکھے اور خاموشی سے واپس چلی گئی۔

"تمہارے پاس ٹوئن سسٹرز کے بارے میں کوئی البم، ان کے کام کرنے کے طریقہ کار کے بارے میں کوئی سی ڈی ضرور ہو گی۔ وہ مجھے دے دو۔ دوسری بات یہ کہ کاسبا کے دارالحکومت گائٹ میں ہمیں رہائش، کاریں اور اسلحہ مہیا کرنے والی کوئی بااعتماد پارٹی چاہئے اور تیسری اور آخری بات یہ کہ فارٹون کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں محل وقوع اور اس کے باس کے بارے میں تفصیلات چاہئیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا آپ فارٹون کے باس پر براہ راست ہاتھ ڈالنا چاہتے ہیں۔ یہ تو بے حد مشکل ہو گا کیونکہ ہیڈکوارٹر تو بہرحال ہیڈکوارٹر ہوتا ہے۔ اس کی حفاظت کے لئے ہر ملک انتہائی فول پروف انتظامات کرتا ہے"...... ریونڈ نے کافی کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"مجھے ہیڈکوارٹر پر حملے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں صرف اپنی یادداشت کے لئے معلوم کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ ٹوئن سسٹرز کو ختم کرنا چاہتے ہیں"...... ریونڈ نے کہا۔

"اس سے ہمیں کیا ملے گا۔ اب ان کے پاس فارمولا تو نہیں

ہے۔ ہاں۔ وہ اگر پاکیشیا میں ہم سے ٹکرا جاتیں تو دوسری بات تھی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ نے کیا پلاننگ سوچ رکھی ہے"...... ریونڈ نے کہا۔

"پہلے یہ معلومات حاصل کروں گا کہ فارمولا کس لیبارٹری میں ہے۔ پھر اس لیبارٹری پر ریڈ کر کے وہاں سے فارمولا حاصل کروں گا اور پھر واپسی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹوئن سسٹرز کے خلاف آپ کوئی کارروائی نہیں کریں گے"۔ ریونڈ نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"اگر ٹوئن سسٹرز مقابلے پر آئیں تو پھر ان سے بھی نمٹ لیا جائے گا ورنہ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ ہم مشن مکمل کرنے سے پہلے انتقامی کارروائیاں کرتے پھریں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ آپ کو البم ابھی میرا ایک آدمی دے جائے گا۔ گائٹ کا نقشہ بھی اس کے ساتھ ہو گا۔ اس نقشے میں جہاں ہیڈکوارٹر ہے وہاں سرخ دائرہ موجود ہو گا۔ باقی رہی تیسری بات تو گائٹ میں ایک کلب ہے جس کا نام پرائم روز کلب ہے اس کی مالکہ اور جنرل مینجر ایک عورت مادام روز میری ہے۔ وہ بے حد بااعتماد عورت ہے۔ البتہ معاوضہ اپنی مرضی کا لے گی۔ آپ کہیں تو میں یہیں آپ کے سامنے اسے فون کر کے اس سے آپ کی بات کرا دوں"...... ریونڈ نے کہا۔

ندیم

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

"ہاں۔ لیکن پرنس کے نام سے بات کرنا"...... عمران نے کہا تو ریونڈ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ عمران نے آخر میں خود ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ لاؤڈر کا بٹن آن ہوتے ہی دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"پرائم روز کلب"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کاروشا کے دارالحکومت راڈکر سے ریونڈ بول رہا ہوں۔ مادام روز میری سے بات کراؤ"...... ریونڈ نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ روز میری بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن آواز اور لہجے میں ہلکی سی لرزش بتا رہی تھی کہ وہ خاصی عمر کی عورت ہے۔

"ریونڈ بول رہا ہوں میڈم"...... ریونڈ نے کہا۔

"ارے ریونڈ تم۔ بڑے عرصے بعد کال کی ہے۔ کیا تمہاری بیوی تمہیں منع کرتی ہے ہم سے بات کرنے سے"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میری بیوی تو آپ کی بہت بڑی فین ہے۔ وہ کیوں منع کرے گی۔ بس مصروفیات ہی ایسی ہوتی ہیں کہ رابطہ نہیں ہو سکتا"۔ ریونڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ چلو میں تمہاری بات مان لیتی ہوں۔ اب بتاؤ کہ کیسے

فون کیا ہے"...... میڈم روز میری نے خوشگوار لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا میں میرے ایک دوست ہیں پرنس۔ ان کا تعلق پاکیشیا کی سرکاری ایجنسی سے ہے۔ وہ گاٹ پہنچ رہے ہیں جہاں انہوں نے کوئی مشن مکمل کرنا ہے۔ میں نے انہیں آپ کی ٹپ دی ہے۔ انہیں رہائش گاہ، کاریں اور اسلحہ چاہئے"...... ریونڈ نے کہا۔

"پاکیشیا سے پرنس اور سرکاری ایجنسی سے رابطہ۔ کہیں تم پرنس آف ڈھمپ کی بات تو نہیں کر رہے جس کا اصل نام علی عمران ہے اور جو اپنی ڈگریاں بار بار دوہراتا رہتا ہے۔ انتہائی مزاحیہ باتیں اور حرکتیں کرنے والا ہے لیکن اس کا تو کسی سرکاری ایجنسی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے"...... روز میری نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ یہ عورت اس کے بارے میں بہت کچھ جانتی تھی جبکہ وہ اس کے بارے میں کچھ نہ جانتا تھا اور نہ ہی اس کی آواز پہچان سکا تھا۔

"یہ لیں۔ آپ خود ان سے بات کر لیں"...... ریونڈ نے شاید اپنی جان چھڑانے کے لئے رسیور عمران کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنا اصل نام بھی لے دیا۔ ظاہر ہے جب مادام روز میری نے صرف پرنس

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

اور پاکیشیا کا سن کر عمران کے بارے میں اس قدر تفصیل بتا دی تھی تو اس کا مطلب تھا کہ وہ عمران کے بارے میں بہت کچھ جانتی ہے۔

"ارے ناٹی بوائے۔ تم اپنی آنٹی جینز کو بھول گئے ہو۔ نانسنس"...... دوسری طرف سے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"آنٹی جینز یا آنٹی اولڈ گرل"...... عمران نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ پھر تو تم جان بوجھ کر نظر انداز کر رہے تھے مجھے۔ اپنی آنٹی کو"...... میڈم روز میری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن میری آنٹی اولڈ گرل تو ایکریمیا کی ریاست سلوکون میں پائی جاتی تھی اور اس کی آواز تو اس قدر پرکشش تھی کہ جو سنتا تھا وہ اولڈ کو نظر انداز کر کے گرل پر فریفتہ ہو جایا کرتا تھا۔ پھر یہ سب کیا ہوا کہ سب کچھ ہی بدل گیا"...... عمران نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ ایک غمگین کہانی ہے۔ تمہارے انکل سوبرز کو سلوکون کے طاقتور گینگ ریڈبال نے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا۔ ہماری ساری جائیداد کو آگ لگا کر تباہ کر دیا۔ ہمارے کلب پر قبضہ کر لیا اور مجھے سلوکون سے نکل جانے کا حکم دیا گیا۔ چونکہ میرا آبائی تعلق کاروشا سے تھا اس لئے میں نے وہاں ایک اچھے خاصے آدمی کو

ندیم

درمیان میں ڈال کر اس گینگ سے کچھ رقم لی اور یہاں آ کر میں نے پرائم روز کے نام سے کلب کھول لیا۔ یہاں کا پانی مجھے راس نہ آیا اور میرا گلا بے حد خراب ہو گیا۔ اس کا آپریشن ہوا۔ اب گلا تو ٹھیک ہے لیکن آواز اور لہجہ بدل گیا ہے اس لئے تم مجھے آواز سے بھی نہیں پہچان سکے لیکن تم میرے شیطان بھتیجے ہو۔ میں تمہیں کیسے بھول سکتی ہوں اس لئے جب ریونڈ نے پرنس اور پاکیشیا اور سرکاری ایجنسی کا نام لیا تو تمہارا نام بے اختیار میری زبان پر آ گیا"...... میڈم روز میری نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ریونڈ بڑے حیرت بھرے انداز میں نہ صرف یہ سب کچھ سن رہا تھا بلکہ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے اس سارے ماحول پر یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

"آنٹی۔ تم نے مجھے فون کیوں نہیں کیا حالانکہ تم اس پوری دنیا میں میری واحد آنٹی ہو جس کے پاس میرا فون نمبر ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ میں تمہیں کسی امتحان میں نہیں ڈالنا چاہتی تھی۔ اب تم بتاؤ کہ تم مجھ سے کیا چاہتے ہو۔ بلاتکلف اور بلاجھجک بتا دو"...... میڈم روز میری نے شاید موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

"ایک بات میں بتا دوں۔ میں ہوں تو پرنس لیکن ہوں مفلس و قلاش پرنس اس لئے رقم کی امید مجھ سے نہ رکھنا"...... عمران نے کہا

ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

تو دوسری طرف میڈم روز میری نہ صرف کھلکھلا کر ہنس پڑی بلکہ کافی دیر تک ہنستی رہی۔

"تمہاری یہی باتیں تو لوگوں کے غم مٹا دیتی ہیں۔ تم جس قدر مفلس اور قلاش ہو وہ مجھے معلوم ہے۔ تم فکر مت کرو۔ تم سے معاوضہ نہیں لوں گی البتہ صرف ٹوکن معاوضہ ضرور لوں گی"۔ میڈم روز میری نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ٹوکن معاوضہ۔ اوہ۔ پھر تو تم نے واقعی میری قدر کی ہے۔ وہی ٹوکن معاوضہ جو پارکنگ میں کار کھڑی کرنے پر پارکنگ بوائے ٹوکن کے عوض لیتا ہے۔ واہ"...... عمران نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو میڈم روز میری ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"چلو وہی سہی۔ تم بتاؤ تو سہی کہ تمہارا مسئلہ کیا ہے"...... میڈم روز میری نے کہا۔

"ایک شرط پر بتاتا ہوں کہ تم اسے کسی صورت اوپن نہیں کرو گی کیونکہ انکل بھی اسی بات پر پریشان رہتے تھے کہ تم کوئی بات اپنے تک روک نہیں سکتی"...... عمران نے کہا۔

"ارے۔ وہ دور اور تھا۔ اس وقت بزنس کی دنیا سے میرا نہیں تمہارے انکل کا واسطہ رہتا تھا۔ اب جب میں خود بزنس ہولڈر ہوں تو مجھے سمجھ آ گئی ہے کہ رازداری کی کیا اہمیت ہوتی ہے اس لئے بے فکر رہو"...... میڈم روز میری نے کہا۔

"پاکیشیا ایک میزائل گن پر کام کر رہا تھا کہ کاسا کی سرکاری

ایجنسی فارٹون کی سپر ایجنٹس ٹوئن سسٹرز پاکیشیا گئیں تاکہ اس میزائل گن کا فارمولا اڑا لائیں۔ ریونڈ نے پاکیشیا آ کر مجھے اس کی نہ صرف اطلاع دی بلکہ ٹوئن سسٹرز کی تصویر بھی دی لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے اس میں زیادہ دلچسپی نہ لی کہ وہ جانتا تھا کہ ایسی گنیں چھپائی نہیں جا سکتیں۔ ان کی ٹیکنالوجی بہرحال اوپن ہو جاتی ہے جیسے روسیاہی گن کلاشنکوف، ایکریمیا کی روزی گن۔ اسی طرح دیگر ممالک کی ایجاد کردہ گنیں ہیں۔ چنانچہ چیف کا خیال تھا کہ چونکہ اس گن نے بھی اوپن ہو جانا ہے اس لئے اس میں ہمیں زیادہ دلچسپی لینے کی ضرورت نہیں ہے لیکن ٹوئن سسٹرز نے نہ صرف فارمولا اڑا لیا بلکہ بلاوجہ پوری لیبارٹری تباہ کر دی۔ ہمارے اعلیٰ دماغ سائنس دان اور ان کے معاونین کو بھی ہلاک کر دیا۔ سیکورٹی ونگ میں فوجی کمانڈوز کو بلاوجہ ہلاک کر دیا اس لئے چیف نے اب فیصلہ کیا ہے کہ یہ فارمولا واپس لایا جائے اس لئے میں کاسا پہنچ رہا ہوں۔ مجھے کاسا میں اہم ٹپس کی ضرورت تھی اس لئے میں کاروشا میں ریونڈ کے پاس پہنچا اور اس نے اب تمہارا تعارف کرا دیا ہے"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو تم ٹوئن سسٹرز کے خلاف کام کر رہے ہو"...... میڈم روز میری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مجھے ان سے کیا لینا دینا ہے۔ میں نے تو فارمولا واپس لینا

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہے اور بس۔ ہاں البتہ اگر انہوں نے اس مشن میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی تو پھر جو ہوگا دیکھا جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہاری فطرت سمجھتی ہوں لیکن مجھے ٹوئن سسٹرز کی فطرت کا بھی بخوبی علم ہے۔ انہیں لازماً تمہارے کاروشا پہنچنے کی اطلاعات مل چکی ہوں گی اور انہوں نے تمہارے کاسبا آنے کے راستوں میں تمام انتظامات کر لئے ہوں گے لیکن میں ان معاملات میں نہیں پڑنا چاہتی۔ میں پروفیشنل انداز میں یہاں کام کرتی ہوں اس لئے تمہیں یہاں رہائش بھی ملے گی، کاریں اور اسلحہ بھی۔ رہائش گاہ کے بارے میں ابھی بتا دیتی ہوں۔ کالوج کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ اے تمہارے لئے بہترین انتخاب ہے۔ وہاں میرا خاص آدمی رونالڈ موجود ہے۔ وہ انتہائی بااعتماد آدمی ہے اس لئے بلاجھجک تم اس پر اعتماد کر سکتے ہو۔ تم نے اسے اپنا نام پرنس بتانا ہے۔ میں فون پر اسے کہہ دوں گی۔ اس کے باوجود اگر تم اسے اپنے پاس نہ رکھنا چاہو تو بلاتکلف اسے میرے آفس بھجوا دینا۔ اس کوٹھی میں دو نئے ماڈل کی کاریں موجود ہیں اور چابیاں رونالڈ کے پاس ہیں۔ کوٹھی کے تہہ خانے میں اسلحہ خانہ بھی ہے جس میں تمام ضروری اسلحہ موجود ہے۔ اس کے باوجود تمہیں اگر مزید کچھ چاہئے تو تم صرف رونالڈ کو بتا دینا وہ تمہیں مہیا کر دے گا۔ اوکے۔ اس سے زیادہ میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتی''...... میڈم روز میری نے بڑے پروفیشنل انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹوئن سسٹرز سے میری سفارش بھی کر دینا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم ناٹی بوائے۔ تم طنز کرنے سے باز نہیں آؤ گے۔ تم شاید اندازہ لگا رہے ہو کہ میں ٹوئن سسٹرز کو پسند کرتی ہوں۔ یہ دونوں میری بیٹیاں بنی ہوئی ہیں۔ یہ دونوں رہتی بھی اکٹھی ہیں اور ایک دوسرے سے ہمہ وقت لڑتی بھی رہتی ہیں۔ مجھے وہ بے حد پسند ہیں لیکن تم بھی ان سے کم نہیں ہو اس لئے یہ تمہارا آپس کا معاملہ ہے جس طرح چاہو ایک دوسرے سے نمٹو۔ گو نقصان بہرحال میرا ہی ہوگا لیکن میں نے بڑے بڑے نقصانات برداشت کئے ہیں۔ یہ بھی کر لوں گی۔ اوکے گڈ بائی''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور رکھ دیا۔

''مجھے معلوم نہیں تھا عمران صاحب کہ میڈم روز میری سے آپ کے اس قدر گہرے اور دیرینہ تعلقات تھے لیکن یہ بتا دوں کہ جیسے انہوں نے کہا ہے کہ وہ پروفیشنل انداز میں کام کرتی ہیں اس لئے آپ بے فکر ہو کر ان کی دی ہوئی مراعات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں''۔ ریوٹو نے کہا۔

''مجھے معلوم ہے۔ تم فکر مت کرو۔ البتہ مجھے یہ بتاؤ کہ کاروشا سے کاسبا جانے کے لئے کتنے ذرائع ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

"دو ہیں۔ بائی روڈ اور بائی ایئر اور یہ بھی بتا دوں کہ دونوں راستوں پر انتہائی سخت چیک پوسٹیں بھی موجود ہیں"..... ریونڈ نے کہا۔

"چیک پوسٹیں۔ کیا مطلب"..... عمران نے چونک کر کہا۔

"بائی روڈ جب آپ کاسبا کی حدود میں داخل ہوں گے تو وہاں موجود چیک پوسٹ سے آپ کو انتہائی تفصیل سے چیک کیا جائے گا۔ اسلحہ اور منشیات کے علاوہ آپ کا میک اپ وغیرہ بھی آٹومیٹک مشینری سے چیک ہو گا۔ آپ کے کاغذات بھی جدید ترین مشینری کے ذریعے چیک ہوں گے۔ اس سارے عمل میں صرف چند منٹ لگتے ہیں کیونکہ یہ سارا کام جدید ترین مشینری سے خودبخود ہوتا چلا جاتا ہے لیکن جیسے ہی کسی کو مشکوک قرار دیا جاتا ہے تو اسے گھیر کر علیحدہ لے جایا جاتا ہے اور پھر اگر اس پر شک ثابت ہو جائے تو آپ جانتے ہیں کہ پھر کیا ہوتا ہے۔ جہاں تک ایئر پورٹ سے باہر چیک پوسٹ ہے تو یہاں بھی ویسا ہی ہوتا ہے جیسے روڈ چیک پوسٹ پر ہوتا ہے۔ ان چیک پوسٹوں سے گزرنے کے بعد ہی آدمی کاسبا میں داخل ہو سکتا ہے ورنہ نہیں"..... ریونڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایسی چیک پوسٹیں اب بنائی گئی ہیں یا پہلے سے کام کر رہی ہیں"..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب نہیں۔ یہ کافی عرصے سے قائم ہیں۔ اصل میں یہ چیک پوسٹیں کاروشائیوں کے لئے بنائی گئی ہیں کیونکہ کاروشا اور کاسبا کے

درمیان ایسی ہی نفرت ہے جیسے آپ کے ملک پاکیشیا اور آپ کے ہمسایہ ملک کافرستان کے درمیان ہے۔ آپ نے بھی میزائل گن کافرستانی میزائل سسٹم کو تباہ کرنے کے لئے بنائی ہے اور کاسبا نے بھی یہ فارمولا اس لئے حاصل کیا ہے کہ اس سے وہ کاروشا کا میزائل سسٹم تباہ کر سکے"..... ریونڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا تعلق کاروشا کی سرکاری ایجنسی سے ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ کاروشا میں ایسے لوگ بہرحال موجود ہوں گے جو ان دونوں راستوں سے ہٹ کر کاروشا میں داخل ہونے کے دیگر راستوں کے بارے میں جانتے ہوں گے"..... عمران نے کہا تو ریونڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ ہیں تو سہی لیکن وہ انتہائی دشوار گزار راستے ہیں۔ کاروشا اور کاسبا کے درمیان اسلحہ اور ڈرگ اسمگلنگ کے لئے ان انتہائی خطرناک راستوں کو استعمال کیا جاتا ہے"..... ریونڈ نے جواب دیا۔

"ان میں سے جو سب سے دشوار گزار راستہ ہے وہ بتا دو کیونکہ ایسے راستوں پر اس لئے چیکنگ نہیں کی جاتی کہ ایسے راستوں سے سفر کرنا ناممکن سمجھا جاتا ہے"..... عمران نے کہا۔

"ایک راستہ واقعی ایسا ہے جسے اس لئے ترک کر دیا گیا ہے کہ آج تک وہاں سے کوئی گروپ صحیح سلامت نہیں گزر سکا۔ لازماً چند افراد ہلاک ہو جاتے ہیں اس لئے اسے ترک کر دیا گیا ہے"......

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ریونڈ نے کہا۔

"کیا تمہارے پاس کاروشا اور کاسبا کے سرحدی علاقوں کا تفصیلی نقشہ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ میرے پاس ہے اور اسی لئے ساتھ لے آیا ہوں کہ مجھے معلوم تھا کہ آپ نے راستوں کے بارے میں بات کرنی ہے کیونکہ آپ کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ ہمیشہ ایسے راستوں کا انتخاب کرتے ہیں جنہیں دوسرے استعمال نہیں کرتے اور آپ کی کامیابی کی بنیادی وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے"...... ریونڈ نے جیب سے ایک تہہ شدہ کاغذ نکالتے ہوئے کہا اور پھر اس نے نقشہ کھول کر درمیانی میز پر بچھا دیا۔ پھر اس نے جیب سے بال پوائنٹ نکالا اور نقشے پر جھک گیا۔ عمران بھی جھک کر غور سے نقشے کو دیکھنے لگا۔

"یہ دیکھیں۔ یہ سرحدی پہاڑی علاقہ دونوں ملکوں میں مشترک ہے۔ اسے گریٹاس پہاڑی علاقہ کہا جاتا ہے لیکن یہ مکمل طور پر بنجر، ویران اور انتہائی خطرناک علاقہ ہے۔ کاروشا اور کاسبا نے طویل عرصہ پہلے یہاں ایک سڑک بنانے کی کوشش کی تھی کیونکہ اس سڑک سے فاصلہ بے حد کم ہو جاتا ہے اور تجارت میں آسانیاں اور سہولتیں بھی مل سکتی ہیں لیکن باوجود جدید مشینری اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کے سڑک تعمیر نہ ہو سکی اور آخرکار یہ منصوبہ ڈراپ کر دیا گیا کیونکہ گریٹاس پہاڑوں میں قدرتی طور پر لینڈ سلائیڈنگ

بہت ہوتی ہے اس لئے بعض اوقات پوری پوری پہاڑیاں اچانک نیچے آ گرتی ہیں۔ اس طرح وہاں دن رات شکست و ریخت کا عمل جاری رہتا ہے۔ اسمگلروں نے اسے محفوظ راستہ کے طور پر استعمال کیا لیکن کوئی بھی ٹرپ صحیح سلامت گریٹاس کو کراس نہ کر سکا۔ زیادہ سے زیادہ لوگ کسی نہ کسی وجہ سے ہلاک ہو جاتے ہیں اس لئے آخرکار اسے ترک کر دیا گیا"...... ریونڈ نے بال پوائنٹ سے نقشے پر دائرے لگاتے ہوئے کہا۔

"یہ لینڈ سلائیڈنگ دن کو زیادہ ہوتی ہے یا رات کو"...... عمران نے پوچھا۔

"دونوں اوقات میں۔ ویسے رات کو یہاں سے گزرنا ممکن اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ لائٹس بند کر کے گزرا جائے کیونکہ کاروشا اور کاسبا دونوں اطراف سب سے اونچی چوٹیوں پر باقاعدہ نگرانی کا انتظام ہے۔ چیک پوسٹیں بنی ہوئی ہیں جہاں سے نیچے پہاڑیوں کی دن رات نگرانی کی جاتی ہے"...... ریونڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس گریٹاس میں بہت سے راستے ہوں گے۔ تمہاری نظر میں سب سے محفوظ راستہ کون سا ہے۔ نقشے پر دکھاؤ"...... عمران نے کہا تو ریونڈ نے باقاعدہ نشانات لگانے شروع کر دیئے۔

"یہ راستہ جیپ کا ہے یا پیدل چلنے کا"...... عمران نے پوچھا۔

"دن کو تو آپ نگرانی کی زد میں ہوں گے۔ رات کو اگر آپ

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

نے لائٹس آن کر دیں تو جیپ دو قدم بھی نہ چلا سکیں گے۔ ویسے یہ راستہ جیپ کا ہے لیکن دن کے وقت بھی انتہائی دشوار گزار راستہ ہے''...... ریونڈ نے جواب دیا۔

''اس علاقے کے بارے میں کوئی گائیڈ مل سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ مل تو سکتا ہے لیکن وہ پیدل تو جائے گا لیکن جیپ میں بیٹھ کر نہیں جائے گا''...... ریونڈ نے جواب دیا۔

''دن کے وقت بھی''...... عمران نے کہا تو ریونڈ چونک پڑا۔

''دن کے وقت تو ظاہر ہے وہ جیپ پر سوار ہو جائے گا۔ ویسے جیپ چلا سکے گا لیکن اچانک ہونے والی لینڈ سلائیڈنگ سے اگر بچ بھی گئے تب بھی نگرانی کی زد میں رہیں گے اور جیسے ہی آپ کاسبا کی حدود میں داخل ہوں گے آپ کو گرفتار کر لیا جائے یا پھر آپ کو گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے گا۔ دونوں کام ہو سکتے ہیں۔ اس کا فیصلہ نگرانی کرنے والے چیک پوسٹ کا کمانڈر کرے گا''...... ریونڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میرے خیال میں کسی آدمی کو ساتھ لے جانا زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے لیکن راستہ یہی ٹھیک رہے گا۔ اوکے۔ تم نے ہمارے لئے ایک بڑی اور طاقتور انجن والی جیپ اور اپنے لئے بھی جیپ کا بندوبست کرنا ہے اور ہمارے ساتھ خود بھی جیپ میں وہاں تک جانا ہے جہاں سے اس راستے کا آغاز ہوتا

ہے تاکہ ہم بھٹک نہ جائیں۔ آگے ہماری قسمت''...... عمران نے نقشہ اٹھا کر اسے تہہ کرتے ہوئے کہا۔

''آپ کب جائیں گے اور کس وقت''...... ریونڈ نے پوچھا۔

''دن کے وقت کل صبح سویرے سورج طلوع ہونے سے پہلے''۔ عمران نے کہا۔

''اوکے۔ میں جیپ آج رات کو ہی بھجوا دوں گا اور خود کل صبح چار بجے آ جاؤں گا۔ یہاں سورج پانچ بجے طلوع ہوتا ہے''۔ ریونڈ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''یہاں سے گریٹاس کا فاصلہ کتنا ہو گا''...... عمران نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

''دو سو کلو میٹر ہے''...... ریونڈ نے جواب دیا۔

''تو پھر رات کو دو بجے آ جاؤ۔ ہم چار بجے گریٹاس میں موجود رہنا چاہتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''وہ چیک پوسٹ کا کیا کریں گے''...... ریونڈ نے کہا۔

''اس کی فکر مت کرو۔ یہ ہمارا کام ہے اور ہاں۔ رات کو آؤ تو روٹ کا ایک تفصیلی نقشہ بھی ساتھ لے آنا''...... عمران نے کہا۔

''اوکے''...... ریونڈ نے کہا اور پھر عمران سے مصافحہ کر کے وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
ندیم
ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

ندیم

فون سسٹرز جولین اور موگی دونوں اپنے سیکشن آفس میں ایک میز کے گرد بیٹھی ہوئی تھیں۔ جولین کے سامنے فون رکھا ہوا تھا۔ اس کی نظریں فون پر جمی ہوئی تھیں۔

"ایک تو تم میں نجانے عقل کیوں نہیں رکھی گئی۔ ہر بات الٹ سوچتی ہو"...... خاموش بیٹھی ہوئی موگی نے یکلخت پھٹ پڑنے والے انداز میں کہا۔

"چلو مجھ میں تو گنجائش موجود ہے عقل رکھنے کی لیکن تم میں سرے سے گنجائش ہی نہیں ہے اس لئے خاموش بیٹھی رہو"۔ جولین نے بھی پھاڑ کھانے والے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور اس سے پہلے کہ ان دونوں کے درمیان یہ لڑائی مزید تیز ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولین نے اس طرح جھپٹ کر رسیور اٹھایا جیسے اگر ایک منٹ بھی دیر ہوگئی تو شاید کال ہی ڈراپ ہو جائے۔

"یس۔ جولین بول رہی ہوں"...... جولین نے بڑے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"فرینک بول رہا ہوں میڈم۔ کاروشا دارالحکومت راڈکر سے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم کون ہو اور کہاں ہو اس لئے فضول باتیں نہ کرو اور رپورٹ دو۔ نانسنس۔ یہاں ہماری جان پر بنی ہوئی ہے اور تمہیں اپنا تعارف سوجھ رہا ہے۔ نانسنس"...... جولین نے اس بار پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"تین پاکیشیائی مرد اور دو عورتیں گائٹ کی سیر کرتی پھر رہی ہیں۔ وہ سب آپس میں پاکیشیائی زبان میں باتیں کر رہے ہیں اس لئے ان کے درمیان ہونے والی گفتگو ہم سمجھ نہیں سکے۔ البتہ ان کا ایک ساتھی جس کا نام عمران ہے وہ ہوٹل میں اپنے کمرے میں موجود ہے۔ پہلے یہ سارے لوگ اسی کمرے میں موجود تھے پھر سوائے عمران کے باقی سب اٹھ کر ہوٹل سے باہر آ گئے"...... فرینک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس عمران کی بات کرو۔ میں نے سن لیا ہے اس کے ساتھیوں کے بارے میں"...... جولین نے اس کی بات کاٹتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"عمران سے ملنے کے لئے کاروشا سیکرٹ سروس کا ایجنٹ ریونڈ آیا اور وہ ایک گھنٹے تک اس کے ساتھ کمرے میں رہا۔ ہم نے ان

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

کے درمیان ہونے والی بات چیت کالاسپ مشین کے ذریعے باہر سے ٹیپ کرنے کی کوشش کی لیکن یہ ٹیپ نہیں ہو سکی۔ شاید ریونڈ اپنے ساتھ کوئی ایسا جدید ترین جیمر لے آیا تھا جس نے ہماری مشینری کے سگنل جام کر دیئے تھے لیکن آخری دو منٹ کی گفتگو اچانک ٹیپ ہو گئی۔ اس سے پتہ چلا کہ عمران گریٹاس پہاڑی علاقے کے کسی راستے سے کاروشا سے کاسبا آنے کا پروگرام بنا رہا ہے اور اس نے ریونڈ کو کہا ہے کہ وہ رات کو دو بجے ہوٹل آ جائے اور ان کے ساتھ گریٹاس تک چلے۔ پھر وہ خود آگے چلے جائیں گے اور ریونڈ واپس آ جائے اور ایک بڑی اور طاقتور انجن والی جیپ بھی انہوں نے ریونڈ سے ڈیمانڈ کی ہے۔ اس کے بعد ریونڈ واپس چلا گیا ہے''...... فرینک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تمہارے پاس یہ ٹیپ موجود ہے''...... جولین نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ کیا آپ سنیں گی''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''تو اور کیا میں نے ٹیپ کا اچار ڈالنا ہے۔ سناؤ تاکہ میں خود ان کی باتیں سن سکوں''...... جولین نے کہا۔

''یس میڈم''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یہ ریونڈ کی آواز ہے''...... جولین نے کہا اور پھر دوسری آواز ابھری۔

''یہ عمران ہو گا''...... جولین نے ایک بار پھر بڑبڑاتے ہوئے کہا جبکہ موگی خاموش بیٹھی رہی تھی۔ اس نے نہ مداخلت کی تھی اور نہ ہی کسی بات پر تبصرہ کیا تھا۔ جب گفتگو ختم ہو گئی تو فرینک کی آواز سنائی دی۔

''میڈم۔ آپ نے گفتگو سن لی ہے''...... فرینک نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن کالاسپ تو جدید ترین مشینری ہے جو وسیع رینج کی حامل ہے۔ اسے کیسے جام کر دیا گیا۔ کاش ایسا نہ ہوتا تو ان کی اب تک ہونے والی مکمل گفتگو سے ہم انہیں روکنے اور ہلاک کرنے میں سو فیصد کامیاب ہو جاتیں۔ بہرحال تم ان کی نگرانی کرتے رہو اور جب یہ واقعی گریٹاس میں داخل ہوں تو تم نے ہمیں اطلاع دینی ہے''...... جولین نے کہا۔

''لیکن میڈم۔ اس وقت وہاں جانا جب اور کوئی بھی وہاں نہ ہو تو ہمیں مارک کر لیا جائے گا''...... فرینک نے کہا۔

''نانسنس۔ میں نے یہ تو نہیں کہا کہ تم ان کی جیپ میں بیٹھ کر ساتھ جاؤ۔ نانسنس۔ سرکل راؤنڈ تک تو دوسرے شہروں کی کافی ٹریفک جاتی ہے۔ سرکل راؤنڈ سے گریٹاس جانے والی سڑک نکلتی ہے۔ تم اس سرکل راؤنڈ تک بغیر کسی شک کے جا سکتے ہو۔ وہاں سے جب یہ لوگ گریٹاس کی طرف مڑ جائیں گے تو آگے نصف گھنٹے کا سفر ہو گا۔ تم وہیں رک جانا اور ہمیں کال کر کے بتا دینا''...... جولین نے فرینک کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

ندیم ندیم
Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جولین نے رسیور رکھ دیا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ یہ عمران واقعی گریٹاس کے راستے کاسبا پہنچے گا"...... جولین کے رسیور رکھتے ہی موگی نے کہا۔

"ہاں۔ ان کے درمیان ہونے والی گفتگو تو یہی بتا رہی ہے"۔ جولین نے کہا۔

"یہ تو ڈاج ہے۔ عمران دنیا کا سب سے بڑا شاطر ہے۔ وہ ہر پہلو کا خیال رکھتا ہے۔ یہ سب کچھ یقیناً ڈاج کے لئے ظاہر کیا گیا ہے"...... موگی نے کہا۔

"کاروشا سے کاسبا میں داخل ہونے کے دو راستے ہیں اور دونوں پر انتہائی سخت چیک پوسٹیں موجود ہیں اس لئے ان دونوں راستوں سے آنے سے انہیں چیک کر کے گرفتار کر لیا جائے گا اور تیسرا راستہ یہی گریٹاس کا ہے لیکن یہ ناقابل عبور راستہ ہے اور عمران کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ ہمیشہ ایسے ہی راستے کا انتخاب کرتا ہے جو عام راستوں سے ہٹ کر ہوتا ہے اس لئے میرا خیال یہی ہے کہ وہ گریٹاس کا راستہ ہی اختیار کرے گا اور ہم صبح ہوتے ہی کاسبا ایئر چیک پوسٹ پر پہنچ جائیں گی جو بلندی پر ہے۔ وہاں سے نگرانی ہوتی رہے گی۔ یہ لوگ یا تو خود ہی کسی ڈھلان سے سلپ ہو کر ہلاک ہو جائیں گے یا اگر پہنچ جائیں گے تو پکے ہوئے پھلوں کی طرح سیدھے ہماری جھولی میں آ گریں گے"۔

جولین نے کہا۔

"یہ سب تمہاری خام خیالی ہے۔ تم احمق ہو جو عمران کو عام ایجنٹ کے طور پر ٹریٹ کر رہی ہو"...... موگی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم عمران کی اتنی فین کیوں بن گئی ہو۔ کیا پسند آ گیا ہے تمہیں"...... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پسند آنے یا نہ آنے کی بات تو تب ہو جب شادی کرنی ہو۔ ہم دونوں نے تو حلف لیا ہوا ہے کہ ساری عمر شادی نہیں کرنی۔ پھر کیوں پوچھ رہی ہو"...... موگی نے کہا۔

"تمہیں حلف یاد ہے۔ یہ اچھی بات ہے"...... جولین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور گاور کلب میں تم جو حرکتیں کرتی رہتی ہو اس وقت تمہیں حلف کیوں یاد نہیں رہتا"...... موگی نے کہا۔

"حلف تو شادی نہ کرنے کا ہے اور میں گاور کلب میں کسی سے شادی تو نہیں کر رہی ہوتی کسی کے ساتھ شراب پینا، ناچنا، رومانی باتیں کرنا تو شادی نہیں کہلاتی۔ آخر کچھ ہماری عمر کے بھی تقاضے ہیں۔ تمہاری طرح راہبہ تو بننے سے رہی"...... جولین نے کہا۔

"میں تمہیں راہبہ نظر آتی ہوں جو سارے کام تم کرتی ہو۔ وہ میں بھی کرتی ہوں لیکن تمہارا انداز مجھ سے مختلف ہے۔ میں صرف تفریح اور وقت گزارنے کے لئے یہ سب کرتی ہوں لیکن تمہارا

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

انداز ایسا ہوتا ہے جیسے تم مردوں کے پیچھے پاگل ہو رہی ہو"۔ موگی نے جواب دیا۔

"شٹ اپ۔ زیادہ فضول باتیں مت کرو"..... جولین نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"سچی بات کا ردعمل ایسا ہی ہوتا ہے۔ بہرحال مجھے کیا۔ تم جو کرتی ہو شوق سے کرو لیکن مجھ پر کوئی کمنٹ نہ کیا کرو۔ یہ بات گرہ سے باندھ لو ورنہ"..... موگی نے بھی غصیلے لہجے میں کہا اور اٹھ کر دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گئی جبکہ جولین نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس میڈم"..... دوسری طرف سے اس کے سیکشن سپرنٹنڈنٹ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"گریٹاس پہاڑی علاقے میں ایئر چیک پوسٹ بنی ہوئی ہے۔ معلوم کر کے مجھے بتاؤ کہ اس کا کمانڈر کون ہے اور پھر اس سے بات کراؤ"..... جولین نے کہا۔

"یس میڈم"..... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور جولین نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... جولین نے کہا۔

"میڈم۔ گریٹاس ایئر چیک پوسٹ کا کمانڈر نزدیکی ملٹری چھاؤنی کا میجر جوزف ہے۔ چیک پوسٹ پر ڈیوٹی کیپٹن کی ہوتی

ہے۔ دن کا کیپٹن اور ہوتا ہے اور رات کا اور"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میجر جوزف سے بات کراؤ"..... جولین نے کہا۔

"یس۔ بات کریں۔ وہ لائن پر ہیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ٹوئن سسٹرز جولین بول رہی ہوں"..... جولین نے کہا۔

"یس میڈم۔ میں میجر جوزف بول رہا ہوں۔ فرمایئے"۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"گریٹاس پہاڑیوں پر جو ایئر چیک پوسٹ ہے۔ مطلب ہے وہ چیک پوسٹ جو پہاڑی کی چوٹی پر ہے اور جس سے ایئر اور زمین دونوں کی نگرانی کی جاتی ہے اس کے انچارج آپ ہیں"..... جولین نے کہا۔

"یس میڈم۔ لیکن میں وہاں ہفتے میں ایک روز راؤنڈ پر جایا کرتا ہوں۔ وہاں کے انچارج دن کے وقت کیپٹن جیگر اور رات کے وقت کیپٹن فریڈ ہیں۔ آپ فرمائیں۔ آپ کیا جاننا چاہتی ہیں"۔ میجر جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے جولین سرکاری ایجنسی کی سپر ایجنٹ تھی اس لئے میجر جوزف کا لہجہ خاصا مؤدبانہ تھا۔

"چند غیر ملکی ایجنٹ کاروشا سے گریٹاس کے ذریعے کاسابا میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ وہ شاید سورج طلوع ہونے سے پہلے کاروشا

ندیم

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

سے گریٹاس میں داخل ہوں گے اور روشنی میں جیپ کے ذریعے کاسبا میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے۔ ہم نے ان کی نگرانی بھی کرنی ہے اور انہیں چیک کر کے گرفتار بھی کرنا ہے۔ اس سلسلے میں ہمیں آپ کی اس چیک پوسٹ کی مدد چاہئے''...... جولین نے کہا۔

''جیسے آپ حکم کریں۔ چیکنگ اور نگرانی تو ان کی ویسے بھی ہوتی رہے گی۔ آپ وہاں جانا چاہتی ہیں تو میں کیپٹن جیگر کو حکم دے دیتا ہوں۔ وہ آپ کے کنٹرول میں کام کرے گا۔ دن کے وقت وہی چیک پوسٹ پر ہوتا ہے''...... میجر جوزف نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ انہیں ہمارے بارے میں بتا دیں۔ ہم ٹوئن سسٹرز کل سورج نکلنے کے بعد وہاں پہنچ جائیں گی اور انہیں ہمارے تحت کام کرنا ہو گا''...... جولین نے کہا۔

''یس میڈم۔ ایسے ہی ہو گا جیسے آپ حکم دیں گی''...... میجر جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہاں آپ کے کتنے افراد ہوتے ہیں''...... جولین نے پوچھا۔

''کیپٹن سمیت چھ افراد''...... میجر جوزف نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں اپنے سیکشن کے دس افراد کو وہاں لے جاؤں گی۔ وہ ان لوگوں کو روکنے اور گرفتار کرنے کے لئے کافی رہیں گے''...... جولین نے کہا۔

''اگر آپ حکم دیں تو ملٹری کے کمانڈوز بھجوا دوں۔ وہ تربیت یافتہ ہوتے ہیں''...... میجر جوزف نے کہا۔

''جن ایجنٹوں کے خلاف ہم کام کر رہے ہیں وہ پوری دنیا کے سب سے خطرناک ایجنٹ سمجھے جاتے ہیں۔ کمانڈوز تربیت یافتہ ضرور ہوتے ہیں لیکن سیکرٹ سروس کے ایجنٹس کے طور پر نہیں اس لئے ہمیں اپنے آدمی سامنے لانے پڑیں گے جو سیکرٹ ایجنٹس کے طور پر تربیت یافتہ ہوتے ہیں''...... جولین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یس میڈم۔ جیسے آپ حکم دیں''...... میجر جوزف نے کہا۔

''او کے۔ ہم سورج طلوع ہوتے ہی وہاں پہنچ جائیں گے۔ آپ کیپٹن جیگر کو احکامات دے دیں۔ ٹوئن سسٹرز جولین اور موگی''... جولین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے موگی کمرے میں داخل ہوئی۔

''تم نے کوئی پلان بھی بنایا ہے یا اندھیرے میں لاٹھیاں چلانے کا ارادہ ہے''...... موگی نے میز کے گرد موجود ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''جب بھی بولو گی کفن پھاڑ کر بولو گی۔ بغیر پلاننگ کے ہم نے ان کے ہاتھوں مرنا ہے۔ وہ لوگ جیپ پر آ رہے ہیں۔ اول تو وہ اس راستے میں خود ہی ہلاک ہو جائیں گے اگر بفرض محال کسی طرح پہنچ بھی گئے تو جیپ ہماری دوربینوں سے چیک ہوتی رہے گی۔

ندیم

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

وہاں ہمارے سیکشن کے آدمی ادھر ادھر بکھرے ہوئے ہوں گے اور پھر جیسے ہی میں حکم دوں گی ان کی جیپ پر میزائل فائر کر دیئے جائیں گے اور ان سب کا اکٹھے ہی خاتمہ ہو جائے گا''...... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تمہارا کیا خیال ہے کہ تمہاری اس چیک پوسٹ کے بارے میں ان لوگوں کو علم نہ ہو گا''..... موگی نے کہا تو جولین بے اختیار چونک پڑی۔

''اوہ ہاں۔ واقعی تم ٹھیک کہہ رہی ہو اور شاید اپنی پوری زندگی میں پہلی بار تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ ہمیں اس بارے میں سوچنا چاہئے''..... جولین نے کہا تو موگی بے اختیار ہنس پڑی۔

''چلو شکر ہے آج تمہارے اندر بھی شعور کی کوئی رمق نظر آ ہی گئی جو تمہیں میری بات زندگی میں پہلی بار سمجھ آئی ہے۔ میں تمہیں بتا دوں کہ جس طرح کا ایکشن پلان تم نے بنایا ہے اس سے تم خود بھی ماری جاؤ گی اور سیکشن کے آدمی بھی مارے جائیں گے اس لئے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے دانستہ دن کا وقت اس لئے منتخب کیا ہے کہ وہ ایک خاص حد تک جیپ میں آئیں گے اور پھر جہاں سے انہیں خدشہ ہو گا کہ جیپ کو چیک پوسٹ سے چیک کیا جا سکتا ہے وہاں سے وہ پیدل اور چٹانوں کی اوٹ لے کر آئیں گے اور اچانک تمہارے آدمیوں اور چیک پوسٹ پر بیک وقت حملہ کر دیں گے۔ پھر بتاؤ کہ کیا نتیجہ نکلے گا''..... موگی نے تفصیل سے

بات کرتے ہوئے کہا۔

''بس۔ بس۔ زیادہ پیر پھیلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہاری ایک فضول بات کی میں نے اگر تعریف کر دی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم اچھل کر میرے سر پر چڑھ جاؤ۔ اگر ہم دوربینوں سے جیپ کو چیک کر سکتے ہیں تو پیدل آتے ہوئے افراد کو بھی چیک کر سکتے ہیں۔ پہاڑوں میں تو معمولی سے معمولی نقل و حرکت بھی چیک ہو جاتی ہے''..... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''لیکن اگر انہوں نے راستہ بدل لیا اور چکر کاٹ کر وہ ہمارے عقب میں پہنچ گئے تو پھر''..... موگی نے کہا۔

''یہ فضول خدشات ہیں۔ ایسے تو وہ اڑ کر بھی کاسا پہنچ سکتے ہیں''..... جولین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میری مانو تو ان کے راستے میں مت آنا ورنہ انہیں تو کوئی فرق نہیں پڑے گا البتہ ہمیں بہت بڑا فرق پڑ جائے گا۔ ہم ان کے ہاتھوں ماری جائیں گی یا پھر ہمارے سیکشن کے آدمی ہلاک ہو سکتے ہیں اس لئے میری تجویز ہے کہ ہم لیبارٹری کا محاصرہ کر کے بیٹھ جائیں۔ وہ لوگ لامحالہ کسی نہ کسی انداز میں وہاں پہنچیں گے تو وہاں آسانی سے ان کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے''..... موگی نے کہا۔

''لیبارٹری کا تو باس کو بھی علم نہیں ہے تو ہمیں کون بتائے گا''..... جولین نے کہا۔

''عمران اور اس کے ساتھیوں کو کون بتائے گا''..... موگی نے

ندیم

Uploaded By Muhammad Nadeem

Uploaded By Muhammad Nadeem

کہا۔

''انہیں معلوم ہی نہیں ہو سکتا۔ صرف صدر اور پرائم منسٹر کو اس کا علم ہے اور وہاں تک ان کی اپروچ ہی نہیں ہو سکتی''...... جولین نے کہا۔

''اب میں مزید کیا کہہ سکتی ہوں''...... موگی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''تمہیں کچھ کہنا بھی نہیں چاہئے۔ صرف کام کرتی رہا کرو۔ میں اب سونے جا رہی ہوں۔ ہم نے صبح ہوتے ہی وہاں پہنچنا ہے۔ تم بھی تیار رہنا''...... جولین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی تیز تیز قدم اٹھاتی اپنے بیڈ روم کی طرف بڑھ گئی۔

''ہونہہ۔ یہ خود بھی مرے گی اور مجھے بھی مروائے گی لیکن کیا کیا جائے۔ باس بھی اس کی بات زیادہ مانتا ہے''...... موگی نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بھی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

حصہ اوّل ختم شد

Uploaded By Muhammad Nadeem